قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

اقتراب الساعة

طبع فی مطبعۂ مفید عام الکائنة فی آگرہ

بادارة المنشي محمد احمد خان

الصوفي سلمه الله

تعالیٰ
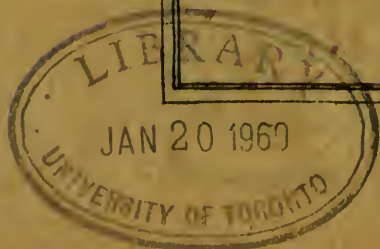
۱۳۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والشکر لہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ الذی ختم بہ النبوۃ و فی
اخر الدھر ارسلہ وعلی آلہ وصحبہ ومن لھم باتباعھم ولہ **اما بعد**
آجکل دنیا مین فتنون کا بہت زور شور ہے دنیا کے فتنے تو ایک طرف دین مین بھی
بے گنتی فتنے دن بدن بڑہتے جاتے ہین چندروز سے یہہ غلغلہ ہے کہ قوم سودان علاقہ
مصر مین کسی نے دعوی مہدویت کا کیا ہے پہلے مصر سے لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت
آمادہ رفع فساد مذکور ہے جوائب وغیرہ مین کبھی مہدی کا ذب لکھا آتا ہے کبھی متمہدی عوام
جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات سنکر طرح طرح کے خیال کرتے ہین ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام
پر فساد کرنے کو طیار ہو جاتے ہین انکو اب تک یہہ خبر نہین ملی کہ اس تیرہ سو برس مین کتنے اچھے
برے مہدی آ چکے ہین جنکو انہین کیطرح بعض اقوام نے مہدی سمجھا لکن اہل علم نے خواہ وہ
اچھے تھے یا برے اونکی مہدویت قبول نکی اس قسم کے مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین
گذر چکے ہین جنکا ذکر نام بنام حجج الکرامہ وغیرہ مین لکھا ہے تیرہوین ہند بلدہ جونپور مین بھی
ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوی کیا تھا مگر نہ چلا کچھہ عوام اونکے معتقد ہو گئے تھے جنکا گروہ

اب تک حیدرآباد دکن مین موجود ہے مدعیان مہدویت مین جو صلحا تہے اونسے یہہ دعوی
حالت سکر مین ہوا بعد افاقہ تائب ہوگئے جو صلحا نہ تہے اونہون نے یہہ دعوی ملک گیری
کے لئے کیا انمین بعض کا واؤ کسی قطر مین چل بہی گیا جیسے قرامطہ مین ایک شخص مہدی نام کا
پیدا ہوا تہا وہ اصل مین یہودی قوم کا تہا اوس نے سیادت کا دعوی کیا ایک خلق کو رفضی
کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر مین کئی سو برس تک نسلاً بعد نسل حکومت کی دنیا مین اسطرح
کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین مہدویت درکنار بعض نے دعوی نبوت کا بہی کیا تہا بعض نے
الوہیت کا یہہ سب درحقیقت دجاجلہ تہے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس ملت اسلام
مین قریب تیس نفر کے دجّال کذّاب ہونگے اس عدد مین سے جتنے اس قسم کے مدعی ہو چکے
اونکا نام نشان کتب فتن وغیرہ مین لکہا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہین اونکا پتا بہی اہل علم
وقتاً فوقتاً لکہتے رہتے ہین ابن عبد ربہ نے جزء ثالث عقد الفرید مین لکہا ہے ایک آدمی
نے ایام مہدی مین دعوی نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ مین تیسرے نے زمانہ مامون مین
اسنے کہا مین ابراہیم خلیل ہون چوتہے نے پہر ایام مہدی مین پانچوین نے زمانہ خالد بن
عبد اللہ قسری مین اسنے قرآن کا معارضہ بہی کیا سورہ کوثر کے مقابلے مین یہہ عبارت بنائی
انا اعطیناک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا تطع کل ساحر وکافر جب اسکو سولی دی
خلف بن خلیفہ شاعر نے کہا انا اعطیناک العمود فصل لربک علی عود وانا ضامن
ان لا تعود چہٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم مین یہی دعوی ظاہر کیا ایک مدعی نبوت کو
ثمامہ بن اشرس نے حبس مین دیکہا یہہ ساتوان متنبی ہے ایام رشید مین بمقام رقہ ایک
شخص نے دعوی نبوت کا کیا یہہ آٹہوان نبی کاذب تہا نوین نے ایام مامون مین کہا
مین نبی ہون دسوان کوفے مین ظاہر ہوا ایک شیخ خراسانی بہی کوفے مین مدعی نبوت ہوئے
تہے یہہ گیارہوان مدعی نبی ہے بارہوان وہ آدمی ہے جسنے زمانہ مامون مین یہی دعوی
ظاہر کیا تیرہوان وہ شخص ہے جس نے کہا مین نوح صاحب فلک ہون ایک طوفان اور

آنیوالا ہے زمانۂ مامون مین آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے اوس نے کہا مین نبی
ہون انتہی یہہ چودہ نبی ہوئے انسے پہلے اسود عنسی مسیلمۂ کذاب سجاح تنبیہ نے بہی
یہی دعوی کیا تہا یہہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہین اُن سبکی حکایات و آیات عقد فرید اشاعہ
وغیرہا مین مندرج ہین کہتے ہین زعیم فرقۂ نیچریہ نے بہی یہہ دعوی ظاہر کیا ہے اس قسم
کے دعوی مصدق حدیث خاتم المرسل صلعم ہین اس تیرہ صدی کے اول آخر مین بہی
کئی شخص اسی قسم کے پائے گئے زمین فرس مین فرقۂ بابی ظاہر ہوا ہیان دوآب مین
مذہب نیچریہ نکلا بوہرون کے پیر صاحب سورت مین خوجون کے مقتدا آغا صاحب
بمبئی مین تو مدت سے موجود ہین اودہ کے ملک مین مشرب بین بین ایجاد ہوا ہے حنفیہ
مین تو مدت سے اجتہاد ختم ہوچکا تہا نہ کوئی مجتہد پیدا ہوتا تہا نہ کوئی مجدد اوٹہتا تہا
یہان کے اکثر مسلمان گو شرک و بدعت مین مبتلا تہے مگر حنفی کہلاتے تہے ایک طرف یہہ تہے
دوسری طرف مذہب تشیع و رفض کا زور تہا بعض اہل علم نے شیعہ کا خوب رد کیا بعض نے
انواع شرک و بدعت کو اوٹہا دیا بعض نے جب دیکہا کہ جمود تقلید سبب ضعف اسلام ہے
کتب اتباع سنت کو پہیلایا جنکے دلمین بغض خدا و رسول کا تہا اونکو یہہ بات بہت بری
لگی موحدین کا نام وہابی رکہدیا متبعین کو لا مذہب کہنے لگے کسی کو زیدی سمجہہ لیا حالانکہ
جو کوئی اوس راہ پر چلتا ہے جسپر سب اگلے مسلمان زمانۂ رسول خدا صلعم عہد صحابہ تابعین
تبع تابعین کے تہے اوسپر کوئی نام لقب نہین چپکتا سوا نام اسلام کے ہو سمّٰکم المسلمین
من قبل اسلام خالص مین نہ کوئی فتنہ ہے نہ کوئی فساد یہہ سارے جہگڑے قصے اسی
بدعت تقلید حب جاہ تمنائے ملک سے پیدا ہوتے ہین پہر خواہ مدعا ان لوگون کا حاصل
ہو یا نہو جنکا مطلب حاصل نہوا وہ تو خسر الدنیا والآخرہ ہوئے جنکا مدعا کچہہ ہاتہہ آیا وہ
گو یہان تو اچہے رہے مگر وہان سے بے شبہہ محروم ہوئے مدعا حاصل کرنے کے لئے
ہزارون شکلین ہین کبہی کوئی پردۂ دین مین دنیا لیا جاتا ہے کبہی کوئی جمعیت پیدا

کر کے سغلب بنجاتا ہے جو خالص بندے خدا کے متبع سنت کے ہین وہ فتنے فساد کی
باتون سے ایسا بہاگتے ہین جیسے دنیا دار دینداری سے انکو خواہ دنیا ملے یا نہ ملے
یہہ نہین چاہتے کہ دین مین کوئی نئی بات نکلے بڑی کوشش انکی اسمین ہے کہ وہ دین
جو تیرہ سو برس سے بے شائبہ کساد عقیدہ و آمیزش بدعات تقلید چلا آتا ہے جسمین
ہمکو ہر طرح کے فتنون سے ڈرایا ہے فتنے کے وقت مین خاموشی اختیار کرنے کو بتایا
ہے گہر مین چپ ہوکر گمنام بنکر بیٹھہ رہنے کی ہدایت کی ہے سب مسلمان اوسی راہ پر
رہین جو نئی نئی راہین تین سو برس کے بعد ہجرت سے تخمیناً نکلے ہین اور برابر نکلتے
رہتے ہین اونپر کوئی نہ چلے کیونکہ سیدہی راہ پر چلنے والا منزل مقصود پر پہنچ جاتا
ہے جو پگڈنڈی راہون پہ لگ جاتا ہے وہی رستہ بہولکر ہلاکت مین پڑتا ہے رسول
خدا صلعم نے ایک سیدہی لکیر کہینچی کہا یہہ خدا کی راہ ہے اوسکے دائین بائین اور لکیرین بنائین
کہا یہہ بہی راہین ہین ہر خط پر انمین سے ایک شیطان لگا بیٹھا ہے جو اوسکی طرف بلاتا
ہے پہر یہہ آیت پڑہی ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله
ذلکم وصاکم به لعلکم تتقون رواہ احمد والنسائی والدارمی عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ اہل علم اصحاب دین اسی سیدہے خط پر چلتے ہین یہی خالص مسلمان ہین
جاہل ہر رستے پر لگ جاتے ہین دین دنیا دونون سے ہاتہہ دہو بیٹہتے ہین فتنہ خواہ
دنیا مین ہو یا دین مین ہرگز کوئی مسلمان کامل اوسمین شریک نہین ہوتا فساد کے وقت
مین اپنے تیر کمان تیغ سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسی کو مارے نہ کسی
کے مارنے مین شریک ہو نہ آپ کوئی فتنہ اوٹہادے نہ کسی کو فتنے کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی
اسکو زبردستی مارے قتل کرے تو مار کہالے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بننا
ہر طرح اچہا ہے دنیا خواب و سراب ہے یہان کے بسنے والے مسافر ہین آنکھہ بند ہوگئی
تو پہر کچہہ نہ تہا آخرت باقی ہے وہانکی درستی چاہئے نام کے مسلمان تو دنیا مین بگنتی ہین

کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہوگئے ہین آنہین کوئی جہوٹا جہنڈا جہاد کا کہڑا کرتا ہے کوئی
اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت جو اصل اسلام
ہے اوس سے انکو کچہہ سروکار نہین فتنہ انگیزی کو اسلام سمجہا ہے فساد کو اصلاح خیال کیا
ہے اصل مسلمانی تو یہہ تہی کہ عقیدہ مین توحید خالص ہو عمل مین اتباع سنت ہو آپسمین
اتفاق ہو نہ کسی پر اطلاق کفر ہو نہ استعمال نفاق ہو ہر حادثے کا حکم حدیث مین ڈہونڈین
ہر فتنے سے ہزار کوس بہاگین سو یہہ تو کچہہ نہوا اور نہو گا لکن جس کام مین بدنامی اسلام
کی متصور ہے جس بات مین تباہی گہربار یا اہل محلہ یا اہل شہر یا اہل اقلیم ممکن ہے وہ بات ضرور
ہی کرتے ہین اور کرینگے خود ہی درپے ہر خرابی کے ہین دوسرون پر ناحق کا الزام لگاتے
ہین یہہ کہانی طول مین مہابہارت سے کچہہ کم نہین ع

شرح این ہجران واین خون جگر		این زمان بگزارتا وقت دگر

سمجہو تو بوجہہ لو کہ یہہ سب شگوفے قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہہ چاہے کہ مہدی
موعود کے آنے سے اول عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے سے پہلے یہہ سب فساد دور
ہوجاوے خروج بغاوت بدعہدی عہدشکنی فتنہ انگیزی سے حکومت ہمارے ہاتہہ مین
دولت وسلطنت ہمارے گہر مین آجاوے تو وہ قیس وفرہاد سے کچہہ کم نہین ع

	میرا ہی مقلد عمل تہا		مجنون کے دماغ مین خلل تہا	

آج اگر انکو علم حدیث وکتاب کا شغل ہوتا تو یہہ بات جان لیتے کہ یہہ وقت نصاریٰ کے
غلبے کا ہے نہ نصاریٰ کے مغلوب ہونے کا پہر عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے مہدی
کے نکلنے سے اول کس برتے پر یہہ تدابیر فاسدہ ہوتی ہین ہمارے نزدیک اس ہنگامہ
کی خبر یہی تباہی دین ودنیا ہے نہ درستی عقبیٰ چہوٹی ہوئی نشانیان قیامت کی جو ہونے
والی تہین وہ سب ہوگئین بڑی نشانیون مین ایک تو یہی حکومت نصاریٰ ہے جسکو
سب چہوٹے بڑے دور ونزدیک کے لوگ برابر ہر دن ہر جگہہ خشکی تری مین اپنی آنکہہ سے

دیکھتے کان سے سُنتے ہین دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود کا ہے تیسری نشانی اوترنا
عیسیٰ علیہ السلام کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہو گئی یہہ نشانی یہہ کہتی
ہے کہ اسکے قریب ہی دوسری تیسری نشانی بہی ظاہر ہونیوالی ہے ہمکو کیا جلدی ہے کہ آج
ہی سلطنت عیسوی دنیا سے اوٹہہ جاوے سوا مسلمانون کے کوئی دوسرا زبے جسنے ہمارے
سر پر نصاریٰ کو مسلط کیا ہے ہمکو اونکا محکوم بنادیا ہے وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہیگا
گا بدل دیگا زمین آسمان کے قلابے کچہہ ہمارے ہاتہہ مین نہین جو ہم اپنی تدبیر پر اتراوین
بیٹہے بٹہلائے طرح طرح کے فتنے اوٹہاوین تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون
علوا فى الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين

مقدمہ

تم یہہ نہ سمجھو کہ جو کام دنیا مین آجکل ہوتے ہین ہم نے اونکا نام فتنہ و فساد رکہا ہے بلکہ ہم سے
پہلے اطلاق فتنے کا ان کامون پر ہمارے پیغمبر صلعم نے کیا ہے ہمکو اون سب فتنون کی
جو قیامت تک ہونے والے ہین پہلے ہی سے خبر دی ہے جب ہم کوئی فتنہ دین دنیا کا
دیکہتے یا سنتے ہین تو خبر اوسکی ہمین کلام نبوت مین ملجاتی ہے اس تیرہ سو برس مین کوئی
ایسا فتنہ نہین ہوا جسکی خبر حدیث مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین
وہی فتوی جہاد کا حق مین ہر فتنے کے دیتے ہین ورنہ دنیا مین مدت سے صورت جہاد
کی پائی نہین جاتی ہم یہہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تہا مگر اب منسوخ
ہو گیا یہہ کہتے ہین کہ اس زمانے کی لڑائی بہڑائی خواہ مسلمان و کافرین ہو یا باہم مسلمانون
کے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹہر سکے خلق کا یہہ حال ہے کہ جو لوگ اچہے کام راتدن کرتے ہین
جیسے نماز روزہ حج زکوۃ یا جو مال اپنے اوپر یا اپنے گہربار پر صرف کرتے اوٹہاتے ہین
اونمین بہی تو انکی نیت مطابق شرع کے نہین ہوتی ہے یا تو دکہانا سنانا ناموری
حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے یا اسراف و تبذیر مین گرفتار ہوتے ہین پہر بہلا خدا کی راہ
مین جان دینے کو بے مطلب دنیا کے آجکل کون نکل سکتا ہے وہ دن گئے کہ لوگ

دین کے پیچھے دنیا پر لات مارتے تھے اب تو جو کام دین کے پردے مین بھی ہوتا ہے وہ بھی غالبًا دنیا طلبی ہی کے لئے ہوتا ہے پھر اس جدال و قتال کو کسطرح جہاد دین سمجھا جاوے غزو فی سبیل اللہ ٹھیرایا جاوے عوام تو جب سے دنیا ہے تب ہی سے کالانعام ہو رہے ہین خواص مین چراغ لیکر مشعل جلا کر اگر ڈھونڈ ھوگے تو ہزار مین ایک ہی بے ریا و سمعہ نہ ملیگا یہہ بڑے بڑے فقیہ یہہ بڑے بڑے مدرس یہہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری خدا پرستی کا بجا رہے ہین رد حق تائید باطل تقلید مذہب تقیید مشرب مین مخدوم عوام کالانعام ہین سچ پوچھو تو در اصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہین ہندین شکل از برائے اکل آنکی دوستی دشمنی انکے باہم کا رد و کد فقط اسی حسد و کینہ کے لئے ہے نہ خدا کے لئے نہ امام کے لئے نہ رسول کے لئے علم مین مجتہد مجدد ہین لکن حق باطل حلال حرام مین کچھہ فرق نہین کرتے غیبت سب و شتم خدیعت و زور کذب و فجور افترائ کو گویا صالحات باقیات سمجھکر راتدن بذریعہ بیان و زبان خلق مین اشاعت فرماتے ہین یہی زبان ذریعہ انکی معاش کا ہے تھوڑا بہت ڈر خدا کا اگر کسیکو ہے تو انہین بیچارے غربا موحدین متبعین سنت کو ہے جنکو سب نے اپنے خیال خام مین ناکام سمجھہ کہا ہے **س**

نہ اد تھا فرقۂ زہاد مین کامل کوئی		کچھہ ہوئے بھی تو یہہ رندان قدح خوار ہوئے

فتنہ ہر محنت و عذاب و شدت و مکروہ کو فتنہ کہتے ہین جس کام کا انجام طرف کسی مکروہ کے ہو جیسے کفر گناہ فضیحت فجور مصیبت وغیرہ وہ بھی داخل فتنہ ہے فتنے کو خدا نے قتل سے زیادہ سخت فرمایا ہے آپنے پیغمبر کو فتنے سے بچنے کا حکم کیا ہے پیغمبر نے امت کو ڈرا دیا کہ خبردار کسی فتنہ و فساد مین شامل نہونا آپنے لئے یہہ دعا کی کہ مجھکو بے ابتلاے فتنہ مار فتنون سے تو کوئی زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک خالی نہین رہا فقط اتنی بات ہے کہ وہ فتنے اور طرح کے تھے یا بہت کم واقع ہوتے تھے اس زمانہ کے فتنے اور طرح کے ہین اب تو یہہ راتدن مینہ کیطرح برستے ہین اسلئے اس زمانے کے فتنے علامت قیامت سمجھے گئے ہین

نس
اشد من القتل

جبسے خاتم الانبیاء آئے قیامت نزدیک ہو گئی اونکی وفات سے ابتک کوئی وقت بہی کسی نہ کسی فتنے سے خالی نرہا دنیا کے سوا دین مین بہی بہت سے فتنے ہوئے فساد اوٹہے یہانتک کہ اب دین بالکل لہو ولعب اطفال رہگیا ہے ہر شوریدہ سر کو ہوس پیشوا بننے کی ہے ہر جاہل کو دعوی علم کا ہے ہر احمق آپکو بڑا عقلمند سمجہتا ہے جو سچ مچ عالم ہین اونکو کوئی پہچانتا بہی نہین وہ ہر جگہہ کیا مکہ کیا مدینہ مقہور مجبور رہین ۵

الی بلیت باهل الجهل فی زمن ۞ قاموا به ورجال العلم قد قعدوا

اقسام فتن

اقسام فتن ایک فتنہ تو یہ ہے کہ خود اسی کے اندر موجود ہو وہ یون ہوتا ہے کہ دل سخت ہوجاوے طاعت کی حلاوت مناجات کی لذت نپاوے آدمی مین تین شعبے ہین ایک دل ہے یہ مبدا احوال ہی غضب جرأت حیا محبت خوف قبض بسط وغیرہ اسی جگہہ سے ظاہر ہوتا ہی دوسرا شعبہ عقل ہے یہ مبدا علوم ہے تجربہ فراست حدس وغیرہ احکام بدیہی برہان وخطابت وغیرہ احکام نظری اسی سے صادر ہوتے ہین تیسرا شعبہ طبع ہے یہ مبدا ہے مقتضیات نفس کا شہوت طعام وشراب نوم وجماع وتحصیل لذات وغیرہ اسی سے نکلتی ہے دوسرا فتنہ گہر کا ہی جسکو فساد تدبیر منزل کہتے ہین جیسے میان بی بی مین لڑائی بہڑائی رہے ابلیس اپنا تخت دریا پر رکہکر بیٹہتا ہے پہر ایک شیطان آکر اوس سے یہ کہتا ہی کہ مینے میان بی بی کو نہ چہوڑا یہانتک کہ اون دونون مین جدائی کرادی ابلیس اوسکو پاس بٹہاکر کہتا ہے نعم انت اسکو مسلم نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے تیسرا فتنہ وہ ہی جو موج دریا کی طرح جوش مارے اسکو فساد تدبیر مدینہ کہتے ہین جیسے بعض لوگ بدون کسی حق کے طمع خلافت کی کرنے لگتے ہین آپ پادشاہ سلطان بنا چاہتے ہین حدیث مین آیا ہے شیطان ناامید ہوگیا ہے اس بات سے کہ جزیرۂ عرب مین کوئی اوسکو پوجے مگر آپسمین بہڑکا دیتا ہے جتنی لڑائیان درمیان اہل اسلام کے ہوئین وہ سب غالباً اسی قسم کی تہین الا ماشاء اللہ تعالے بغاوت کا طریقہ زمانۂ معاویہ رضی اللہ عنہ سے نکلا

جب سے اب تک ملوک اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہہ فتنہ سبب تباہی خلق ویرانی
ملک کا ہوا اسی لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا کوئی دعویدار خلافت بنا کسی نے کسی کا
ملک چہین لیا کوئی باغی ہوکر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہہ سب وقایع لکھے ہوے
ہین چوتہا فتنہ ملت کا ہے یہہ اسطرح ہوتا ہے کہ حواری اصحاب پیغمبر مرجاوین امارت
ہاتہہ مین نا اہلون کے جاوے انکے مولوی درویش دین مین تعمق کرین ملوک و
جہال سستی مین پڑین نہ امر بمعروف باقی رہے نہ نہی عن المنکر ہو بلکہ زمانہ مثل زمانہ جاہلیت
کے ہوجاوے اگرچہ یہہ فتنہ پہلے سے بہی کچہہ کچہہ تہا لکن ابتو اسکا پل ٹوٹ گیا ہے نفی شرک
وبدعت منع تقلید کے پیچہے مولویون مین راتدن قصہ بکہیڑا رہتا ہے ایک دوسرے کو
کافر بتاتا ہے حق کو باطل باطل کو حق ٹہیراتا ہے یہی فتنہ سبب اعظم ہے غربت اسلام و
قرب قیامت کا پانچوان فتنہ یہہ ہے کہ لوگ انسانیت ومقتضاے آدمیت سے متغیر ہوجاوین
انمین جو کوئی بڑا زاہد وزکی ہے وہ مقتضیات طبع سے بالکل علحدہ ہوجاتا ہے مگر اصلاح
طبع نہین کرتا مجردات سے مشابہت حاصل کرنا اونکی طرف تحنن کرنا جسطرح بنے اسکا مقصود
ہوتا ہے یہہ حال تو خواص کا ہے رہے عوام وہ بہیمیت خالصہ مین گرفتار رہتے ہین حجۃ
اللہ البالغہ مین لکہا ہے ویکون ناس بین الفریقین لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء
یعنی کچہہ لوگ انمین بین بین ہی ہوتے ہین نہ ادہر نہ اودہر یہہ بلا کدہر چہٹا فتنہ وقائع
جو یہ ہین جو ہلاک عام سے ڈراتے ہین جیسے بڑے بڑے طوفانات وبا کا آنا خسف کا
ہونا آگ کا نکلنا اس قسم کے اکثر فتنون کو رسول خدا صلعم نے بیان کردیا ہے فرمایا شروع
اس کام کا نبوت ورحمت ہے پہر خلافت رحمت ہوگی پہر ملک گزندہ ہوگا پہر جبریت وسرکشی و
فساد زمین ہوگا حریر وفروج وخمور کو حلال سمجہنے لگین گے اسپر بہی انکو رزق ملیگا مدد
دیجاویگی یہانتک کہ اللہ سے جا ملین اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ابی عبیدہ ومعاذ
بن جبل سے مرفوعًا روایت کیا ہے حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے نبوت تو وفات نبی صلعم سے

منقضی ہوگئی رہی وہ خلافت جسمین تلوار نہ چلی سو زمانہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ سے تمام
ہوگئی خلافت علی مرتضی کی شہادت امام حسن کی خلع سے جاتی رہی ملک گزندہ وہ لڑائی بھڑائی
ہے جو صحابہ سے عہد بنی امیہ مین ہوئی یہانتک کہ معاویہ امیر ہوگئے رہی جبریت و سرکشی
سو خلافت بنی عباس ہے انہون نے اپنی خلافت کو رسوم کسریٰ و قیصر پر رکھا حذیفہ نے
کہا اے رسول خدا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جسطرح اس سے پہلے شر تھا فرمایا ہان
پوچھا بچاؤ کیا ہے فرمایا سیف کہا سیف کے بعد کچھ باقی رہیگا فرمایا امارت ہوگی اقذار
پر صلح ہوگی دخن پر کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر پیدا ہونگے وہ لوگ جو بلاوینگے طرف گمراہی کے
سو اگر ہو کوئی خلیفہ اللہ کا زمین مین گو وہ تیری پشت کو مارے تیرا مال لے لے تو بھی
تو اوسکی اطاعت کر ورنہ مر جا کسی درخت کی جڑ پکڑ کر اسکو ابو داؤد نے بطولہ روایت کیا
حجۃ اللہ البالغہ مین کہا ہے وہ فتنہ جسمین بچاؤ تلوار سے تمام تد ہو جاتا ہے عرب کا
زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین امارت اقذار وہ جھگڑے ہین جو زمانہ عثمان و علی
رضی اللہ عنہما مین واقع ہوئے صلح دخن وہ صلح ہے جو درمیان معاویہ و حسن بن علی
کے واقع ہوئی دعاۃ ضلال مین سے یزید شام مین مختار عراق مین تھا اسیطرح اور بھی
ہوئے یہانتک کہ امارت عبد الملک پر ٹھیری آنحضرت صلعم نے سارے علامات قیامت بیان
کئے ہین مرجع انکا یہی اقسام فتن ہین جنکا پتا بتایا گیا یہ کثرت سے شائع و ذائع ہین۔
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے پھرے گی چکی اسلام کی پینتیس [۳۵] یا چھتیس [۳۶] یا اونتالیس [۳۹] سال۔
اسمین اگر یہ مٹ گئے تو مٹ گئے اور جو انکا دین قایم رہگیا تو ستر برس تک قائم رہیگا ابن
مسعود نے پوچھا یہ ستر برس گذشتہ ہین یا آیندہ فرمایا گذشتہ اسکو ابو داؤد نے روایت
کیا ہے اسلام کی چکی پھرنے سے یہ مراد ہے کہ امر اسلام غالب و قائم رہیگا حدود جاری
ہونگی جہاد ہوگا اسکا مصداق ابتدا وقت جہاد اوائل ہجرت سے قتل عثمان رضی اللہ
عنہ تک ہے وجہ شک کی تعداد مین سالون کے یہ ہے کہ وحی مجمل آئی مٹ جانے کا یہ

مطلب ہے کہ کام مشکل ہوجاویگا حالت یہہ ہوگی کہ دیکہنے والا شک کریگا امت کے ہلاک ہونے
کاموںکے باطل ہونے مین یعنی یون سمجہے گا کہ یہہ وقت بطلان امور ہلاک امت کا ہے
ستر برس کی ابتدا بعثت سے ہے انتہا رموت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہے معاویہ کے
بعد فتنہ دُعَاۃ ضلال کا کہڑا ہوا یعنی جو ابتک موجود ہے رات دن بڑہتا رہتا ہی ستر
برس کے معنی یہہ ہین کہ حالت مذکور سے ہمکو ڈرایا ہے اسلئے کہ نیچے بطن باطن کے ہوگی
پہر استقامت امر نہوسکے گی واللہ اعلم چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسدن سے اس امت مین یہہ
فتنے واقع ہوئے پہر یہہ امت یہہ ملت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روز افزون
ہوتی گئی یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے مسجدین ظاہر
مین توآباد ہین لکن ہدایت سے بالکل ویران ہین علمآر اس امت کے بدتر اونکے ہین
جو نیچے آسمان کے ہین انہین سے فتنے نکلتے ہین انہین کے اندر پہر کر جاتے ہین ؛

امارات بعیدۂ قیامت کبریٰ جو ہوچکی ہین

منجملہ اونکے ایک وفات ہے رسول خدا صلعم کی یہہ مصیبت اس دین مین سب سے زیادہ بڑی
ہے فرمایا چہہ چیزین قیامت سے پہلے ہونگی اونمین سے ایک اپنی موت بتائی صحابہ نے کہا
ابہی ہم نے اپنے ہاتہ بہی خاک قبر نبوی سے نہین جہاڑے تہے کہ ہم اپنے دلونکا انکار کرنے
لگے یعنی حضرت کے مرتے ہی رنگ ہمارے دلونکا بدلنے لگا دوسری نشانی قتل ہے عثمان
رضی اللہ عنہ کا اسکی خبر رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی یہہ کہدیا تہا کہ تم خلیفہ ہوگے
اگر منافق تمہارا اوتارنا چاہین تم نہ ماننا حذیفہ نے کہا پہلا فتنہ قتل عثمان ہے پچہلا فتنہ
نکلنا ہے دابۃ الارض کا تیسری نشانی وقعۂ جمل ہے اس لڑائی مین طلحہ و زبیر عائشہ
رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹہا کر لیگئے تہے اسکی خبر بہی آنحضرت صلعم نے اول سے دیدی
تہی یہہ تینون قطعی جنتی ہین خطائے اجتہادی پر بہی ایک اجر ملتا ہی چوتہی امارت وقعۂ صفین ہے

یہہ لڑائی درمیان علی ومعاویہ کے ہوئی علی حق پر معاویہ ناحق پر تھے لکن صحابی ہین
ساری امت سے بہتر ہین ۵پانچوین امارت وقعۂ نہروان ہے یہہ لڑائی علی رضی اللہ عنہ کی
خارجیون سے ہوئی تھی اسکی خبر بہی حدیث مین آچکی تہی خارجی نزدیک اہل سنت کے کافر ہین
۶چہٹی امارت اترنا حسن بن علی کا ہے خلافت سے معاویہ کے لئے اسکی خبر بہی رسول خدا
صلعم دے چکے تھے یہہ بہی فرمادیا تہا کہ یہہ دونون گروہ مسلمان ہین ۷ساتوین نشانی تملک ہے
بنی امیہ کا یزید سے لیکر مروان حمار تک انکے وقت مین بڑے بڑے فتنے ہوئے جیسے اندہیری
رات کے ٹکڑے تیس برس زمانۂ خلافت راشدہ کا رہا پہر حکومت بنی امیہ کی ہو گئی پہر
۱۳۲ھ مین یہہ دفتر گاؤخورد ہو گیا وللہ الحمد انمین چودہ بادشاہ ہوئے ۸آٹھوین نشانی
قتل حسین بن علی ہے اسکی خبر بہی پہلے سے دیگئی تہی یزید پلید سے بیعت نکرنے پر یہہ لڑائی
چارونا چار ہوئی تہیہ حق پر تھے وہ باطل پر تہا ۹نوین علامت وقعۂ حرّہ ہی یہہ لڑائی مدینۂ منورہ
مین ہوئی یزید پلید نے لشکر بہیجکر شہر کو تباہ کردیا اصحابہ مارے گئے مسجد نبوی کی بے حرمتی ہوئی
اسکی خبر بہی آچکی تہی ۱۰دسوین علامت ویرانی مدینہ ہے بعد وقعۂ حرہ کے اس فتنے کا ذکر بہی
حدیث مین آیا ہے لوگ اس مبارک شہر سے چلے گئے کتے مسجد مین لوٹتے تہے یہہ ویرانی پہر
بہی ایک بار ہونیوالی ہے ۱۱گیارہوین علامت قتل ہونا ابن زبیر کا ہے زمانۂ بنی مروان مین
اس فتنے مین کعبہ ڈہادیا گیا بے گنتی لوگ مارے گئے صحابہ کی گردنون پر حجاج نے مہر لگائی
منجملہ انکے ایک انس تہے خادم رسول خدا صلعم ابن عمر بہی اسی ہنگامے مین مجروح ہو کر مر گئے ۱۲بارہوین
نشانی قتل زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ ہے انکو سولی دیکر آگ مین جلادیا انا للہ زیدیہ نہین کیطرف
منسوب ہین انکے بعد انکے بیٹے یحیی شہید کئے گئے یہہ سب سئیات ہین بنی امیہ کے لکن طریق
سلامت یہہ ہے کہ ان جہگڑون سے قصون کے سننے سمجھنے پڑہنے پڑہانے حکایت شکایت کرنے سے
بالکل سکوت کرے نیا ؤ ان مظالم کا خدا کو سونپے ؎

بنفسی عن ذنوب بنی امیہ		لعمرک ان فی ذنبی لشغلا

علی ربی حسابہم تناہی	الیہ علم ذلک لا الیہ
ولیس بضائری ما قد اتوہ	اذا ما اللہ یغفر ما لدیہ

تیرہوین نشانی دولت بنی عباس ہے اسکی خبر بہی رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی
یہ لوگ پانسو چوبیس برس تک حاکم رہے چودہوان فتنہ قتل محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض
بن حسن مثنی بن امام حسن کا ہے انکے ساتہہ انکے بہائی ابراہیم بہی مع ایک جماعت علویہ کے مارے
گئے زمانہ منصور مین امام جعفر صادق قید ہوئے زمانہ رشید مین امام کاظم حبس مین مر گئے
فلسفہ اسلام مین داخل ہوئے قرآن کے مخلوق نہ کہنے پر بہت اہل علم قتل ہوئے امام
احمد کو مار پڑی معتصم واثق وغیرہ معتزلی تہے سب سے پہلے رجوع اعتزال سے متوکل نے کیا
شافعی المذہب ہو گیا حدیث کا چرچا خوب پہیلا پہر سلطنت کم ہوتے ہوتے خلافت کا فقط
نام رہگیا آل سلجوق اکثر ممالک پر مسلط ہو گئی آخر خلفاء عباسیہ مستعصم باللہ ہے جو ہاتہہ سے
تتار کے ۶۵۶ھ مین مقتول ہوا انکے زمانے مین دنیا ہر علم کے علماء سے بہری ہوئی تہی
کیا علم تفسیر و حدیث کیا علم نحو و لغت و تاریخ وغیرہ عباسیہ مین سینتیس ۳۷ خلیفہ ہوئے طلائع
القدور مین ان سبکا حال مذکور ہے پندرہوان فتنہ غلبہ ہے قرامطہ کا ملک مغرب و مصر
پر یہ تین سو برس کے لگ بہگ تک حاکم رہے یہ سب کے سب رافضی تہے مذہب باطنیہ
رکہتے دین مین الحاد کرتے ۵۶۴ھ مین ملک ناصر صلاح الدین نے انکا کام تمام کیا جزاہ اللہ
خیرا سولہوان فتنہ تتار کا ہے انکی خبر بہی حدیث مین آئی ہے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک
کہ لڑو تم ایک قوم سے جنکے موںہہ ڈہال کیطرح چوڑے ہین آنکہین چہوٹی جوتی بالونکی
سبکی نے کہا جب سے اللہ نے دنیا پیدا کی اس سے بڑا کوئی فتنہ نہین ہوا مسجدین اوجاڑ دین
قرآن جلا دئے عورتون کے پیٹ پہاڑ ڈالے مردون کو مار ڈالا انہین مین کا ایک ظالم
تیمور لنگ تہا جسنے روم و ہند وغیرہ لے لیا انتہی سلاطین اسلامیہ ہند اسی کی نسل سے تہے
حدیث مین آیا ہے سب سے پہلے جو ملک میری امت کا لے لیگا بنی قنطورا ہین یعنی تتار جنکو

ترک ومغل بہی کہتے ہین سلطان روم بہی ترک نژاد ہین یا عیص کی اولاد ستر ہوان فتنہ
وہ آگ ہے جو حجاز مین نکلی تہی جس سے قصبہ بصری کے اونٹون کی گردنین نظر آنے لگین
اس حادثہ کی خبر حدیث بخاری وغیرہ مین آئی ہے تیہ آگ مدینہ منورہ مین ماہ جمادی الآخرہ
۶۵۴ھ مین ظاہر ہوئی دو برس پہلے قتل خلیفہ مستعصم سے اس آگ کی چال بہت تیز تہی
چار فرسخ لبنی چار میل چوڑی اڑہائی قد کی برابر گہری درخت پتہر کو کہا جاتی وہ آگ
اور ہوگی جو آخر زمان مین نکلکر لوگون کو طرف ملک شام کے کہ زمین محشر ہے ہانک لیجائیگی
اٹہار ہوان فتنہ ظاہر ہونا رافض کا ہے انہون نے جب ملک اسلام لیلیا تو صحابہ پر
طعن ولعن ظاہر کرنا شروع کردیا یہ فتنہ بہی کچہہ کم نہ تہا انکی خبر بہی حدیث مین آچکی ہے
آنحضرت صلعم نے علی مرتضیٰ سے فرمایا اگر تو انکو پاوے تو قتل کرنا کہ یہہ مشرک ہین ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ انکی پہچان یہہ ہے کہ ابو بکر وعمر کو برا کہین گے گالیان دینگے
انکا لقب رافضی ہے ہمارے شیعہ بنین گے حالانکہ ہمارے شیعہ نہین ہین انتہے انکا اسلام
سے جدا ہونا شرک ہونا سب شیخین کرنا چند حدیثون مین آیا ہے اشراط ساعت مین سے
ایک یہہ بہی ہے کہ پچہلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اب مقلد بہی اہل حدیث پر کہلم کہلا طعن
ولعن کرنے لگے انا للہ اس فرقے نے بہت علماء اہلسنت کے قتل کئے تہے صدہا قبور کہود
ڈالی تہین مشاہد ائمہ کی اہانت کی تہی بغداد لے لیا تہا شیراز کہ معدن علم وسنت تہا
انکے زمانے سے اب تک معدن رفض ہے انکی زبان سے کوئی صحابی عالم زندہ مردہ
نہ بچا جسکو انہون نے بالاے منبر گالیان ندی ہون برا نہ کہا ہو دعوی تو محبت اہلبیت
کا کرتے ہین مگر سیرت صورت دیانت مین بالکل خلاف علی مرتضیٰ علیہ السلام ہین جناب امیر
نے فرمایا ہے میری محبت کسی مسلمان کے دلمین بغض ابو بکر وعمر کے ساتہہ جمع نہین ہوتی ہے
ہندوستان مین اس مذہب کا رواج زمانہ نورجہان بیگم زوجہ جہانگیر بادشاہ سے ہوا اکثر
صوبے رافضی تہے اس رفض نے آخر لکہنؤ کو تباہ کردیا یہان کے سنی بہی اینسے کچہہ کم نہین ہین

دُم ہر خرے کہ بر داشتم مادہ بر آمد ؛ [19] اونیسوان فتنہ نکلنا دجّالین کذّابین کا ہی ہر ایک
انمین کا دعوی رسالت کا کریگا مسلم کی روایت مین آیا ہے یہہ تیس نفر ہونگے بخاری مین ہے
قریب تیس کے ہونگے ایک روایت مین تیس سے بہی زیادہ آئے ہین حدیث مین ہی قیامت
نہ آویگی یہانتک کہ تیس کذاب بر آمد ہون پہلا انمین کا دجّال اعرج ہوگا اسکو احمد وطبرانی
نے روایت کیا ہی منجملہ ان دجالون کے ایک اسود عنسی صاحب صنعا دوسرا مسیلمہ
صاحب یمامہ تہا حافظ ابن حجر نے کہا یہہ مبالغہ ہے تحدید نہین احمد نے حذیفہ سے
روایت کیا ہی قریب ہی کہ اس امت مین کذاب دجال ہونگے ستائیس نفر اونمین سے چار عورتین
بہی ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ روایت تیس کی بطور جبر کسر ہے یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ تیس تو
مدعی نبوت ہون اور اس سے زیادہ جو ہونگے جسطرح ایک روایت مین ستر نفر آئے ہین
وہ کذاب ہونگے لوگونکو طرف ضلالت کے بلا وینگے جیسے غلاۃ رافضہ باطنیہ حلولیہ نیچریہ
بابیہ آغائیہ سورتیہ وغیرہم اشاعہ کا لفظ یہہ ہی وسائر الفرق الدعاۃ الی ما یعلم بالضرورۃ
انہ خلاف ما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ عبارت اون لوگونکو بہی شامل ہے
جو خلق کو طرف وجوب تقلید شخصی کے وجوب سفر زیارت قبور کیطرف یا دیگر امور
بدع واشراک کے زبان سے یا تالیف سے بلاتے ہین سنت پہ عمل کرنے سے روکتے ہین
اسلئے کہ خلاف ہونا اس دعوت کا طریقہ نبویہ سے بضرورت شرعیہ وعقلیہ بخوبی معلوم ہے
وہ تین زمانے جنکو آنحضرت صلعم نے خیر القرون فرمایا ہے واللہ باللہ اونمین مذہب
تقلید نہ تہا ان تین قرن کے بعد یہہ فرمایا کہ کذب پہیلیگا سو ابتدا حدوث تقلید
کذائی اسی مائہ فشو کذب سے ہوئی ہی اسی لئے تقلید کو کذب اتباع کو صدق کہتے ہین کذب
کو قرآن وحدیث مین برابر شرک کے رکہا ہے اسلئے مقلدین پر اطلاق لفظ مشرکین کا
تقلید پر اطلاق لفظ شرک کا کیا جاتا ہے دنیا مین آجکل اکثر لوگ یہی مقلد پیشہ ہین وما
یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یہہ آیت انپر بخوبی صادق ہے اقتدا کو تقلید

قادیانیہ

سمجھنا یا قبول روایت کو تقلید قرار دینا جہل ہے مفہوم لفظ اصطلاح شرع سے اللہ تعالیٰ
ہمارے ائمہ اربعہ کو جنت الفردوس بخشے ہمکو یہہ سب اپنی اور غیر کی تقلید سے منع کر گئے
ہدایت کی راہ پر کہ عبارت اتباع کتاب و سنت سے ہے لگا گئے سچ پوچھو تو سچے حنفی مالکی
شافعی حنبلی ہم ہی ہین نہ یہہ لوگ جو دعوی حنفیت یا مالکیت وغیرہ کا کرتے ہین تقلید عرفی
اگر کوئی اچھی چیز ہوتی شرع نے اوسکو ثابت رکھا ہوتا تو سب سے زیادہ تر مستحق اوسکے یہی
متبعان دلیل تھے سع بلائین زلف لیلی کی اگر لیتے تو ہم لیتے ؛ مگر جب کوئی دلیل
ہی اوسکی خوبی پر دلالت نکرے تو ہم کیا کرین مقلد کہتے ہین ہم زیادہ ہین تم تھوڑے ہو
مگر خدا یون فرماتا ہے وقلیل من عبادی الشکور مسیلمہ کذاب قبیلۂ بنی حنیفہ مین نکلا تھا
اوس نے بعض قرآن کا جواب بھی لکھا نماز معاف کی شراب زنا کو حلال کر دیا زمانہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ مین خالد بن الولید نے اوسکو قتل کیا اسود عنسی کو فیروز دیلمی نے دہوکا دیکر
مار ڈالا ایک دن یا ایک رات یا پانچ دن پہلے اپنے مرنے سے آنحضرت صلعم نے خبر اوس کے
قتل کی سبکو سنا دی تھی اس کذاب کا زور شور چار مہینے تک رہا یہہ ایک شعبدہ باز تھا عجائبات
دکھایا کرتا دو شیطان لوگون کے حال سے اوسکو خبر دیتے ایک کا نام سحیق دوسرے کا نام شقیق
تھا اوسکا گدہا اوسکو سجدہ کرتا بجز انکے لوگ اوسکے تابع ہو گئے تھے چہہ سو نفر لیکر صنعا پر
غالب ہو گیا تھا بقاعی نے لامعۂ منیرہ مین لکھا ہے جب آنحضرت صلعم حجۃ الوداع سے پھر کر مریض
ہوئے خبر مرض جا بجا پہونچی تو اوسوقت یہہ دونون کذاب مدعی رسالت ہو گئے تیسرا شخص
ابن صیاد تھا یہہ غیر دجال اکبر ہے اسی قول کو فتح الباری مین بدلیل حدیث جساسہ ترجیح دی
ہے چوتھا کذاب طلیحہ بن خویلد اسدی تھا جو زمانۂ ابوبکر صدیق مین نکلا قبیلۂ بنی اسد سے
ناحیہ خیبر مین اوٹھا غطفان نے اوسکی مدد کی یہہ مدعی نبوت تھا لیکن پھر تائب ہو کر مسلمان
ہو گیا فتح الباری مین اسیطرح ہے ابن عساکر نے کہا ہے یہہ عہد آنحضرت صلعم مین برآمد
ہوا تھا مگر شہرت اوسکی زمانۂ صدیق مین ہوئی پانچوین کذابہ سجاح بنت سوید کی تھی یربوع سے

یہہ عورت مدعیۂ نبوت تہی تغلب سے نکلی تمیم اسکی مدد پر جمع ہوگئے گرگ پر سوار ہوتی قتل
مین جلدی کرتی یامہ پہونچی وہان مسیلمۂ کذاب تہا وہ گہبرایا کہ یہہ کہان سے آئی اوسکو
کہلا بہیجا مجہکو وحی آئی ہے کہ جو ہم مین سے غالب ہو وہ دوسرا اوسکی تابعداری کرے
اُس نے کہا بہتر پہر ایک خیمہ مین ملاقات کی ٹہیری پوچہا کیا وحی آئی مسیلمہ نے کہا الم تر
ان اللہ خلقنا افواجا وجعل النساء لنا ازواجا نولج فیہن ایلاجا ونخرج منہن
اذا نشئنا اخراجا سجاح ہنس پڑی اوس نے کہا ؎

الا قومی الی المخدع		فقد ہیئ لک المضجع	
فان شئتی فرشناک		وان شئتی علی اربع	
وان شئتی بثلثیہ		وان شئتی بہ اجمع	

یہہ بولی بل بہ اجمع مسیلمہ نے کہا کذلک امرت پہر جماع کی ٹہیری ؎

اب اونکے ساتہہ گذرتی ہے بحظ توفیق		مزے مزے کے ہین ایام پیاری پیاری رات

اسکے بعد سجاح نے اپنی نبوت مسیلمہ کو سونپ دی مہر یہہ ٹہیرا کہ نماز عصر معاف ہے سبحان اللہ
وبحمدہ رشاطی نے کہا تمیم ابتک ربل مین نماز عصر نہین پڑہتے ہین کہتے ہین مہر کریمتنا
لنا لا نردہ لکن سجاح نے زمانۂ معاویہ مین توبہ کی اچہی مسلمان ہوگئی چہٹا کذاب
مختار ہے یہہ زمانۂ ابن زبیر مین قبیلہ ثقیف سے نکلا تہا کہا مجہکو وحی آتی ہے اپنے
مکاتیب مین لکہتا تہا من مختار رسول اللہ اسکے حکایات و وقائع مشہور ہین اسکی خبر
بہی رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی ساتوان شخص متنبی شاعر مشہور ہے جسکا دیوان
شعر ابتک مدرسون مین پڑہا جاتا ہے مگر آخر کو یہہ تائب ہوگیا تہا آٹہوان کذاب
بہبوذ نام ہے زمانۂ معتمد مین یہی مردود قائد فتنۂ زنج تہا اسنے عراق برباد کردیا سلاطین
کو ذلیل کیا کہا مجہکو رسول بناکر بہیجا تہا مگر مینے رسالت قبول نہ کی غیب دانی کا دعوی
کرتا تہا نوان کذاب یحیی بن زکرویہ قرمطی ہے یہہ زمانۂ مکتفی مین برآمد ہوا تہا دسوان

کذاب حسین برادر یحییٰ مذکور تھا گیا[11] رہوان عیسیٰ بن مہرویہ ہے اسنے کہا مدثر میرا ہی لقب ہے ملک شام پر غلبہ پا گیا وہان بڑا فساد برپا کیا یہانتک کہ مارا گیا لعنہ اللہ۔ بار[12]ہوان کذاب ابوطاہر قرمطی ہے یہہ زمانہ مقتدر مین نکلا تہا حجر اسود کو کعبہ سے اوکھڑ کر لے گیا تیر[13]ہوان کذاب محمد بن علی شلمغانی تہا یہہ زمانہ راضی باللہ مین ظاہر ہوا تہا اسکو ابن ابی العراق بہی کہتے ہین مدعی الوہیت مدعی احیاء موتی تہا مع اپنے یارون کے سولی دیا گیا چود[14]ہوان کذاب ایک جوان فرقہ تناسخیہ کا تہا زمانہ مطیع باللہ مین نکلا کہا مجھہ مین روح علی کی میری بی بی مین روح فاطمہ کی آگئی ہے پندر[15]ہوان کذاب وہ ہے جسنے کہا مین جبرئیل ہون جب اوسکو مارا پیٹا تو کہا مین سید ہون معز الدولہ نے نظر بانتساب اہل بیت اوسکو چہوڑ دیا سو[16]لہوان کذاب ایک شخص اطراف نہاوند مین تہا بزمانہ مستظہر ۴۹۹ھ مین ظاہر ہوا کہا مین پیغمبر ہون ایک خلق اوسکے تابع ہو گئی آخر اوسکو پکڑ کر قتل کر ڈالا ستر[17]ہوان کذاب ایک آدمی لا نام تہا یعنی بحرف نفی یہہ شخص مغرب مین نکلا تہا کہا تمہاری حدیث مین آیا ہے لا نبی بعدی یعنی لا نام کا ایک نبی آویگا سو وہ لا مین ہی ہون اٹھا[18]رہوان شخص غازاری ساحر تہا مالقہ مین ظاہر ہوا جب غرناطہ مین سفیر بنکر آیا ابو جعفر بن زبیر نے اوسکو قتل کروا ڈالا انیسوان[19] شخص وہ عورت ہے جس نے کہا مین نبیہ ہون جب اوس سے کہا حدیث مین تو یون آیا ہے کہ لا نبی بعدی اوس نے جواب دیا کہ لا نبیۃ تو نہین آیا ہے مغرب وغیرہ مین بزمانہ گذشتہ ایک جماعت مردون عورتون کی اسیطرح پر برآمد ہوئی تہی غرض کہ عدد ستائیس کا تو پورا ہو گیا یا قریب ہے کہ پورا ہو باقی رہے مطلق کذاب وہ بے گنتی ہین منجملہ انکے ایک وہ لوگ ہین جو دعوی مہدویت کا کرتے ہین ایسے دعویدار بہی بہت ہو چکے بعض نے یہہ دعوی کیا تہا کہ وہ صحابی ہے اوس نے آنحضرت صلعم کو دیکہا ہے جیسے رتن ہندی آمین کچھہ شک نہین کہ جو خبر مخبر صادق نے دی ہے وہ صادق ہے خدا کا دین واقع ہے انیسوین[19] نشانی قیامت کی فتح ہونا بیت المقدس کا ہے یہہ دو بار

فتح ہو چکا ہے ایک بار تو زمانہ اکرا دمین ہاتھہ پر ملک ناصر سلطان صلاح الدین بن یوسف
کے یہہ فتح اسلام مین بہت بڑی ہوئی تہی انکے بعد انکی اولاد نے پہر اوسے نصاری کو
دیدیا تہا مگر انکے پوتے داؤد نے پہر پہیر لیا و بعد احمد ۲۰ بیسوین نشانی فتح ہونا مداین کا
ہے حدیث عدی بن حاتم مین مرفوعاً آیا ہے قیامت نہ آویگی جب تک سفید محل کہ مداین
مین ہے مفتوح نہو عورتین حجاز سے عراق تک امن سے بے خوف نہ چلی جاوین عدی
نے کہا مین نے ان دونون امر کو دیکہا یہہ واقعہ عہد عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا اکیسوین ۲۱
علامت ہلاک ہے عرب کا یعنی ملک انکا جاتا رہے حدیث طلحہ بن مالک مین ہے من
اقتراب الساعۃ ہلاک العرب رواہ الترمذی جب سے ملک بنی عباس کا گیا
عرب ہلاک ہوگئے بائیسوین ۲۲ نشانی کثرت ہے مال کی شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہو مالدار چاہیگا کہ کوئی صدقہ لے
صدقہ دیگا کوئی نہ لیگا کہیگا مجہکو حاجت نہین یہہ واقعہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین
ہو چکا جبکہ باہم مال فرس و روم کا تقسیم ہونے لگا پہر زمانہ عمر بن عبد العزیز مین بہی ہوا
آدمی صدقہ نکالتا تہا جسکو دیتا وہ نہ لیتا پہر زمانہ عیسیٰ علیہ السلام مین بہی یہی حال ہوگا
تیئیسوین ۲۳ علامت سرک جانا پہاڑون کا ہے اپنی جگہہ سے یہہ بات حدیث سمرہ مین مرفوعاً
نزدیک طبرانی کے آئی ہے سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکہا ہے ۲۴۲ھ مین بعہد متوکل
ایک پہاڑ یمن مین ایک کہیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارع مین جا کہڑا ہوا
سنہ ۳۰۰ھ مین بزمانہ مقتدر ایک پہاڑ دینور کا اندر زمین کے گہس گیا اوسکے نیچے سے
اتنا پانی نکلا کہ گاؤن کے گاؤن ڈوب گئے چوبیسوین ۲۴ علامت ہونا تین خسف کا ہے حدیث
ام سلمہ مین آیا ہے میرے بعد ایک خسف مشرق مین ایک مغرب مین ایک جزیرۂ عرب مین
ہوگا پوچہا کیا زمین دہس جاویگی اور اوسمین صلحا ہونگے فرمایا ہان جب لوگون مین
خبث زیادہ ہو جاویگا تب ایسا ہوگا رواہ الطبرانی یہہ ہر سہ خسف بہی ہو چکے زمانہ

سلیمان بن عبد الملک مین ابن ہبیرہ کا خط آیا کہ بخارا مین صبح کے وقت ایک بڑی گڑگڑاہٹ
آسمان سے سُنی گئی رعد کی سی آواز معلوم ہوئی جس سے عورتون کے حمل گر گئے دیکھا تو
آسمان مین ایک فرجۂ عظیم نظر آیا کچھ بڑے بڑے اشخاص اوترے جنکے سر آسمان پر پاؤن
زمین مین تھے ایک کہنے والا کہتا تھا یا اھل الارض اعتبروا یا اھل السماء ھذا اصفر ایل
الملک عصی اللہ فدعا پ جب دن ہوا لوگ اوس جگہہ پر پہونچے دیکھا کہ ایک بہت بڑا
خسف ہوا ہے جسکی تھاہ نہین ملتی اوسمین سے سیاہ دہوان نکلتا ہے اسکا ثبوت دیا
آدمیون نے قاضی بخارا کے سامنے دیا سنہ [illegible] مین تیرہ گاؤن مغرب مین دہس گئے
سنہ [illegible] مین ماہ شعبان ایک زلزلہ غرناطے مین آیا جس سے بہت مکان خسف ہوگئے قلعے
گر پڑے سنہ [illegible] مین بعہد مطیع باللہ حوالی رے مین بڑے بڑے زلزلے آئے بلدہ طالقان
دہس گیا سوا انیس نفر کے کوئی نہ بچا ڈیڑہ سو گاؤن رے کے خسف ہوگئے یہ زلزلہ حلوان تک
پہونچا وہان بھی خسف ہوا زمین نے مُردونکی ہڈیان باہر نکالکر پھینکدین پانی کے چشمے اوس
جگہہ سے بہنے لگے رے مین ایک پہاڑ پھٹ پڑا ایک گاؤن آسمان زمین کے بیچ مین دن بھر
معلق رہکر زمین پر گر کر خسف ہوگیا زمین مین دراڑین پڑگئین بدبودار پانی نکلا دہوان اوٹھا
سنہ ۵۹۰ مین ایک خسف اعمال بُصری مین ہوا لگاؤن دہس گیا سنہ [illegible] مین شہر بجیرہ خسف ہو لیا
شہر کی جگہہ کالا پانی رہ گیا سید محمد شہرزوری مدنی نے کہا ہمارے زمانے مین کئی گانون
آذربیجان وغیرہ کے دہس گئے خسوفات کا حصر نہین ہوسکتا انتہے اب سنہ ۱۳۰۰ مین بھی خسف بعض قریہ
کا سنا گیا ہے پچیسوین علامت کثرت زلازل کثرت قتل و رجفہ ہے بخاری و ابن ماجہ مین روایت
ابی ہریرہ آیا ہے قیامت کہڑی نہوگی یہانتک کہ علم لے لیا جاوے زلزلے بہت ہون زمانہ
متقارب ہوجاوے فتنے ظاہر ہون قتل بہت ہو عروہ کی حدیث مین ابن عساکر کے نزدیک
آیا ہے میری امت مین رجفہ یعنی زلزلہ ہوگا دس ہزار بیس ہزار تیس ہزار آدمی اوسمین
ہلاک ہوجاوینگے اس زلزلے کو اللہ تعالے موعظت متقین رحمت مومنین عذاب کافرین

کریگا بزمانہ متوکل سنہ ۲۳۲ مین ایک ہولناک زلزلہ دمشق مین آیا جس سے گھر گر پڑے ایک
جہان دبکر مر گیا یہ زلزلہ انطاکیہ تک پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرہ تک آیا اوسکو جلایا موصل
پہونچا وہان پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے سنہ ۲۴۲ مین بزمین تونس وری وخراسان و
نیسابور وطبرستان واصبہان ایک بڑا زلزلہ ہوا جس سے پہاڑ ٹوٹ پڑے زمین پہٹ
گئی دراڑ ایسی پڑی جسمین آدمی گہس جاوے ان دونون زلزلون مین دس برس کا فاصلہ
ہے سنہ ۲۴۵ مین عموماً زلزلے آئے شہر کے شہر ویران ہو گئے قلعے ٹوٹ گئے پل پہٹ گئے انطاکیہ
کا ایک پہاڑ دریا مین گر گیا سنہ ۲۸۰ مین بزمانہ معتضد دبیل مین زلزلہ ہوا اکثر شہر ڈہ گیا
ڈیڑہ لاکہہ آدمی نیچے سے ڈہیرون کے دبے ہوئے نکالے گئے سنہ ۴۶۰ مین ایک زلزلہ
ہائلہ آیا جس سے رملہ ویران ہو گیا کنوؤن سے پانی باہر نکل کر بہا پچیس ہزار آدمی مر گئے دریا
ایک دن کی راہ پر ہٹ گیا لوگ مچھلی پکڑنے کو گھسے ناگہان پہر پانی آگیا سب ڈوب گئے
سنہ ۵۴۴ مین زلزلہ ہوا دس بار بغداد مین ہل چل پڑ گئی حلوان مین ایک پہاڑ پہٹ پڑا
سنہ ۵۹۷ مین زلزلۂ کبری آیا مصر وشام وجزیرہ ویران ہو گیا بہت سے گھر قلعے گر پڑے
سنہ ۵۵۲ مین زلازل عظیمہ شام وحلب وشیراز وانطاکیہ وطرابلس مین آئے ایک خلق تباہ
ہو گئی حماۃ مین ایک میانجی مکتب سے اوٹہکر آئے تہے پہر جو جا کر دیکہا تو مکتب لڑکون پر
گر پڑا سب کے سب مر گئے کوئی اپنی اولاد کو پوچہنے تک بہی نہ آیا اسلئے کہ وہ سب بہی
مر گئے تہے شیراز مین فقط ایک عورت ایک خادم بچا حران مین ایک قلعہ پہٹ گیا اوسمین
سے بیوت وعمائر ونوادیس ظاہر ہوئے دارقیہ مین ایک جگہہ نکلی جسمین ایک بت پانی مین
کہڑا ہوا ملا صیدا بیروت طرابلس عکا وصور آر فرنج کے سب قلعے خراب ہو گئے دریا قبرص
تک پہٹ گیا مراکب ساحل پر آگرے پانی ناحیہ شرق تک پہنچا ایک خلق مر گئی مرآۃ الزمان
مین لکہا ہے کہ اس واقعہ مین ایک کروڑ ایک لاکہہ آدمی ضائع ہوئے اسیطرح سکردان
مین بہی لکہا ہے سنہ ۶۶۲ مین پہر زلزلہ آیا مصر ہل گیا مدینے مین آگ کے نکلنے سے پہلے زلزلہ

آیاتھا پہر ۲۳۳ھ مین زلزلہ آیا دس فرسخ تک بجوین رہا ایک خلق تلف ہوگئی ۲۲۹ھ مین
ارزیکان کو زلزلے نے ہلا دیا ایک جہان کا جہان مرگیا واللہ یفعل ما یشاء یہہ تو وہ
زلازل عظائم رجفات کبریٰ ہین جنکو مورخین نے نقل کیا ہے رہے چہوٹے چہوٹے زلزلے
اونکا کچہہ شمار نہین چہبیسوین علامت مسخ وقذف ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعا آیا ہے
میری امت مین خسف ومسخ وقذف ہوگا اسکو احمد ومسلم وحاکم نے روایت کیا ہے مثل
اسکے حدیث ابن مسعود مین بہی نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے ابی امامہ نے کہا آنحضرت
صلعم نے فرمایا کچہہ اقوام میری امت کی اکل ولہو ولعب کر کے سوئین گی صبح کو بندر سور
ہوکر اوٹہین گی رواہ الطبرانی عائشہ سے روایت ہے کہ آخر اس امت مین خسف ومسخ
وقذف ہوگا رواہ الترمذی یعنی جبکہ خبث زیادہ ہوجاویگا اس باب مین اور بہی احادیث
سنن وغیرہ مین آئی ہین خسف کا حال اوپر گذرا رہا مسخ سو چند اشخاص مسخ بہی
ہوگئے زمانہ فاطمیہ مین مصر کے اندر کچہہ لوگ مدینہ منورہ مین عاشورے کے دن قبۂ
عباس مین جمع ہوکر شیخین وصحابہ کو سب کرتے برا کہتے تہے ایک آدمی آیا کہا مجہکو محبت
ابی بکر مین کون روٹی کہلاتا ہے ایک شیخ نے کہا آؤ اوسکو اپنے گہر لے گیا اوسکی زبان
کاٹ کر اوسکے ہاتہہ مین رکہدی کہا یہہ محبت ابی بکر ہے وہ آدمی مسجد مین آیا رسول خدا صلعم
وشیخین رضی اللہ عنہما پر سلام کیا اپنی زبان ہاتہہ پر رکہے ہوئے دروازہ مسجد پر غمگین
بیٹہا نیند آگئی حضرت کو خواب مین دیکہا ابو بکر ہمراہ تہے ابو بکر سے فرمایا اسکی زبان تیری
محبت مین کاٹی گئی ہے اسکی زبان پہیردو ابو بکر نے زبان ہاتہہ پر سے اوٹہا کر محل زبان
پر رکہدی تیہہ جگ اوٹہا زبان درست ہوگئی بلکہ جیسے کٹنے سے پہلے تہی اوس سے بہی
بہتر ہوگئی اوس نے کسی سے یہہ حال نہ کہا اپنے ملک کو چلا آیا سال آیندہ پہر مدینے کو گیا
قبہ مین یوم عاشورا حاضر ہوا محبت ابی بکر پر کچہہ مانگا ایک جوان اوٹہا اوس کو اوس
گہر مین لیگیا جہان پہلے زبان کاٹی گئی تہی اور بہت اکرام کیا اسنے کہا مجہکو اس گہر پر

تعجب آتا ہے پہلے سال مین جنہنے یہان مصیبت و اہانت دیکھی تھی اِسال اکرام پایا جوان نے
حال پوچھا اسنے اپنا قصہ کہہ سنایا جوان سرنگون ہوکر بولا وہ شخص میرا باپ تھا اوسکو خدا نے
بندر کر دیا پھر ایک پردہ اوٹھاکر دکھایا دیکھا ایک بندر بندھا ہوا ہے پھر اس سے کہا مین نے
اپنے مذہب سے توبہ کی تو میرے باپ کا حال کسی سے نہ کہنا اس قصے کو سید سمہودی نے تاریخ
مدینہ مین ابن حجر نے زواجر و صواعق مین قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہے زواجر
مین یہہ بھی ہے کہ حلب مین ایک آدمی سابّ شیخین تھا وہ مرگیا اتفاقاً اوسکی قبر کھودی دیکھا
سور کی شکل ہوگیا ہے نکالکر آگ مین جلادیا تاریخ الخلفا مین لکھا ہے ۲۸۴ھ مین بزمانہ متوکل
مصر مین ایک خط حلب سے آیا اوسمین لکھا تھا کہ ایک امام نماز پڑھاتا تھا ایک شخص نے اوس سے
نماز مین عبث کیا امام نے نماز نہ توڑی پوری کی جب سلام پھیرا دیکھا کہ عابث کا منہ سور
کا منہ ہوگیا ہے وہ غابہ کیطرف بھاگ گیا اس قصے کا ایک محضر لکھا گیا اب قذف کا
حال سنو ۲۸۵ھ مین سفید کالے پتھر بصرہ کے ایک گانو پر برسے اولے پڑے وزن مین
ہر اولہ ڈیڑہ سو درہم کا تھا ۲۴۲ھ مین قریۂ سویدیہ پر پتھراؤ ہوا ہر پتھر دس رطل کا تھا ۲۹۸ھ
مین بعہد مقتدی ایک کالی آندہی بغداد مین آئی زور سے رعد و برق ہوا ریت مثل
پانی کے برسی اشاعہ مین ہے ایک معتمد نے خبر دی کہ کچہ اوپر سنہ ایکہزار سا ٹہہ مین بہت
سے کالے پتھر لنبے چوڑے برابر انڈے کے بلکہ انڈے سے بڑے موسم گرما مین آسمان سے
برسے آسمان صاف تھا یہہ ماجرا بلاد اکراد مین درمیان ہیزان و کفر لگے ہوا ایک دن
کی راہ پر اوسکی آہٹ معلوم ہوتی تھی وسط ماہ ربیع الاول ۷۱۱ھ مین ایک خط حماۃ سے
مصر مین آیا اوسمین لکھا تھا کہ ان دنون مین قصبہ بارین عمل حماۃ مین اولے بشکل حیوانات
مختلفہ برسے جنمین سانپ بچھو پرندہ بز نسوان و رجال وغیرہ کے اشکال تھے قاضی بارین
کے سامنے محضر شرعی لکھا گیا پھر ثبوت اوسکا روبرو قاضی حماۃ ہوا کذا فی سکردان
واللہ یفعل ما یشاء ۲۸۸ھ تا ۲۹۳ھ مین علامت سرخ ہوا ہے یعنی سخت آندہی حدیث مین بروایت

علی وابی ہریرہ نزدیک ترمذی کے مرفوعاً آیا ہے جب فلان فلان کام ہونگے تو پہر تم
منتظر رہو ایک سرخ آندہی و زلزلی و خسف و مسخ و قذف کی عبد اللہ بن حوالہ سے فرمایا
جب تو دیکھے کہ خلافت بیت المقدس مین نازل ہوئی تو زلازل و بلابل و امور عظام نزدیک آگئے
اور قیامت اوس دن سے اس میرے ہاتہہ سے تیرے سر پر بہی نزدیک تر ہے رواہ
ابوداؤد والحاکم اس خلافت سے اگر ملک بنی امیہ مراد ہے تو امور عظام واقع ہو چکے
انمین سے بعض کا ذکر آویگا اور اگر مراد خلافت مہدی ہے تو وہ آیات مراد ہین جو قرب
ساعت ہونگی جیسے دابۃ الارض کا نکلنا سورج کا مغرب سے بر آمد ہونا وغیر ذلک
آندہی کا حال سنہ ۲۳۲ھ مین بعہد متوکل عراق مین ایک سخت آندہی لو کی چلی کہ اوس
جیسی کبہی نہ چلی تہی زراعت کوفہ و بغداد و بصرہ کی جل گئی مسافرونکو مار گئی پچاس دن
تک رہی ہمدان پہونچی وہان کے کہیت جلادئے مویشی مار ڈالے موصل آئی سنجار پہونچی
لوگون کو بازارون مین سودے سلف سے روکدیا راہ چلنے سے باز رکہا ایک خلق عظیم
ضائع ہوگئی ۲۸۰ھ مین بعہد معتضد دنیا مین عصر تک اندہیرا ہوگیا کالی آندہی آئی تین
رات تک رہی اوسکے پیچھے بہونچال آیا اکثر شہر دبیل کو لیگیا ۴۸۵ھ مین بعہد خلیفہ مذکور
بصرہ مین زرد آندہی چلی پہر سبز ہوگئی پہر سیاہ پڑ گئی شہرون مین پہونچی خلافت مقتدی
مین ایک ہوا بغداد مین چلی ایسا رعد و برق ہوا کہ قیامت کا گمان کیا گیا خلافت مستظہر
مین کالی آندہی آئی مصر مین آدمی کو اپنا ہاتہہ نہ سوجہتا تہا لوگون پر ریت برسی ہلاک کا
یقین ہوا پہر کچہہ کم ہو کر زرد ہوگئی ۵۴۲ھ مین موصل پر ایک بادل نظر آیا اوس سے
آگ برسی جسپر پڑی اوسکو جلا دیا عراق مین بچہو اڑنے والے ظاہر ہوئے ایک خلق
کو قتل کیا ذکرہ ابن حجلۃ ۵۹۶ھ مین مکہ معظمہ سے ایک آندہی کالی بہری ایسی چلی
جس سے ساری دنیا مین اندہیرا ہوگیا لال ریت برسی رکن یمانی کا ایک قطعہ ٹوٹ پڑا
۶۲۶ھ مین بزمانہ اشرف برسبائی ایک آندہی آئی لال زرد مٹی کے سورج ڈوبنے

پہلے سارا افق لال ہوگیا جو انجان تہا اوسکو گمان ہوا کہ گویا آگ لگی ہے گہر مٹی سے
بہر گیے یہہ مٹی نرم ونہی تہی ناکون مین سامان مین گہس گئی جب شفق ڈوب گیا افق سیاہ
ہوگیا باد تند چلی مگر معلق رہی اگر زمین تک پہونچتی خدا جانے کیا ہوتا لوگ بازارون
مین گہرونمین چلانے لگے ذکر ودعا واستغفار کرنے لگے اللہ نے لطف کیا پانی برسا
ایسی ہوا تیس برس سے کبہی نہ چلی تہی اس زور سے یہہ آندہی آئی کہ اہرام وغیرہ
وبجر چہپ گئے اتنی تیز ہوئی کہ گمان ہوا ہر چیز کو تباہ کردیگی اوس رات سے دوسرے
دن کی عصر تک رہی غلہ تباہ ہوا نرخ گران ہوگیا اسکو حافظ ابن حجر نے انبار الغمر
مین ذکر کیا ہے ریسے امور عظام جیسے قحط وغیرہ سو بارہا واقع ہوئے بعہد ظاہر عبیدی
مصر مین ایسی گرانی ہوئی کہ زمانہ یوسف علیہ السلام سے اوسوقت تک نہوئی تہی سات برس
قحط رہا آدمی کو آدمی کہا گیا ایک روٹی پچاس دینار کو آتی زمانہ مستنصر عبیدی مین
دو برس کامل کال پڑا آدمی آدمی کو کہاتا ایک اردب گیہون کا سو دینار کو ملتا اردب
چالیس صاع کا ہوتا ہے صاع نبوی سے کچہہ اوپر کتا پانچ دینار کو بلی تین دینار کو بکتی
سنہ ۴۴۵ھ مین بخلافت مقتفی یمن مین پانی برسا سارا خون تہا زمین پہ خون کا چہڑکاؤ ہوگیا
کپڑونمین اوسکا اثر باقی رہگیا سنہ ۴۵۸ھ مین ایک ستارہ نکلا گویا چاند کا دائرہ تہا شب تمام
مین اوسکی نہایت شعاع تہی دس رات تک رہا سب لوگ ڈر گئے پہر چہوٹا ہوکر چہپ گیا سنہ ۴۶۰ھ
مین بعہد قائم ایک خلق رملہ مین ڈوب گئی سنہ ۴۶۶ھ مین بزمانہ قائم بغداد مین غرق عظیم ہوا
دجلہ تیس گز بڑہ گیا پہلے کبہی ایسا نہوا تہا اموال ونفوس ودواب ہلاک ہوگئے لوگ
ناؤن پر جا بیٹہے نماز جمعہ کشتیون کے اوپر پڑہی ایک لاکہہ گہر گر گئے سارا بغداد ایسا
مسمار ہوگیا کہ گویا ایک زمین ہموار تہا سنہ ۴۸۴ھ مین بعہد مقتدی فرنگی سارے جزیرہ سقلیہ
پر غالب آگئے مسلمانون کے بال بچے سب قید کر لئے سنہ ۶۵۲ھ مین بخلافت مستعصم عدن مین
ایک آگ نکلی جسکے شرر رات کو دریا مین نظر آتے تہے دنکو اوس سے دہوان اوٹہتا تہا

بایام معتمد سنہ ۲۶۶ مین زنگی علاقۂ بصرہ پر مسلط ہو گئے سیف رانی کی الخ قید کیا ملک ویران کردیا
یہہ زنگی وہی خارجی ہین جنکو علی مرتضیٰ نے قتل کیا تہا اسکے بعد ایک وباے عظیم آئی بے گنتی
خلق مر گئی پہر زلازل و ہدات ہوئے روم کے نیچے ہزارون آدمی مر گئے سنہ ۲۷۰ تک زنج سے
لڑائی رہی صولی نے کہا اس قتال مین ڈیڑہ کروڑ آدمی مارے گئے ایکدن بصرے مین
تین لاکہہ قتل ہوئے اس زنگی کا ایک منبر تہا اسکے شہر مین اوسپر چڑہکر عثمان وعلی ومعاویہ
وطلحہ وزبیر وعائشہ کو سب وشتم کرتا اپنے لشکر مین منادی کردی کہ ایک ایک سیدانی دو
دو تین تین درہم پر بکی ایک ایک نفر کے پاس دس دس نسار علویات تہین اون سے وہ
خدمت لیتا سنہ ۲۷۰ مین سردار اس لشکر کا جسکا نام بہبوذ تہا مارا گیا اسکو یہہ دعوی تہا کہ
وہ غیب جانتا ہے اسکے زمانے مین ایک بڑا اکال حجاز وعراق مین پڑا ایک کر گندم ڈیڑہ سو
دینار کو بکتا تہا کر یہہ گدہون خچرون کے بوجہہ کو یا بارہ وسق کو کہتے ہین اسی کے زمانے
مین ایک نہر سے پانی نکل کے کرخ تک پہونچا سات ہزار گہر ڈہ گئے اسی کے وقت مین کوفہ مین
قرامطہ ظاہر ہوئی یہہ ملاحدہ مین ہین انہین کو باطنیہ بہی کہتے ہین انکا مذہب یہہ تہا کہ جنابت
سے غسل لازم نہین آتا خمر حلال ہے سال بہر مین دو روزے بہت ہین اذان مین کہتے
محمد بن الحنفیة رسول اللہ حج وقبلہ بیت المقدس ہے سنہ ۵۹۶ مین ایسا قحط مصر مین ہوا
کہ مردار کہا گئے آدمی نے آدمی کو غذا بنایا مردم خواری کا شہرہ ہو گیا قبور کو کہود کر مردونکو
کہانے لگے بہوک سے بکثرت مرنے لگے چلنے والے کا پاؤن سوا مرد کے دوسرے پر نہ پڑتا
آنکہہ میت پر یا قریب الموت پر پڑتی گاؤن کے لوگ تو بالکل فنا ہو گئے مسافر جب کسی قریے
پر گذرتا کوئی آگ پہونکنے والا نہ پاتا گہرون کے دروازے کہلے ہوئے آدمی سب مرے پڑے
ہوئے پاتا رستے گویا مردون کے کہیت تہے انکے گوشت پوست طیور وسباع کے مائدہ
تہے احرار و اولاد کوڑیون کے مول بک گئے دو برس تک یہی حال رہا ابوشامہ نے کہا
عادل کبیر نے اس سال مین اپنے مال سے تہوڑی مدت مین قریب دو لاکہہ بیس ہزار موتی

کے کفن کرائی کسی نے کہا تین لاکھہ غربا کو کفن دیا کتے مردار جانور کہائے گئے صغار و اطفال
لقمہ ہو گئے باپ بیٹے کو بہون کر کہاتا کوئی اسکو برا نہ سمجھتا پہر ایک دوسرے کو حیلے سے
پکڑ کر کہا جاتا جب قوی ضعیف پر غالب ہوتا ذبح کر کے طعمہ کرتا اطبا کو بیمارون کے
علاج کے لئے بلاتے اس حیلے سے ذبح کر کے کہا جاتے سیکڑون طبیب گم ہو گئے انتہی ۱۳۳۸ء
مین قحط پڑا دیار بکر موصل اربل ماردین جزیرہ میافارقین وغیرہ ویران ہو گئے اولاد
بک گئی موت لوگون مین عام ہو گئی جزیرۂ ابن عمر مین پندرہ ہزار آدمی بہوک سے مر گئے
تین ہزار بچے فروخت ہو گئے دس درہم کو جسکے تین روپیہ تخمیناً ہوتے ہین ایک بچا بکتا تار
اوسکو خرید لیتے میافارقین کے اکثر لوگ مر گئے بازارون مین سوا چہہ دوکانون کے
کچہہ نرہا موصل مین ماردین سے بہی زیادہ قحط پڑا ساری اولاد بک گئی گہر خالی ہو گئے
مردار جانور کہائے گئے بارہ درہم کو آدمی اپنا بچا بیچ دیتا جسکے ختنے مین پچاس دینار
اوس نے خرچ کئے تہے خریدار اولاد مسلمین کے لینے مین تنگی کرتے ناچار بچا عورت نصرانی
ہو جاتا تاکہ بک جاوے اربل والے اس قحط مین گہاس پہوس درختون کی چہال مردار
تک کہا گئے پہر مرے پڑے جو بچے وہ برف سے مرے ذکر ذلک البرزالی فی تاریخہ
وذکرت ملخصہ اللھم انا نعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع ۳۳۸ھ مین بعہد
متوکل اہل خلاط نے ایک صیحہ عظیمہ جو سمارسے سنا جسکی دہڑک سے ایک خلق مر گئی ۲۴۲ھ مین
ایک سفید چڑیا ماہ رمضان جبل مین چلائی رخمہ سے چہوٹی تہی مینا رمضان کا تہا
معاشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ چالیس آوازین کر کے اوڑ گئی دوسرے دن پہر
آئی یہی کہا پانسو آدمی نے اسکو سنا ڈاک مین یہہ خبر آئی اسطرح کے امور عظام
بہت ہو چکے ہین اٹہائیسوین علامت بند ہو جانا راہ حج کا اور اوٹہا لیجانا حجر اسود کا
کعبہ معظمہ سے ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے قیامت قایم نہو گی یہانتک کہ کہ کا
حج نہو رواہ الحاکم وصححہ والبزار وابو یعلی وابن حبان حدیث ابن عمر مین ہی

ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ رکن یعنی حجر اسود اوٹہایا جاوے رواہ السنجزی یہہ
دونون کام ہوچکے حج بہی بند ہوا رکن کو بہی قرامطہ لیگئے ۳۱۷ھ سے لیکر ۳۲۷ھ تک
بسبب فتنۂ قرامطہ بغداد سے حج بند ہوگیا ۳۴۹ھ مین حاجی مصر کے مکہ سے پہرے ہوئے
آتے تہے ایک وادی مین ٹہیرے سیلاب آیا سبکو بہا کر دریا مین لیجا کر ڈالدیا ۳۵۵ھ
مین بنوسلیم نے رستہ حج کا مصر والون پر بند کردیا بیس ہزار اونٹ مال و متاع کے لدے
پہندے چہین لئے نرے حاجی جنگل مین رہکر ہلاک ہوگئے ۳۶۳ھ مین بنو ہلال اور ایک
گروہ عرب کا حاجیون پر نکلا ایک خلق کو قتل کرڈالا جو رہے سہے اونکو اوس سال حج نہ ملا
فقط اہل درب عراق نے حج کیا ۳۸۴ھ مین عراق کے حاجی راہ مین تہے اُصَیغر اعرابی
نکلا رستہ بند کردیا سب لوگ بغیر حج کے واپس آئے اس سال کسی کا حج نہوا نہ اہل شام
کا نہ یمن کا فقط اہل مصر کا حج ہوا ۳۹۲ھ مین فقط مصریون نے حج کیا بغداد سے کوئی نجا سکا
نہ بلاد شرق سے کوئی گیا عرب نے راہ مین فساد برپا کیا تہا اسیطرح ۳۹۳ھ بے حج رہا ۳۹۶ھ
مین مصر والے حج کو گئے اہل عراق بسبب فساد راہ و شورش اَعراب کے نہ جاسکے ۴۰۰ھ مین
بہی فقط اہل مصر کو حج ملا اور کوئی نہ جاسکا ۴۱۰ھ مین پہر ۴۲۷ھ مین بہی مصری لوگ حج کو گئے
غیر نے حج نہ کیا ۴۳۰ھ مین نہ کوئی مشرق سے جاسکا نہ مصر سے نہ اور شہر سے مگر ایک گروہ
خراسان نے دریا کی راہ سے حج کیا ۴۳۳ھ مین ساری اقالیم سے بالکل حج بند ہوگیا
۴۴۰ھ تک بند رہا سوا اہل مصر کے کسیکو حج نصیب نہوا ذکر ھذا کلہ السیوطی فی حسن
المحاضرۃ ابن حجر نے انباء الغمر مین لکہا ہے کہ سنہ تین چار یا پانچ مین بعد ۸۰۰ھ کے شام کی
راہ سے کوئی حج کو نہ آسکا تیمور لنگ شام کیطرف برسر فساد تہا خلافت مقتدر مین حاجی ہمراہ
منصور دیلمی کے مکہ کو گئے تہے ہشتم ذیحجہ کو ابو طاہر قرمطی آپڑا حاجیونکو مسجد الحرام مین خوب
ہی قتل کیا لاشونکو زمزم مین پہینکدیا حجر اسود کو کلہاڑی سے توڑ ڈالا پہر اوکہاڑ کر لے گیا
گیارہ دن ٹہیر کر چلدیا بیس برس سے زیادہ حجر اسود انکے پاس رہا پچاس ہزار دینار تک

دیتے رہے مگر ندیا جب مطیع خلیفہ ہوئے تب واپس ملا کہتے ہین لیجانے مین چالیس اونٹ مکہ سے ہجر تک مرگئے واپس لانے مین ایک دبلی اونٹنی کمی تک لے آئی محمد بن ربیع نے کہا مین مکہ مین تہا جس سال قرامطہ آے ایک آدمی چڑہا کہ میزاب کو اوکہیڑے مین دیکہتا تہا صبر نہوا مین نے کہا اے رب تیرا حلم بہت بڑا ہے وہ آدمی سر کے بل گر پڑا فی الفور مرگیا قرمطی منبر پر چڑہا کہا ؎

انا بالله و بالله انا ۔ یخلق الخلق و یعیدہم انا

اسکے بعد پہر وہ اچہا نرہا چیچک سے سارا بدن پاش پاش ہوکر مرگیا محمد بن نافع خزاعی کہتے ہین مین نے حجر کو دیکہا جب وہ اوکہیڑا گیا فقط اوسکا سر سیاہ تہا باقی سب سفید بازو کی ہڈی برابر لنبا تہا انتہے رہا ہدم ساری بیت کا اور بند ہوجانا حج کا بالکل سو یہ آخر زمانے مین ہوگا والعیاذ باللہ اسیطرح رفع قرآن کریم اونسیویز علامت یہہ ہے کہ کچہہ قومون کے سر آسمان کے تارون سے کچل دئے جاوینگے ابن عباس نے کہا قیامت نہ آویگی یہانتک کہ سر اقوام کے کواکب سما سے کچلے جاوین بسبب استحلال عمل قوم لوط کے روا الدیلمی سنہ ۵۹۳ھ مین ایک بڑا تارا ٹوٹا جس سے ایک ہائل آواز سنی گئی گہر مکان ہل گئے لوگ فریاد کرنے لگے دعا ہونے لگی سب نے گمان کیا کہ یہہ ایک آفت امارات قیامت سے ہے سنہ ۱۲۰۲ھ مین تارے آسمان پہ موجزن ہوئے ساری رات ٹیڑہی کیطرح دل کے دل ٹوٹا کئے عجب گہبراہٹ کی حالت تہی کہ پہلے کبہی نہین ہوئی تہی سنہ ۱۲۳۳ھ مین بعہد راقم بالتحقیق تمام رات تارے ٹوٹتے رہے ایسا ٹوٹنا بہی کبہی نہین ہوا تہا اسکے بعد اکثر نجوم و شہب ٹوٹے لوگ اوسکے صدمے سے مرے تیسوین علامت ظاہر ہونا ستارۂ دنبالہ دار کا ہے ابن عباس نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا اے سلمان جب حج کرنا بادشاہونکا سیر سپاٹے کے لئے اغنیار کا تجارت کے لئے مساکین کا بہیک مانگنے کے لئے قاریون کا ریا و سمعہ کے لئے ہو تو اوسوقت تارہ دم دار

نکلے گا رواہ ابن مردویہ سو یہ تارا کئی بار نکل چکا ہے اشاعہ مین کہا سبب یہ ہے
سنہ ایک ہزار پچہتر مین ماہ جمادی الآخرہ نکلا تہا ایک مہینا یا زیادہ تر رہا اسکی چال
چاند کی چال سے زیادہ تر تیز تہی انتہے اسکے بعد پہر کئی بار نکلا جس سال ہند مین غدر
ہوا اوسکے آخر مین مینے اپنی آنکہہ سے اوسکو دیکہا مدت تک نکلا کیا اکتیسوین نشانی کثرت
موت ہے عوف بن مالک نے کہا رسول خدا نے فرمایا گن یہہ کام سامنے قیامت کے اونمین
سے ایک موت گنی جیسے بکریون مین ہوتی ہے یہہ واقعہ زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
مین ہوا اسکو طاعون عمواس کہتے ہین پہر طاعون جارف آیا سیوطی نے ما رواہ الواعون
فی اخبار الطاعون مین لکہا ہے ابن ابی مجلز نے کہا پہلا طاعون جو اسلام مین ہوا
سنہ ۶ ہجری مین بعد نبوت مدائن مین ہوا اسکو طاعون سیرویہ کہتے ہین معلوم نہین
اسمین کتنے آدمی مرے مین کہتا ہون مسلمانون مین سے ایک بہی نہین مرا ابن عساکر نے
تاریخ دمشق مین لکہا ہے تین وباؤن سے سخت تر کوئی وبا نہوئی ایک وباے از دجرد
دوسری عمواس تیسری جارف مدائنی نے پانچ وبائین بتائی ہین تین تو یہی چوتہی فتیات
پانچوین اشراف انتہے عمواس شام مین ایک جگہہ کا نام ہے یہہ وبا بعہد عمر رضی اللہ عنہ
واقع ہوئی تہی سنہ سترہ یا اٹہارہ مین پچیس ہزار مسلمان لشکر اسلام کے مر گئے یا تیس ہزار
پہلے تو طاعون محرم صفر مین رہا پہر دوبارہ ہوا بے گنتی خلق ہلاک ہو گئی بصری تک گیا وہان
بہی ایک جم غفیر کو ہلاک کیا ہشام نے کہا یہہ وبا شام مین شراب پینے کے سبب آئی تہی سنہ ۴۹
مین کوفے مین طاعون ہوا مغیرہ بن شعبہ وہان سے چلے گئے جب جاتا رہا پہر آئے جب سنہ ۵۰
مین آئے تو طاعون مین مر گئے ذکرہ ابن کثیر فی تاریخہ پہر طاعون سنہ ۵۳ مین ہوا اسمین
زیاد بن ابیہ مر گئے پہر بصرہ مین ہوا اسکو جارف کہتے ہین اسلئے کہ سیلاب کیطرح سبکو جہاڑ
پونچہہ کے لیگیا یہہ سنہ ۶۴ مین آیا تہا و بہ جزم ابن الجوزی فی المنتظم یا سنہ ۶۹
مین وبہ قال ابن کثیر نقلا عن الذہبی یا سنہ ۷۰ یا سنہ ۷۶ یا سنہ ۸۰ مین یہہ قول المدائنی

کاہے اُس طاعون مین اسّی بیٹے انس بن مالک کے چالیس بیٹے ابوبکر کے مرگئے تین دن
تک رہا پہلے دن بصری مین ستّر ہزار دوسرے دن اکہتر ہزار تیسرے دن تہتّر ہزار مرے
چوتہے دن براے نام رہگئی امیر بصرہ کی مان مرگئی کوئی اوٹہانے والا نہ ملا شام مین
بہی تہوڑے سے بچے باقی سب چل بسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الاعتبار مین لکہا ہے اتنے
مرے کہ اوٹہہ نہ سکے درندی گہر مین آئے موتے کو کہاگئے یہہ وبا زمانۂ مصعب مین آئی
تہی ابن حجر نے کہا ۶۶ھ مین وبا آئی بصر مین پہر ۸۵ھ مین یا ۸۹ھ مین اسکو ابن جریر
نے ذکر کیا پہر بصرے مین طاعون آیا ۸۷ھ مین اسکا نام فتیات ہے اسمین جوان عورتین
کواری لڑکیان مرین طاعون اشراف زمانۂ حجاج مین آیا یہہ اوسوقت واسط مین
تہا لوگون نے کہا حجاج تو موجود ہے وبا کی کیا حاجت ہے اسمین شریف لوگ بہت مرے
پہر شام مین طاعون آیا اوسمین ایوب ولیعہد سلیمان بن عبدالملک مرگیا پہر سنہ ایکسو
مین وبا آئی عمر بن عبد العزیز سے کہا یہان سے چلے جاؤ اگلے خلیفہ یہی کرتے تہے
انہون نے کہا اللهم ان کنت تعلم انی اخاف یوما دون القیامة فلا تؤمن
خوفی پہر ۱۱۵ھ مین دوبارہ شام مین طاعون ہوا یا ۱۱۶ھ مین عراق
تک پہونچا زیادہ زور واسط مین رہا پہر ۱۲۷ھ مین بصرے مین ہوا پہر ۱۳۱ھ مین ہر روز
ہزار جنازے نکلتے یہہ سب طواعین دولت امویہ مین واقع ہوئے بعض مورخین نے
کہا ہے انکے زمانے مین کبہی شام مین آنا طاعون کا بند نہوا انکے خلفا زمانہ طاعون
مین صحرا کیطرف نکل جاتے ہشام نے رصافہ اسی لئے بنایا تہا کہ جب وبا آئے وہان
جا رہے دولت عباسیہ مین وبا کا آنا کم پڑگیا پہر ۲۴۲ھ مین بمقام ری ۲۴۶ھ مین بغداد
کے اندر ۲۲۱ھ مین بصرہ کے اندر واقع ہوا ان دونون وبا مین چہتر برس کا فاصلہ
ہے اسی مدت مین امام شافعی پیدا ہوئے اور مرے انکی زندگی مین کبہی طاعون نہوا
طاعون و وبا مین بعض نے فرق کیا ہے مگر انجام دونون کا ایک ہی ہے پہر ۲۴۹ھ

مین عراق کے اندر وبا ہوئی سنہ ۲۸۰ھ مین آذربیجان و بردعہ مین طاعون آیا محمد
بن ابی الساج کے اسّی بیٹے مر گئے سنہ ۲۹۹ھ مین ارض فارس مین آیا سنہ ۳۲۳ھ مین بغداد
مین سنہ ۳۲۴ھ مین اصبہان مین سنہ ۳۲۶ھ مین عراق مین مرگ مفاجات بہت ہوا قاضی کپڑے
پہنکر دربار مین آتے تہے پاؤن مین ایک موزہ پہنتے پہنتے مر گئے سنہ ۳۴۴ھ مین کہا مین نے
کتاب نشوان المحاضرہ مین دیکہا ہے ان موت الفجاءۃ وقع للناس فی کل حال
یعنی کوئی نماز پڑہتے ہوئے مر گیا کوئی کہاتے ہوئے کوئی چلتے ہوئے کوئی مسجد
جامع مین کوئی حمام مین غرضکہ سب احوال مین مرگ ناگہانی آیا مگر ایک حالت خطبہ
مین کہ ابتک نہین سنا کہ کوئی خطیب منبر پر مر گیا ہو پہر سنہ ۴۰۶ھ مین بصرے مین وبا ہوئی
پہر سنہ ۴۲۳ھ مین ایک بڑا طاعون بلاد ہند و عجم و بلاد جبل مین واقع ہوا بغداد تک پہونچا
بہت آدمی فنا ہو گئے ایسا کبہی بہی دیکہا نہ گیا تہا اسی سال موصل مین چار ہزار آدمی
جدری یعنی چیچک سے مر گئے پہر شیراز مین سنہ ۴۲۵ھ مین آیا بصرہ اور بغداد تک پہونچا
پہر سنہ ۴۳۹ھ مین موصل و جزیرہ و بغداد مین آیا بصرے مین فقط چار سو شخص نے جمعہ پڑہا
حالانکہ چار لاکہہ سے زیادہ تہے پہر سنہ ۴۴۸ھ مین مصر و شام و بغداد مین آیا پہر عجم مین سنہ ۴۴۹ھ
مین واقع ہوا پہر مصر مین سنہ ۴۵۵ھ مین آیا دس مہینے رہا پہر دمشق مین ہوا سنہ ۴۶۹ھ مین
یہان پانچ لاکہہ آدمی رہتے تہے سب مر گئے فقط ساڑہے تین ہزار بچے پہر سنہ ۴۷۸ھ مین
عراق مین آیا پہر سنہ ۵۰۲ھ مین حجاز و یمن مین آیا پہر سنہ ۵۷۵ھ مین بغداد مین آیا پہر سنہ ۷۴۹ھ
مین ایسا طاعون ہوا کہ نظیر اوسکا پردۂ زمین پر معلوم نہین یہہ طاعون مشرق سے
مغرب تک پہونچا مکہ مشرفہ مین آیا حیوانات مین بہی ہوا ابن الوردی کا مقامہ اس
ہنگامے کے بیان مین مشہور ہے ابن ابی حجلہ نے کہا تخمیناً آدہی دنیا یا زیادہ مر گئی
قاہرہ مین ہر دن بیس ہزار آدمی سے زیادہ مرتے تہے پہر سنہ ۷۶۴ھ مین آیا قاہرہ و دمشق
مین پہر سنہ ۷۷۱ھ مین دمشق مین ہوا پہر سنہ ۷۸۱ھ مین قاہرہ مین ہوا پہر سنہ ۷۹۱ھ مین پہر سنہ ۸۱۳ھ مین پہر سنہ ۸۱۹ھ مین

پھر سنہ ۷۱۶ھ مین پھر سنہ ۷۴۲ھ مین پھر سنہ ۸۳۳ھ مین یہہ سب طواعین سے وسیع تر تہا مصر مین
طاعون عام کے بعد جو سنہ ۷۴۹ھ مین ہوا تہا اس طاعون کا نظیر نہ ملا پھر سنہ ۷۸۱ھ مین خفیف
سا ہوا ایک ہزار آدمی روزانہ مرتے تہے پھر سنہ ۷۹۱ھ مین ذی الحجہ سے ربیع الاول سنہ ۵۰
تک رہا پھر سنہ ۸۵۳ھ مین ہوا ہر دن پانچہزار کا جنازہ نکلتا تہا پھر سنہ ۸۶۴ھ مین مصر و شام مین
ہوا پھر سنہ ۸۷۳ھ مین پھر سنہ ۸۸۱ھ مین یہہ بہی شام مین تہا پھر روم مین سنہ ۸۹۶ھ مین ہوا حلب تک
پہونچا پھر سنہ ۸۹۷ھ کے شروع مین ہوا پھر مصر مین آیا اسکے بعد کے طواعین کا ذکر حجج الکرامہ
مین ہے بتیسوین ۳۲ علامت استباحت مکہ مکرمہ ہے یہہ حادثہ زمانہ یزید پلید مین گزرا
پھر زمانہ عبد الملک مین جب حجاج نے ابن الزبیر کو قتل کیا خانہ کعبہ کو ڈہا دیا پھر زمانہ
ابو طاہر قرمطی مین ہوا اسکے بعد پھر بہی بار ہا ہوا ایک جماعت اشراف بنی حسن ماری گئی
مہدی کے نکلنے سے پہلے بہی ہوگا سب کے پیچھے ذو السویقتین حبشی مکہ کو مباح کر دیگا
کعبے کو ڈہا دیگا ایک ایک پتہر اوسکا گرا دیگا مقصود اس بیان سے تنبیہ کرنا ہے ان
وقائع پر نہ تحذیر اسلئے کہ یہہ امارات ہو چکی ڈرنا اوس حادثہ سے ہے جو آگے آنے
والا ہے **فائدہ** جو فتنے درمیان صحابہ کے واقع ہوئے حق اون سب مین
ہمراہ علی کرم اللہ وجہہ تہا یہہ ہمیشہ مصیب تہے انکا غیر مخطی تہا حدیث علی مع القرآن
والقرآن معہ وحدیث علی مع الحق حیث دار وحدیث یا علی تقاتل علی تاویل
القرآن کما قاتلت انا علی تنزیلہ وحدیث عمار تقتلہ الفئة الباغیة وغیرہ
احادیث اسکی دلیلین ہین عمار کو اصحاب معاویہ نے قتل کیا یہہ ہمراہ علی مرتضی تہی
طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ سے خطاے اجتہادی ہوئی حروریہ کیطرف سے
حاجت عذر کی نہین ہے انکا دین سے خارج ہونا پہلے ہی سے احادیث مین آچکا
ہے یزید و بنو الحکم کے ملعون ہونے مین کیا شک ہے کہ یہہ سب زبان پیغمبر صلعم
پر ملعون ہین ملکہ خدا نے اپنی لعنت کی ہے فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا

فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم و اعمی
ابصارهم یزید پلید کے فساد سے بڑہکر بہی کوئی فساد ہوگا ہان ایک ان مین
عمر بن عبد العزیز خلیفہ راشد ہوئے انکا استثنار کرنا ضرور ہے کہ خود آنحضرت
صلعم نے انکو ستثنے فرمایا ہے الا الصالحون و قلیل ما هم نجلان بقیہ بنی امیہ
اسیطرح انکے بعد عباسیہ وغیرہ مین ظالم فاسق ہوئے سب سے بہتر انمین متوکل ہوا
لکن تہوڑا سا ناصبی تہا قبر حسین علیہ السلام کو ڈہا کر کہیت کر دیا لوگون کو زیارت سے
روکدیا جب ابن السکیت نے کہا واللہ قنبر غلام علی مرتضیٰ تجہہ سے تیرے دونون
بیٹون سے بہتر تہا اوسکی زبان پیچہے سے نکلوا لی وہ مرگیا ذکرہ ابن خلکان اگر
یہہ بات سچ ہے تو یہہ نہایت درجے کا نصب ہے مگر شاید صحیح نہو اوسنے علم حدیث کو خوب
رواج دیا تہا معتزلہ کو ذلیل کر دیا تہا مرنے کے بعد کسی نے اسکو خواب مین دیکہا کہا
کیا ہوا کہا تہوڑی سی نصرت سنت پر مجہکو بخشدیا گیا و للہ الحمد البتہ مہدی زاہد تہا
عمر بن عبد العزیز کیطرح پر لکن ایک ہی سال رہکر مارا گیا **فائدہ** لا توسع رافضہ کا
سبّ سلف صالح مین کیا صحابہ کیا شیخین خروج ہے طریقۂ عقل و نقل سے ضلال مبین
ہے الحاد و انسع فی الدین ہے تجہیل جمیع مسلمین ہے حتی کہ علی امیر المومنین کی بہی تہجین
ہے حاشا وکلا یہہ سب سلف خیرات تہے بگواہی قرآن کیا اہل بدر کیا احد کیا بیعۃ الرضوان
علی مرتضیٰ سے بسند صحیح مروی ہے کہ ابو بکر بہتر ہین مومن آل فرعون سے اوسنے اپنا
ایمان چہپایا انہون نے ظاہر کیا محمد بن حنفیہ نے پوچہا خیر ناس کون ہے کہا ابو بکر پوچہا
پہر کون کہا عمر کہا پہر تم ہوگے اے باپ کہا تیرا باپ تو ایک آدمی ہے منجملہ مسلمانون کے
دو سو حدیث سے زیادہ فضائل شیخین و عثمان مین علی و اہلبیت سے مروی ہین اللہ
رحم کرے اوسپر جو انکی قدر و منزلت کو پہچانے انکا حق جانے انکو رسول خدا صلعم
کی محبت کے لئے دوست رکہے ہالکین کے ساتہہ ہلاک نہو خائضین کے ہمراہ خوض مین

نہ پڑے **فائدہ** سورۂ شورے مین اشارۃ النص سے مدح خلفاء راشدین واہل شورے کی وارد ہے باغین کی ذم آئی ہے للذین اٰمنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون سے ابوبکر مراد ہین والذین یجتنبون کبائر الاثم الخ سے عمر مقصود ہین والذین اقاموا الصلوٰۃ وامرھم شوریٰ بینھم الخ سے اصحاب شوری مراد ہین والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون اشارہ ہے طرف علی رضی اللہ عنہ کے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا اشارہ ہے طرف انکے عفو وکرم کے فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ اشارہ ہے طرف صلح حسن کے ساتھ معاویہ کی انہ لا یحب الظالمین اشارہ ہے طرف قاتلین عمر وعثمان وعلی وحروریہ کے ولمن انتصر بعد ظلمہ الخ اشارہ ہے طرف حسین بن علی کے معلوم ہوا کہ یہہ حق پر تھے انما السبیل علی الذین یظلمون الناس الی قولہ عذاب الیم اشارہ ہے طرف یزید و بنی امیہ وغیرہم کے واللہ اعلم **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے حدیث مین آیا ہے الآیات بعد المأتین مراد دوصد سال ہین بعد ہجرت کے یا بعد ہزار ہجرت کے اول راجح ہے اسلیئے کہ اکثر آیات مثل زلازل ورِیاح ورجفات ومطر دم وحجارہ وصیحات وفتن اعتزال وقرامطہ وریح وصیاح طیر وغرق و حرق ونار وغیرہ جنکا ذکر مجملاً ہوچکا ہے یہہ سب بعد دوصد سال ہجرت کے واقع ہوئے ہین اور آخر خلافت مامون مین پہر زمانہ متوکل مین زیادہ تر ہوگئے حدیث خیارکم بعد المأتین کل خفیف الحاذ بھی اسی کی مؤید ہے ایک ضعیف روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ لا یولد بعد المأتین مولود للہ فیہ حاجۃ اس بنا پر ظہور آیات قریبہ قیامت کا مقید بابعد دوصد سال بعد الالف نہوگا اور اگر یہی مراد ہو کہ بارہ سو برس کے بعد ظہور آیات کا ہوگا تو تاخر مہدی کا اسوقت تک لازم نہین ہے اسلیئے کہ ہوسکتا ہے کہ مراد آیات سے بعض آیات ہون

جیسے دابہ طلوع شمس مغرب سے ہدم کعبہ وغیرہ ہر تقدیر پر ظہور مہدی کا اس صدی
کے سرے پر محتمل ہے باحتمال قوی ظاہر اور اگر دیر لگی تو دوسری صدی قطعاً
خالی نجاویگی یہہ ترجمہ ہے عبارت اشاعہ کا صاحب اشاعہ نے یہہ بات اس کتاب
مین ۱۲۸۶ھ مین لکھی تہی آغاز سنہ بارہ سو یا تیرہ سو ہجری کو وقت ظہور مہدی
علیہ السلام کا بتایا ہے تہیہ دونون صدی گذر گیئن مہدی نہ آئے اب چودہوین
صدی کا پہلا سال ہے اس سال کے بہی پانچ مہینے گذر گئے مہدی کا کچہ آتا پتا
نہین چلتا مصر کیطرف سودان مین جسکو مہدی کہتے ہین وہ قطعاً مہدی موعود
نہین ہے اسلیئے کہ ابتک شمائل مہدویت امارات موعودیت اوسمین پائے نہین گئے
یون تو لفظ مہدی کا ہر صالح پر بول سکتے ہین مگر گفتگو فاطمی منتظر مین ہے نہ ہر
مسمی وملقب بمہدی مین حدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین
المہدیین مین چارون خلیفونکو مہدی فرمایا ہے اسیطرح عباسیہ و قرامطہ وغیرہ
مین بہی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بہی دعوی مہدویت کا
کیا تہا جسطرح بعض صلحار سے بہی یہہ دعوی ظاہر ہوچکا ہے مہدی کے معنی ہدایت
یافتہ کے ہین سو جسمین یہہ وصف حاصل ہے اوسکو مہدی کہہ سکتے ہین وہ مہدی
جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہونگے بلکہ ہادی بہی ہونگے مہدی تو فقط اونکا
لقب ہوگا نام محمد بن عبد اللہ ہے مکہ مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہہ جو نشانیان
اونسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہوجاوین تب
وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ و اوہام پر ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اونکو نہ عقل ہے
نہ یہہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہر جی ہے ہر نیا دین لاحول ولا قوة الا باللہ

فصل بیان مین امارات اشسوطہ کے

جو ظاہر ہو چکین مگر ختم نہین ہوئین بلکہ دن بدن بڑہتی جاتی ہین یہانتک کہ کامل
ہو کر تیسری قسم سے جا ملین ان نشانیون کی حدیثین مختصر طور پر ایک ہی لپیٹ مین
لکھی جاتی ہین ۱ قیامت نہوگی جب تک کہ بڑا انجنا ور لوگون مین دنیا کے اندر لکع بن
لکع ہو یعنی غلام یا احمق یا لئیم رواہ احمد والترمذی والضیاء عن حذیفة
وابن مردویہ عن علی رضی اللہ عنہ مطلب یہہ ہے کہ لوگون مین ایسے احمق
لوگ رئیس ہونگے مصر وغیرہ مین مدت تک غلامان ترک نے حکومت کی احمق رئیسون
کا تو کچھہ شمار نہین ہے اسیطرح لئیمون کا کچھہ حساب نہین فی الحال جتنی حکومتین
اسلام کی ہین بڑی ہون یا چھوٹی ان تین قسم کے رؤسا سے خالی نہین ہین الّا
ماشاء اللہ تعالے ۲ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمین دین پر صبر کرنے
والا تھمنے والا ٹہرنے والا مانند صبر کرنے والے کے آگ کی چنگاری پر ہوگا رواہ
الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ مطلب یہہ ہے کہ نہ کوئی اوسکا مددگار ہوگا
نہ دین پر بسبب کثرت اعداء دین ٹہر سکیگا ۳ آخر زمانے مین عابد جاہل ہونگے
قاری لوگ فاسق ہونگے رواہ ابو نعیم والحاکم عن انس ۴ قیامت نہ آویگی
یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ مسجد ونمین اخرجہ احمد وابو داؤد وابن ماجة وابن
حبان عن انس یعنی ہر کوئی کہیگا کہ ہماری مسجد بہت عمدہ بنی ہے ہم نے اسکو خوب
سجایا ہے ۵ علامات قیامت سے ہے فحش کرنا فحش بکنا قطع رحم کرنا امین کا خیانت
کرنا خائن کا امین بنانا اخرجہ الطبرانی عن انس ۶ چاند کا منتفخ ہونا یعنی پہولا
پہولا نکلنا ہلال کا قبل دکھائی دینا یعنی جسگہڑی نظر آویگا ایسا معلوم ہوگا کہ گویا
دورات کا ہے اخرجہ الطبرانی عن ابن مسعود وانس ۷ کثرت بارش کی
قلت پیداوار کی کثرت قاریون کی قلت فقیہون کی کثرت امراء کی قلت امینونکی
اخرجہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عمرو الانصاری یعنی عابد بہت ہونگے

سمجھ دار کم ہونگے ۸ مرجانا صلحار کا ایک کے بعد ایک باقی رہنا نکمونکا جیسے بہوسی
بو و کہجور کی اخرجہ احمد والبخاری عن مرداس السلمی ۹ قیامت نہوگی یہانتک
کہ ہو زہد روایت تقوی تصنع رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ ۱۰
اولاد غیظ ہو بارش قیظ ہو یعنی اولاد ایسا کام کرے جس سے مان باپ کو غصہ
آوے پانی موسم گرما مین برسے کچھ نہ پیدا ہو بد لوگ کثرت سے ہون اسکو طبرانی
نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۱۱ جھوٹے کو سچا کہین سچے کو جھٹلائین اسکو بھی
طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۱۲ خائن کو موتمن سمجھین امین خیانت کرین
غیرون سے میل ہو رحم کو قطع کرین ۱۳ ہر قوم مین رہ سردار ہو جو اوس قوم مین منافق
ہے ہر بازار مین فاجر ہون ۱۴ ایماندار ہر قوم مین بچہ بزسے بھی زیادہ خوار ہو
۱۵ مسجد کی محرابین آراستہ کیجاوین دل ویران ہون ۱۶ مرد مرد پر کفایت کرین
عورت عورت پر یعنی مردون مین کثرت اغلام کی ہو عورتون مین کثرت سحاق کی ہو
۱۷ مسجدین مکتفی ہون مگر منبر یا منارے بنائے جاوین ۱۸ دنیا کی ویرانی آباد
آبادی ویران ہو یہہ سب نزدیک طبرانی کے ہے ابن مسعود سے مطلب یہہ کہ
آباد شہر ویران کئے جاوینگے دوسری جگہہ شہر آباد ہونگے جسطرح قاہرہ اجڑکر
مصر آباد ہوا کوفہ ویران ہوکر نجف بسا اسکو ابن عساکر نے بھی محمد وعطیہ سوری سے
روایت کیا ہے ۱۹ باجی ظاہر ہون شراب پی جاوے لفظ حدیث کا معازف ہے
نہایہ مین کہا ہے دفوف وغیرہ مراد ہین یا ہر لعب کو عزف کہتے ہین عزف کی جمع معازف
ہے ۲۰ شرط زہماز و غماز و لماز بہت ہون اولاد زنا بہت ہو آن دونون حدیث کو
بھی طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے شرط کے معنی اعوان سلطان ہین
سخاوی نے کہا اب اعوان ظلمہ مراد ہین اقبح جماعت والی پر یہہ لفظ بولا جاتا ہے
کبھی حکام ظالم پر بھی بولتے ہین ہماز کہتے ہین غیبت کرنیوالے کو جو لوگونکی عیب جوئی

ارکرہ موجو

کرتا ہے تیری بیری برائی مین پڑتا ہے غماز لماز وہ ہے جو منھہ پر عیب بیان کرے
۲۱ خاص لوگون پر سلام کرنا تجارت کا رواج ہونا بی بیان کو تجارت کرنے مین
مدد دیگی قلم ظاہر ہو گا یعنی خوشنویس بہت ہونگے عالم کم ہونگے جھوٹی گواہی ظاہر
ہوگی سچی گواہی چھپی رہیگی ۲۲ شراب کا نام نبیذ رکھین سود کو بیع سمجھین رشوت
و مال حرام کو ہدیہ کہین زکواۃ کو مزدوری مین دین ایسے وقت مین ایک لال آندہی
طرف سے مشرق کے آویگی بعضے مسخ ہوجاوینگے بعضے خسف یہہ اسلیے ہوگا کہ انھون
نے نافرمانی کی حد سے زیادہ بڑہ گیے اسکو دیلمی نے ابی ہریرۃ سے روایت کیا ہے
۲۳ فیئی کو دولت سمجھین اسکو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے یعنی مال
فیئی آسودہ منصب والے لوگ لین مستحقون کو ندین ۲۴ امانت کو غنیمت زکواۃ
کو تاوان جانین علم واسطے دین کے نسیکھین رواہ الترمذی عنہ یعنی مؤتمن
آدمی لوگونکی امانت و ودیعت کو داب رکھے لوٹ کا مال سمجھے زکوٰۃ دینا لوگونپر ایسا
گران ہو جیسے تاوان گران ہوتا ہے دنیا کے لیے علم طلب کرین کہ کوئی منصب مرتبہ
عہدہ ہات لگے نہ اسلیے کہ اللہ کا دین معلوم ہو ۲۵ میان بی بی کی اطاعت
کرے مان کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھائے باپ کو بھگائے مسجدونمین شور ہو
اخرجہ الترمذی عنہ یعنی مسجدون مین بیٹھکر دنیا کی باتین کرین نہ گھرون
مین ۲۶ قبیلہ کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر رذیل تر ہو مرد کی عزت ڈرسے اوسکی
شر کے کیجاوے رواہ الترمذی عنہ ۲۷ گانے والیان ظاہر ہون بلجے
بجین پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اشاعہ مین ہے وقد ظہر لعن اخر
ھذہ الامۃ اولھا فی الرافضۃ قبحھم اللہ مین کہتا ہون یہہ بات عام ہے
ہو فرقہ سلف کو برا کہے وہ اس نشانی مین داخل ہے جسطرح برا کہنا مقلدون
کا محدثین سلف کو برا کہنا جاہلون کا ائمہ مجتہدین کو ۲۸ جب زمانہ قیامت کا

چھاپے خانون کی کثرت اسکا مصداق ہے ۱۲

قریب ہوگا طیلسان بہت پہنا جاویگا تجارت بہت ہوگی مال بہت ہوگا مالدار کی تعظیم
مال کے سبب سے کرینگے شرط بہت ہوگی لڑکے امیر ہونگے عورتین کثرت سے ہونگی بادشاہ
ظالم ہونگے ناپ تول مین کمی ہوگی اسکو طبرانی و حاکم نے ابی ذر سے روایت کیا ہے
قرآن مین ہے ویل للمطففین یہہ کمی کیل وزن ذراع سبکو شامل ہے منجملہ کبائر
ہے ۲۹ شیطان آدمی کی صورت بنکر لوگون کے پاس آویگا جھوٹی باتین کریگا
جب لوگ متفرق ہو جاوینگے ایک آدمی کہیگا مین نے ایک آدمی کو سنا یون کہتا تھا
اوسکی صورت پہچانتا ہون نام نہین جانتا اسکو مسلم نے مقدمہ صحیح مین ابن مسعود سے
روایت کیا ہے ۳۰ دریا مین کچہہ شیطان قید ہین جنکو سلیمان علیہ السلام نے باندہا
ہے قریب ہے کہ وہ نکلکر لوگون پر قرآن پڑہین رواہ مسلم عن ابن عمر قیامت کے
قریب آدمی اگر کتے کا بچہ پالے تو بہتر اس سے ہے کہ بیٹے کو پالے نہ بڑے کی توقیر ہوگی
نہ چھوٹے پر رحم آویگا حرام زادے بہت ہونگے مرد عورت سے برسر راہ زنا کریگا
بکری کی کہال پہنین گے دل بھیڑیون کے سے ہونگے بہتر انمین کا اوس زمانے مین وہ
ہے جو مداہن ہے رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی ذر یعنی ظاہر مین تو نرم بات
کرینگے دلمین سخت بیرحم ہونگے ۳۱ بڑون مین فحش چھوٹون مین ملک کمینون مین علم
نیکون مین مداہنت ہوگی رواہ احمد وابن ماجۃ عن انس ۳۲ قیامت کے قریب
موت نیکون کو چنے گی جسطرح کوئی تم مین کا طبق مین سے رطب کو چنتا ہے اسکو ابن عدی
نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۳۳ لوگ بڑے بڑے گھر بناوینگے ننگے
لچے محتاج چرواہے حویلیان تعمیر کرینگے اوسوقت قیامت کا انتظار کرو رواہ البخاری
عن عمر یہہ اسلئے ہوگا کہ انکے پاس مال بہت ہوگا انکی آبرو زیادہ ہوگی گھر بنانے کے
سوا کوئی کام نکرینگے نہ عبادت کا شغل نہ علم سے غرض نہ جہاد سے واسطہ ۳۴ جب
حکم نااہل کیطرف ہو تو قیامت کی راہ دیکھو رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ آجکل جتنے

حاکم ہین غالباً نالایق ناقابل ہین حاکون مین جو اوصاف شرط ہین وہ کسی ایک
مین بہی موجود نہین پہلی شرط تو یہی ہے کہ قریش ہو مرد آزاد عالم مجتہد سخی بہادر عادل
ہو ۳۵ مسجد والے امامت کو ایک دوسرے پر ڈالین گے امام نہ ملے گا جو انکو نماز
پڑہائے اخرجہ احمد و ابو داؤد عن سلامۃ بنت الحران ۳۶ دنیا نہ جاویگی
یہانتک کہ آدمی قبر پہ گذرے اور سپر لوٹے کہے کاش مین اسکی جگہہ ہوتا یہہ کچہہ دین کے
سبب نہین ہے وہ تو بلا مین پہنسا ہوگا اخرجہ مسلم و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ
۳۷ قیامت نہ آدیگی یہان تک کہ لڑو تم اپنے امام سے مستعد ہو تلوارین لیکر تمہارے
بد تمہاری دنیا کے وارث ہون اشاعہ مین کہاہے یہہ تو بہت بار ہو چکا اور ہمیشہ
طرف سے ملوک کے ہوتا رہتا ہے یہہ ملوک اگرچہ ائمہ نہین ہین لکن اونکے نائب
تو ہین انکا قتل کرنا ایسا ہی ہے جیسے اماموں کا مارنا ۳۸ علم نزدیک چہوٹون
کے ڈہونڈا جاویگا رواہ الطبرانی عن ابی امیۃ الجھنی یعنی اکابر اولاد مہاجرین
و انصار بلکہ قریش دنیا طلبی مین مشغول ہونگے اصاغر موالی اخلاط لوگ علم سیکہہ
لینگے اون سے واقعات مین فتویٰ لیا جاویگا ۳۹ آدمی اپنے بہائی کو قتل کریگا
اخرجہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی موسیٰ ۴۰ وہ مالک ہوگا جو لائق مالک ہونے
کے نہین ہے کمینے عالی رتبہ ہونگے شریف کم رتبہ وہ بڑہین گے یہہ گہٹین گے اخرجہ
نعیم بن حماد عن کثیر بن مرۃ مرسلا ۴۱ منبرون پر خطبہ پڑہنے والے بہت ہونگے
مولوی لوگ طرف والیان ملک کے جہکین گے حرام کو اونکے لئے حلال حلال کو اونپر
حرام کردینگے اونکے جی کے موافق فتویٰ دینگے رواہ الدیلمی عن علی یہہ کام اس
امت مین ہاتہہ سے اہل راے کے بہت خوب سرانجام ہوا اہل حدیث ہمیشہ اس بلا سے
عافیت مین رہے وللہ الحمد ۴۲ عالم علم اسلئے سیکہین گے کہ روپیہ پیسا پیدا
کرین قرآن کو تجارت ٹہیراوینگے یعنی قرآن اجرت پر پڑہین گے نہ خدا کے لئے

۴۳ امت ہمیشہ نیک شریعت پر رہیگی جب تک تین کام انمین ظاہر نہون علم نجاوے خبیث
اولاد بہت نہو ستقارون ظاہر نہون کہا یہ کون لوگ ہین فرمایا آخرزمانہ مین ایسے
لوگ پیدا ہونگے کہ سلام اونکا وقت ملاقات کے تلاعن ہوگا اخرجہ احمد والطبرانی
والحاکم عن معاذ بن انس اشاعہ مین کہا ہے یہ باتین کہیتی والون نجر والون
سفلون مین بہت ہین ملنے کے وقت سلام کیجگہہ ایک دوسرے کو گالی دیتا ہے
بلکہ یہ جاہل سلام کو پہچانتے تک بہی نہین ہین ۴۴ آدمی نبطیہ یعنی کمین عورت
سے معاش کے لئے بیاہ کریگا اپنے چچا کی بیٹی کیطرف آنکہہ اوٹھا کر بہی نہ دیکھیگا
رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ اب یہی ہوتا ہے کہ مرد آسودہ عورتون سے
نکاح کرتے ہین کیسی ہی کم ذات کیون نہون عورتین آسودہ مرد کو ڈہونڈہتی
پہرتی ہین گو کمینہ کیون نہو شریف وشریفہ کو کوئی نہین پوچہتا اسلئے کہ وہ محتاج
ہین ۴۵ مال ناحق لین خونریزی کرین قرابت والے کی شکایت کو نہ سنین
سائل پڑا پہرے کوئی کچہہ بہی اوسکے ہاتہہ مین نہ دے اخرجہ ابن ابی شیبۃ
عن عبد اللہ ۴۶ کتاب اللہ پہ چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم
اوٹہہ جاوے زمانہ بوڑہا ہوجاوے عمر بشر کی گہٹ جاوے اولاد نہو پہل کم ہون
امین متہم ہون متہم امین ہون جہوٹا سچا ہو سچا جہوٹا ہو قتل بہت ہو محل بنائے جائین
بہت غرفے تیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین یعنی بسبب نافرمانی
اولاد کے بانجہہ عورتین خوش رہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین
جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع
ہون گمان پہ حکم جاری کرین پانی بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل
بڑہ جاوے اولاد سبب غیظ ہو موسم سردی مین گرمی ہو فحش کہلم کہلا ہو زمین
سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین حق بدون کو دلوا دین جو کوئی انکی تصدیق

کریگا انسے راضی ہوگا اوسکو جنت کی بوبھی نہ ملیگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والطبرانی
والبونصر السجزی وابن عساکر عن ابن موسیٰ وسندہ جید ۴۷ ایک قوم
ایسی نکلے گی جو اپنی زبان سے کہاویگی جیسے گاؤ کہاتی ہے اخرجہ احمد والخرائطی
وغیرہما عن سعد بن ابی وقاص یعنی لوگون کی مدح وتعریف کریگی اونسے براہ
نفاق محبت کا اظہار کریگی اس وسیلے سے اونکا مال لیگی کذا فی الاشاعۃ اسکے
مصداق شاعر واخبار نویس وغیرہ ہین زبان کی چالاکی تیری میری ستایش سے
معاش پیدا کرتے ہین ۴۸ لوگ رستو نمین جفتی کرینگے جسطرح بہائم کرتے ہین رواہ
الطبرانی عن ابن عمر ۴۹ دن دوپہر راہ مین عورت سے جماع کیاجاویگا کوئی
اوسپر انکار نکریگا اوس دن سب مین بہتر وہ شخص ہوگا جو یہ بات کہیگا کہ ذرا راستے
سے الگ ہوکر یہ کام کیا ہوتا یہ شخص اونمین گویا مثل ابوبکر وعمر کے تم مین ہوگا
اسکو حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ۵۰ قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دل
پہرجاوین باتون مین اختلاف ہو ایک بہائی دین مین دوسرے بہائی سے مختلف
ہو حالانکہ ایک ہی مان باپ سے ہین اخرجہ الدیلمی عن حذیفۃ ۵۱ اعلام پر
غیرت کرین جسطرح عورت پر غیرت کرتے ہین یعنی اغلام کے پیچہے آپسمین ایک دوسرے
مغلم پر رشک کرین رواہ الدیلمی ابی ھریرۃ ۵۲ قیامت نہوگی یہانتک کہ
تین چیزین کمیاب ہون ایک پیسا حلال کا دوسرے علم فائدہ مند تیسرے بہائی اللہ
کی راہ مین اسکو دیلمی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے یعنی یہ تینون چیزین ایسی کم
ہونگی کہ کہین ڈہونڈے نہ ملین گی ۵۳ صدقہ دینا بہاری ہو جہاد کے لئے اجرت
دیجاوے ویرانہ آباد آبادی ویران ہو آدمی امانت کے ساتہ یا دین کے ساتہ
عبث ولعب کرے جیسے اونٹ درخت کے ساتہ عبث کرتا ہے اسکو عبدالرزاق و
طبرانی نے عبداللہ بن زینب جندبی سے روایت کیا ہے ۵۴ ائمہ جور کرین

نجوم کی تصدیق تقدیر کی تکذیب کیجاوے اسکو بزار نے علی سے مرفوعاً بسند حسن
روایت کیا ہے ۵۵ قرآن کو مخلوق کہین حالانکہ نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ اللہ
کا کلام اوسی سے نکلا ہے اوسی کی طرف پہرتا ہے رواہ اللالکائی والاصبهانی عن علی
یہ نشانی ہوچکی معتزلہ نے کہا قرآن مخلوق ہے اہلسنت نے انکار کیا امام احمد وغیرہ
محدثین واہل علم اسی انکار پر مقتول مضروب ہوئے مخلوق ہونے سے یہ مراد ہی
کہ یہ الفاظ خدا کے نہین ہین بلکہ پیغمبر کے بنائے نکالے ہوئے ہین ہان معنی اسکے
اللہ کیطرف سے ہین نعوذ باللہ منہ ۵۶ جبکہ مثلاً بیس آدمی یا زیادہ یا کم
جمع ہون اونمین کوئی ایسا نہو جس سے اللہ کے لئے ڈرین تو سمجھو کہ قیامت آگئی
اسکو بیہقی وابن عساکر نے عبد اللہ بن بشر صحابی سے روایت کیا ہے ۵۷
آدمی مسجد مین آویگا مگر دو رکعت بہی نہ پڑہیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا عن ابن
مسعود ۵۸ آخر اس امت مین لگ بہگ قیامت کے کچھ برے کام ہونگے منجملہ
اونکے ایک صحبت کرنا مرد کا ہے اپنی بی بی یا لونڈی سے دبر مین حالانکہ خدا اور رسول
نے اس کام کو حرام کیا ہے اسکے کرنیوالے کو خدا ورسول دشمن رکہتے ہین یہہ
نشانی ہوچکی وطی فی الدبر کا مسئلہ رافضہ مین معروف وحلال ہے دوسرا کام
نکاح مرد کا ہے مرد سے یہہ بہی حرام ہے اس ناکح کو خدا اور رسول دشمن رکہتے ہین
ظاہر یہہ ہے کہ یہہ صورت اغلام کے سوا ہے ایسے شخص کو بابون کہتے ہین ۵۹

	ممنون ہے کیا تخلص بہ		مفعول ثلاثی مجرد	

تیسرا کام نکاح ہے عورت کا عورت سے یہہ بہی حرام ہے ایسی عورتین مبغوض
خدا ورسول ہین اسکو ہندی مین چپٹ بازی کہتے ہین عربی مین سحاق ومساحقت
بولتے ہین حدیث مین آیا ہے ایسون کے لئے نماز نہین ہے جب تک وہ یہہ کام
کرین یہانتک کہ خدا کیطرف توبہ نصوح بجالائین اخرجہ الدارقطنی والبیہقی

ایک وقت ...
بہی ثبوت ...

مدینے ...
یہ کلام ...
...
اجازت عام

ابن النجار عن ابی قال الصحابی **۵۹** ایک زمانہ ایسا آویگا کہ اوسمین کنیزون سے مشورہ لیا جاویگا عورتون کی سلطنت ہوگی احمقون کی امارت ہوگی اخرجہ ابن الناوی عن علی اسوقت مین یہ تینون چیزین موجود ہین **۶۰** سلام اونکو ہوگا جن سے جان پہچان ہے مسجدین رستہ بنین گی اللہ کے لئے کوئی اون مین سجدہ نکریگا لڑکا بڈھے کو قاصد بناکر مشرق مغرب کیطرف بہیجیگا سوداگر ایک افق سے دوسرے افق تک آویگا کچہ نفع نہوگا رواہ الطبرانی عن ابن مسعود یہہ کنایہ ہے بے رغبتی سے نماز مین عدم توقیر صغیر سے کبیر کے لئے عدم برکت سے تجارت مین بسبب غلبۂ کذب وغش کے تجار مین **۶۱** قیامت نہ آویگی یہانتک کہ شام کے بدکار شریر لوگ عراق کو عراق کے نیک لوگ شام مین آدین اخرجہ ابن ابی شیبۃ عن امامۃ **۶۲** ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دیندار کا دین سلامت نرہیگا مگر جو کوئی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کیطرف بہاگے جیسے لوکہڑی اپنے بچے لیکر بہاگتی ہے یہہ حال آخر زمانہ مین ہوگا جبکہ معاش بدون معصیت خدا کے میسر نہ آویگی سو جب ایسا ہو تو بے جورو رہنا حلال ہے زمانہ اخیر مین ہلاکت مرد کی ہاتہہ پر ماں باپ کے ہوگی اگر ماں باپ نہین ہین تو ہاتہہ پر بی بی و اولاد کے ہوگی ورنہ ہاتہہ پر رشتہ دارون ہمسائگون کے ہوگی اوسکو عار دینگے تنگی معاش پر تکلیف دینگے اوس کام کی جسکی طاقت اوسکو نہین ہے یہہ بیچارہ اپنی جان کو ایسی جگہو نمین ڈالیگا جہان ہلاک ہو اخرجہ ابونعیم والبیہقی والخلیل والرافعی عن ابن مسعود اسوقت مین یہہ فتنہ بخوبی موجود ہے **۶۳** لوگون پر ایک ایسا وقت آویگا کہ آدمی پاس ایک قوم کے بیٹھیگا اوسکو وہان سے اوٹہنے کو کوئی مانع نہین مگر ڈر اس بات کا ہے کہ مبادا اوسکے ساتہہ کچہ کر بیٹہین اسکو دیلمی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے **۶۴**

لگتاہے کہ میری امت کو آخر زمانے مین ایک سخت بلا پہونچے جس سے کسیکو نجات
نہو مگر اوس آدمی کو جس نے اللہ کا دین پہچانا پہر اوسپر اپنی زبان یا دل سے
جہاد کیا سو اسی کے لیے سوابق سابقہ ہین یا جسنے دین اللہ کا پہچان کر تصدیق
کی اخرجہ ابو نصر السبحزی و ابو نعیلو عن عمر رضی اللہ عنہ معلوم ہوا کہ
تصدیق دین کی یا دین پر زبان و دل سے لڑنا ایسے وقت مین اسکے کام
آویگا یہہ بشارت ہے اونکو جو مصدق کتاب و سنت ہین یا کتاب و سنت کے
پیچھے اہل بدعت و اصحاب رائے سے لڑتے ہین زبان سے لڑائی تالیف کرنا رد
کا ہے مبتدعین پر دل سے لڑائی کرنا انکار ہے دل کا بدعات و رائے پر ۶۵
ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ مسجدونمین بیٹھکر دنیا کی باتین کرینگے سو تم انکے
پاس نہ بیٹھو اللہ کو انکی کچھہ حاجت نہین ہے رواہ البیہقی عن الحسن مرسلا
۶۶ ایک ایسا ہی وقت آویگا کہ ایماندار چھپتا پھریگا جسطرح آج منافق تم مین
چھپتا ہے اسکو ابن السنی نے جابر سے روایت کیا ہے ۶۷ ایک زمانہ ایسا
آویگا کہ ہمت لوگون کی یہی پیٹ ہونگے انکی پونجی انکا متہوگا انکا قبلہ انکی عورتین
ہونگی انکا دین یہی انکا روپیہ پیسا ہوگا یہہ بدترین خلق ہین انکا کچہہ حصہ خدا کے
پاس نہین ہے اخرجہ السلمی عن علی یہہ نشانی اب اچھی طرح سے موجود ہے خدا اپنی
پناہ مین رکھے ۶۸ ایک وقت ایسا ہوگا کہ اوسمین اہل علم کو اسطرح قتل کرینگے
جیسے کتون کو مارتے ہین کاش علمار ایسے زمانے مین احمق بنجاوین اخرجہ الدیلمی
وابن عساکر عن علی حال مین اس قسم کے ایک حکایت سنی بہی گئی ہے ۶۹ علمار
پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اونکو اپنا مرنا زیادہ تر دوست ہوگا سونے سے اخرجہ
ابو نعیلو عن ابی هریرة علمار سے وہ اہل علم مراد ہین جو قرآن و حدیث پر چلتے ہین
نہ وہ علمار سوء جو طالب شہرت و جاہ و دولت ہین وہ تو اسی تاک مین رہتے ہین

کہ جتنا سونا چاندی ملے سمیٹو دین رہے یا جاوے ۰ ے یہہ رات دن نجاوینگی
یہانتک کہ قرآن کچہہ تو مون کے سینون مین پرانا پڑجاوے جسطرح کپڑے پرانے
ہوجاتے ہین جو قرآن کے سوا ہے وہ انکو بہت خوش لگیگا یعنی علم دین کے سوا جو اور
علوم وفنون عقلی ہین وہ زیادہ پسند ہونگے اوسیکو سرمایۂ فضیلت سجہین گے
قرآن وحدیث سے علحدہ رہین گے انکا سارا کام یہی لالچ ہوگا اوسمین ڈر کا ملاؤ
نہوگا خدا کے حق مین تقصیر کرنے سے خوف کا لگاؤ نہوگا انکے نفس نے بہت سی امیدین
انکو دے رکہی ہین اگر کسی نہی خدا سے تجاوز کرینگے کہین گے ہمکو امید ہے کہ اللہ
تعالے ہمسے تجاوز کریگا بکریون کی کہال پہنے گی اون دلون پہ جو مانند گرگ کے
ہین انمین افضل وہ ہوگا جو مداہن ہے نہ امر کرے نہ نہی کرے اخرجہ ابو نعیم عن
معقل بن یسار ا ے لوگون پر وہ زمانہ آتا ہے کہ اوسمین نہ اتباع عالم کا کرین گے
نہ حلیم سے شرمائین گے نہ بڑے کی توقیر نہ چہوٹے پر رحم ایک دوسرے کو دنیا کے
پیچہے قتل کریگا انکے دل جیسے عجم کے دل انکی زبان جیسے عرب کی زبان نہ کسی نیکی
سو نہ کسی بہلے کام کو پہچانین گے نہ کسی برے کام نکو امر پر انکار کرینگے نیک آدمی
انمین چہپ کر چلیگا یہہ ہین بدترین خلق خدا انکی طرف خدا دن قیامت کے نظر نہی کریگا
اخرجہ الدیلمی عن علی ۲ ے قیامت کے دن مصحف ومسجد وعترت آوینگے
قرآن کہیگا اے رب مجہکو جلا دیا پہاڑ ڈالا مسجد کہیگی مجہکو ویران کردیا بیکار چہوڑ دیا
ضائع کیا عترت کہیگی ہمکو نکالا قتل کیا ہمکا یا دونون گہٹنون کے بل جہگڑنے کو طیار
ہونگے اللہ پاک فرماویگا یہہ کام میرا ہے مین اولی تر ہون ساتہہ اسکے اخرجہ
الدیلمی عن جابر واحمد والطبرانی عن ابی امامۃ اشاعہ مین کہا ہے گویا یہہ
اشارہ ہے اوس حال کیطرف جو زمانۂ بنی امیہ مین اور بعد اونکے واقع ہوا کہ
اہل بیت قتل کیے گئے مسجد نبوی معطل ہوگئی اوسمین گہوڑے باندہے گئے یہہ نشانی

زمانۂ یزید مین ہوئی قرآن زمانۂ ولید مین پہاڑ آگیا یا مراد یہہ ہے کہ قرآن پر عمل نکرینگے انتہی اگرچہ یزید و ولید کے عہد مین یہہ کام ہوئے مگر انکے بعد سے بہی ابتک یہہ کام کہین کہین ہوتے ہین نصیر الدین طوسی رافضی لمحد نے واقعۂ تتار مین کتنے مدرسے بغداد کے جلوا دئے جنمین ہزارون قرآن تہے لاکہون کتابین حدیث کی تہین مگر پہر خود ہی سرسبز نہوا کہتے ہین یہہ غنیمت تہا اور اگر عدم عمل مراد ہے تو سیکڑون برس سے یہہ نشانی موجود ہے ہم نے تو نہین دیکہا کہ کسی فتوی مین کبہی کسی آیت و نص سے جواب دیا گیا ہو گو اوس مسئلے کی دلیل قرآن مین موجود کیون نہو جبکہ قرآن ہی پرانا ہو گیا ہے لایق عمل کے نہین رہا ہے تو پہر حدیث کس قطار شمار مین ہے یہی اساطیر و دساتیر رای و قیاس علم و عمل و فتوی و قضا کے لئے کافی سمجہہ لئے گئے ہین انا للہ ۳ ے قریب ہے کہ نملین تمکو گہر رہنے کو رواجف یعنی زلزلے اونکو برباد کر دینگے نہ جانور سواری کو کہ سفر مین لیجاوین انکو صواعق یعنی بجلیان ہلاک کردینگی اخرجہ ابونعیم عن ابی ہریرۃ ۴ ے جبکہ تمنے مسجد ونکو آراستہ کیا قرآنون کو زیور پہنایا تم پر ہلاکت آویگی اسکو حکیم ترمذی نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے یہہ دونون کام ہر مقام مین موجود ہین مسجد ونکا نقش ونگار ہانڈی وفانوس کی اونہین بہار مصحف کا مطلا مذہب ہونا کمخوابون کے جزدان مین رکہنا سبکو معلوم ہی ۵ ے قرب قیامت کے ایک یہہ بہی نشانی ہے کہ پچاس آدمی نماز پڑہین ایک کی بہی قبول نہو اخرجہ ابوالشیخ عن ابن مسعود یعنی جب نماز کی شروط وارکان ادا نہوئے تو نماز صحیح نہوئی جب صحیح نہوئی تو قبول بہی نہوگی ۶ ے قیامت کہڑی نہوگی یہانتک کہ میراث تقسیم نہو غنیمت سے خوشی نہو اسکو مسلم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۷ ے اشراط ساعت مین سے ایک تقارب اسواق ہے پوچہا یہہ کیا ہی فرمایا بعض آدمی بعض سے شکایت کرینگے کہ نفع نہین ہوتا ہے یعنی فائدہ کم ہے

زنا کی اولاد بہت ہو غیبت بہت پہیلے مالدار کی تعظیم کیجاوے مسجدونمین آوازین
بلند ہون اہل منکر غالب ہون گہر بہت بنائے جاوین اسکو ابن مردویہ نے ابی ہریرہ
سے روایت کیا ہے ۸ے ایک نشانی یہہ ہے کہ ہمسایہ بد ہو قطع رحم ہو تلوار جہاد
سے معطل ہو دین کے بدلے دنیا لیجاوے رواہ ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ
۹ے فحش تفحش بدخلقی بدہمساگی ظاہر ہو رواہ ابن ابی شیبۃ عن رجابن
حیوۃ اشاعہ مین کہا ہے یہہ کنایہ ہے ثمار وبرکات کے کم ہونے سے ۸۰ علامات
قیامت سے ہے موت جلدی کی رواہ ابن ابی شیبۃ عن مجاھد شعبی کی روایت
مین یون ہے موت ناگہان نشانی ہے قرب ساعت کی ۸۱ اس امت کے آخر
مین ایسے لوگ ہونگے جو سرخ چارجامون پہ سوار ہونگے مسجدون کے دروازونپر
آوینگے انکی عورتین کپڑے پہنے ہونگی مگر حقیقت مین ننگی ہین انکے سرون پہ موبان
ہونگے جیسے کوہان دبلے اونٹ کا تم انپر لعنت کرو کہ یہہ ملعونات ہین تمہارے پیچہے
اگر کوئی اور امت ہوتی تو وہ انکی خدمت کرتی جسطرح اگلی امتون کی عورتون نے
تمہاری خدمت کی ہے ابن عمرو نے کہا مین نے باپ سے پوچہا چارجامے کیا ہین کہا
بڑے بڑے زین ہین اخرجہ احمد والحاکم عن ابن عمرو اشاعہ مین کہا ہے اس
حدیث کی شواہد ہین ازانجملہ مسلم کے نزدیک ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ دوگروہ ہین
میری امت مین اہل نار سے مین نے اون دونون کو نہین دیکہا آدنکے ہمراہ کوڑے
ہین جیسے دُمین گاؤ کی اوس سے لوگون کو مارتے ہین عورتین ہین پہنے اوڑہے
ہوئے مگر ننگے بدن اپنی طرف جہکاوینگے آپ جہکین گے سر جیسے کوہان اونٹ کے
یہہ بہشت مین نجاوینگے نہ اوسکی ہوا پاوینگے حالانکہ ہوا اوسکی اتنی اتنی دور سے
آتی ہے پہلے گروہ کا مصداق چوبدار لوگ ہین انکے ہاتہہ مین گاؤ کی دم کی طرح
قمچے رہتے ہین دوسرے گروہ کے معنی نووی نے ریاض الصالحین مین یہہ لکہی ہین

کہ اپنے سرونکو کپڑا موباف وغیرہ لپیٹکر بڑا کرینگی اسکی تفصیل ہمنے رسالۂ اجوبۃ
الخمس عن اسئلۃ الخمس مین لکہی ہے انتہیٰ مین نے لکہنؤ مین اپنی آنکہہ سے دیکہا
ہے کہ ایک عورت نے اتنا بڑا موباف سر مین لپیٹا تہا جسکے روبرو اوسکا چہرہ چہوٹا
نظر آتا تہا وہ موباف گویا ایک دوسرا سر تہا انا للہ ۸۲ اس امت سے زمانہ
اخیر مین کچہہ لوگ ایسے نکلین گے جنکے ساتہہ تازیانے ہونگے گویا اذناب بقر ہین
صبح کرینگے خدا کے غصہ مین شام کرینگے خدا کے غضب مین اخرجہ احمد والحاکم و
صححہ عن ابی امامۃ یہہ مضمون گذر چکا مگر اشاعہ مین اسکو علحدہ گنا ہے مراد یہی
سپاہی چپراسی چوبدار ہین جو ہمراہ امرا رہتے ہین دور باش کرتے ہین طرتواطر تو
کہتے ہین ۸۳ حدیث طویل ابن عباس ہین بذیل ذکر حجۃ الوداع آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا منجملۂ اشراط ساعت کے ہے ضائع کرنا نماز کا جہکنا طرف ہوائے نفس کے
تعظیم کرنا مالدار کی بات کرنا رویبضہ کا یعنی لوگون مین ایسا آدمی بات چیت کرے
جو کلام نکرتا تہا دس حصے مین نو آدمی انکار حق کرین اسلام جاتا رہے نرہے مگر نام
اوسکا قرآن بہی جاتا رہے نرہے مگر نقش اوسکا قرآن پر سونے کا پانی پہیرین مرد
سوٹے ہون مشورہ چیلون بوبون سے لیا جاوے منبر پر لڑکے چڑہکر خطبہ پڑہین
عورتین مخاطب ہون مسجدونکی آرایش کیجاوے جسطرح گرجا گہر وغیرہ معابد کی آرایش
ہوتی ہے منبر لنبے لنبے ہون صفوف بہت ہون مگر دل باہم بغض رکہتے ہون بولیان
مختلف ہون خواہشین بہت ہون ایماندار انکے بیچ مین کنیز سے بہی زیادہ ذلیل ہو
اوسکا دل اوسی کے اندر گہلے جسطرح نمک پانی مین گہلجاتا ہے وہ خلاف شرع کام
دیکہتا ہے مگر اوسکو مٹا نہین سکتا امرا فاسق ہون وزرا فاجر ہون امین خائن
ہون نماز کو یہہ سب ضائع کرین شہوات کے پیچہے لگین تم اگر انکو پاؤ تو اپنی نماز
وقت پر پڑہو ایسے وقت مین کچہہ قیدی مشرق سے کچہہ مغرب سے آوینگے جنکے آدمی

جیسے حبشی سب لوگون کے مگر دل اونکے جیسے دل شیطانون کے نہ صغیر پر رحم کرین
نہ کبیر کی توقیر جہوٹ کا افشا ہوتا را دم دار نکلے پہر ایک ہوا چلے جسمین زرد سانپ
ہون وہ بڑے بڑے علما کو چن لیوے اسلیئے کہ اونہون نے منکر کو دیکہکر متغیر
نہ کیا رواہ ابن مردویہ بطولہ اس حدیث مین کثرت صفوف سے یہہ مراد ہے
کہ پہلی صف کو پورا نکرین دو دو تین تین چار چار آدمی کی صف آگے پیچھے ہوجاوے
۸۴ علی نے کہا عمر نے پوچہا قیامت کب آویگی فرمایا جب ائمہ جور کرین قدر کی تکذیب ہو
نجوم پر ایمان لاوین فاحشہ کو زیارت ٹہیراوین پوچہا یہہ کیا ہے فرمایا اہل فسق مین سے
دو آدمی ہون اونمین ایک طعام و شراب طیار کرے دوسرا ایک عورت کو لے آوے
کہے کہ جو تو کیا چاہتا ہے اسطرح پر باہم ملاقات کرین سو ایسے وقت مین یہہ امت
میری ہلاک ہوجاویگی رواہ ابن ابی الدنیا والبزار عنہ ۸۵ حذیفہ بن الیمان سے
روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین جب تم دیکہو
کہ لوگون نے نماز کو مارا امانت کو ضائع کیا سود کہایا جہوٹ کو حلال بنایا خونریزی
کو ہلکا سمجہا یا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا حکم ضعیف ہوا کذب
صدق ٹہیرا حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی موت ناگہان
آنے لگی خائن امین ٹہیرا امین خائن ہوا جہوٹا سچا ٹہیرا سچا جہوٹا ہوا قذف بہت ہونے
لگا بارش کم ہوئی اولاد غصہ مین لانے لگی لئیم بہت ہوئے کریم کم ہوگئے امرا فاجر
ہوئے وزرا کاذب ہوئے امنا خائن ہوگئے عرفا ظالم ہوئے قرا فاسق ہوگئی
کہ اونکا چمڑا پہننے لگے دل مردار سے زیادہ بد بودار ایلوے سے زیادہ تلخ ہونے
لگے تو اللہ انکو فتنے مین ڈہانپ لیگا اوسمین ایسے حیران ہونگے جسطرح ظالم یہودی
حیران ہوئے سونا ظاہر ہوگا چاندی طلب کرینگے خطا بار بہت ہونگے امر معروف
کم ہوگا قرآن کو محلی کرینگے مسجد و نمین نقش و نگار بنا دینگے منبر و نکو لنبا طیار کرینگے

دل ویران ہونگے شراب پیجاویگی حدود معطل ہوجاوینگی کنیز اپنے مالک کو جنے
گی ننگے پاؤن ننگے بدن والے ملوک ہونگے عورت شوہر کی تجارت مین شریک
ہوگی مرد عورتون کی شکل بناوینگے عورتین مرد کی ہم شکل بنین گی غیر اللہ کی
قسم کھاوینگے مرد بے طلب گواہی دینگے سلام جان پہچان سے ہوگا فقہ غیر اللہ
کے لئے سیکھین گے دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرینگے غنیمت کو دولت امانت
کو غنیمت زکوٰۃ کو تاوان سمجھین گے متکفل قوم ارذل قوم ہوگا باپ کی نافرمانی
کرینگے یار کے ساتھہ بھلائی کرینگے جورو کی اطاعت ہوگی فاسقون کی آواز
مسجدونمین بلند ہوگی گانیوالیون کو باجونکو اختیار کرینگے راہونین شراب
پئین گے ظلم کو فخر جانین گے حکم کو بیچین گے یعنی رشوت لینگے شرط بہت ہونگے
یعنی ظالم کے مددگار قرآن کو مزامیر ٹہراوینگے یعنی لحن موسیقی پڑھینگے درندونکی
کھال بچھاوینگے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کریگی اوسوقت تم انتظار کرو
سرخ آندہی کا خسف مسخ قذف وغیرہ نشانیون کا اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ
عنہ اس روایت مین اکثر نشانیون کو جو اوپر گذرین جمع فرمایا ہے ۸۶ قول
ظاہر ہو عمل دب جاوے زبانین موافق ہون دل مختلف ہر ذی رحم قطع رحم کرے
اوسوقت اللہ اونپر لعنت کریگا بہرا اندہا کردیگا رواہ احمد وعبد بن حمید
وابن ابی حاتم عن سلیمان موقوفا والحسن بن سفیان والطبرانی وابن
عساکر والدیلمی عنہ مرفوعا ۸۷ جب لوگ علم ظاہر کرین عمل ضائع کرین زبانسے
سے دوست ہون دل سے دشمن رحم قطع کرین تو اللہ انپر لعنت کریگا انکو بہرا
اندہا کردیگا رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم عن الحسن ۸۸ ابی مالک
وابی عامر اشعری نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا میری امت مین ایک قوم ہوگی
جو حر یعنی شرمگاہ کو ریشمی کپڑے کو شراب کو باجون کو حلال کریگی یعنی حرام چیز ونکو

علال چیز کی طرح استعمال کریگی ایک قوم پہاڑ کے نیچے اوتریگی شام کو اونکے چرنے
والے مویشی اونکے نزدیک آوینگے کوئی آدمی حاجت لیکر اونکے پاس آویگا کہین گے
جاؤ کل آنا رات ہون رات اللہ اونکو مار رکھیگا علم جاتا رہیگا کچھہ لوگ بندر سور ہجاوینگے
دن قیامت تک اخرجہ البخاری ۸۹ حدیث حذیفہ کیطرح ایک حدیث علی کرم اللہ
وجہہ سے بھی جامع اکثر امور مذکورہ مروی ہے جسکو ابو الشیخ وعویس ودیلمی نے
روایت کیا ہے بعض الفاظ اس حدیث کے یہہ ہین کہ حلال کرینگے کباب کو رشوت
کھائینگے بنائین مضبوط بناوینگے اتباع ہوا کرینگے زنا پھیلے گا طلاق سہل ہوجائیگی
علماء کم ہوجاوینگے قاری بہت ہونگے دل بگڑجاوینگے مہینے گھٹ جاوینگے عہد ٹوٹ
جاوینگے عورتین گھوڑونپر سوار ہونگی امارت میراث ٹھیریگی جاہل منبرون پر چڑھینگے
مرد تاج پہنین گے راہین تنگ ہوجاوینگی قرآن کو تجارت ٹھیراوینگے مال مین اللہ
کا حق ضائع کرینگے مال بدون کے پاس ہوگا جو اکھیلین گے طبلے باجے مزامیر
بجاوینگے محتاجونکو زکوۃ نہ دینگے بیگناہ کو قتل کرینگے غلامونکو کمینون کو عطا دینگے
بیوقوف متولی امور ہونگے فقط اشاعہ مین ہی ہے کلھا موجودۃ وھی فی
التزاید یوماً فیوماً وفدکادن ان تبلغ الغایۃ اوقد بلغت یہہ بات تو سنہ
ایکہزار چہتر مین کہی تھی اب سنہ ۱۳۰۱ مین رہی سہی نشانیان بھی ظاہر ہوگئین فائدہ
اس وقت مین کیا کرنا چاہیئے حدیث معقل بن یسار مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
عبادت کرنا زمانہ قتل مین مثل ہجرت کے ہے طرف میری رواہ مسلم والترمذی و
ابن ماجہ مقداد سے مرفوعاً مروی ہے سعید وہ ہے جو بچا فتنون سے اور
جو پھنس گیا پھر اوس نے صبر کیا تو اوسپر افسوس ہے اخرجہ ابوداؤد ابی سعید
کی روایت مین ہے مرفوعاً قریب ہے کہ ہووے اچھا مال مسلمان کا بکری لئے پھرے
اونکو پہاڑ کی گھاٹیون مین پانی کی جگہون مین اپنا دین لیکر فتنون سے بھاگے

اخرجه البخاری ومالک ابوداؤد والنسائی زبیر بن عدی نے انس سے حجاج
کا شکوہ کیا کہا صبر کرو نہین آتا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے
بہی بدتر ہے یہانتک کہ ملو تم اپنے رب سے اسکو مین نے تمہارے نبی صلعم سے سنا ہے
رواہ البخاری والترمذی ثوبان نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے مجھکو ڈر ہے
اپنی امت پر انہین ائمہ مضلین کا جب اس امت مین تلوار چلیگی تو پہر قیامت تک
بند نہوگی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ عتبہ بن مروان سے روایت ہے تمہارے
پیچہے دن صبر کے آتے ہین صبر کرنیوالا اونمین مثل تمہارے ہوگا اوسکو اجر پچاس
آدمی کا تم مین سے ملیگا رواہ الطبرانی آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا
تو کیا کریگا جب ایسے آدمیون مین رہجاویگا جو بہوسے کیطرح ہین اونکے عہود وامانت
مختلط مختلف ہونگے اپنی اونگلیون کو مشبک کرکے کہا یون ہوجاوینگے انہون نے
کہا مجھکو کیا حکم فرماتے ہو فرمایا اپنے گہر مین بیٹہہ رہ اپنی زبان کو روک پہچان کے
بات کر منکر بات کو چہوڑ خاص اپنی جان کا کام لازم پکڑ عام لوگون کا کام چہوڑ
رواہ ابوداؤد والنسائی یہہ حدیث مثل اس آیت کے ہے علیکم انفسکم
لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم ابی موسی سے بہی اسیطرح روایت ہے اوسکے
آخر مین یہہ لفظ ہے ہوجاؤ تم ٹاٹ اپنے گہرونکا رواہ ابوداؤد والترمذی
وابن ماجۃ عمر نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ پہنچے میری امت کو ایک سخت
بلا جس سے کسیکو نجات نہو مگر اوس مرد کو جس نے پہچانا دین اللہ کا پس جہاد کیا
اپنے زبان و دل سے یہہ وہ ہے جسکے لئے سوابق ہین یا جس نے دین پہچان کر
تصدیق کی اسکو ابو نصر سجزی وابو نعیم نے روایت کیا ہے ابی موسی نے مرفوعاً
یون روایت کیا ہے کہ قیامت کے سامنے فتنے ہین جیسے ٹکڑے اندہیری رات
کے صبح کریگا انمین مرد ایمان کے ساتھہ شام کریگا اور وہ کافر ہوگا کوئی شام کریگا

اور وہ سونے سے بہتر ہے پہر صبحکو کا فرا ٹھیکا بیٹھا اسمین بہتر ہے کھڑے سے چلتا بہتر ہے
دوڑتے سے تم اپنی کمانین توڑ ڈالو اپنی تانت کاٹ ڈالو اپنی تلوارونکو پتہر سے
مارو اسپر بہی اگر کسی ایک پر تم مین سے فتنہ گہس آوے تو وہ مثل بہتر بیٹے آدم
کے ہوجاوے اخرجہ ابوداؤد والترمذی یعنی جسطرح ہابیل ہاتہ سے قابیل
کے مارے گئے مار کہائی صبر کیا اسیطرح یہہ بہی مقتول بنے قاتل نبنے قرآن شریف
مین ہے لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی لاقتلك انی اخاف
اللہ رب العالمین حذیفہ نے کہا اے رسول خدا کیا اس خیر کے بعد شر آوے گا
فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے جہنم کے دروازون پہ جسنے اونکا کہا مانا اوسکو اونہون
نے جہنم مین پہینک دیا کہا اونکا حال فرمائیے فرمایا ہمارے ہی گوشت پوست سے
ہونگے ہماری ہی زبان مین کلام کرین گے کہا پہر مجہکو کیا حکم دیتے ہو اگر مجہے وہ وقت
پالیوے فرمایا جماعت مسلمین اور اونکے امام کو پکڑ مین نے کہا اگر جماعت نہو امام
نہو تو پہر کیا کرون فرمایا ان سب فرقون سے کنارہ کش ہو اگرچہ کسی درخت کی
جڑ کو تو کاٹے یہانتک کہ تجہے موت آوے تو اسی حال پر ہو اخرجہ مسلم اسوقت
مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانا ہے سلطنت اسلام
ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسی لئے یہہ سب سلاطین
اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ
کا قریشی ہونا شرط واجب ہے علاوہ اسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے
اور دوسری جگہہ اوسکا امر ونہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والون پر
اوسکی اطاعت بہی واجب نہین ہے ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر کے والی کی اطاعت
واجب ہے جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بند وبست نہوسکے تو دنیا طوائف الملوک
ہوجاوے تو اوسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا

واجب ٹھہرتی ہے اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو ہان اگر صریح کفر کرے نماز نہ پڑہے تو اوسپر
خروج جائز ہے دوسری روایت مین آیا ہے میرے بعد امام ہونگے جو میری راہ پر
نہ چلین گے نہ میری سنت پر عمل کرینگے اونمین ایسے لوگ کھڑے ہونگے جنکے دل شیطانون
کے دل ہین انسانون کے بدن مین ہ

اینکہ می بینی خلاف آدم اند ۔ نیستند آدم غلاف آدم اند

حذیفہ نے پوچہا پہر مین کیا کرون فرمایا اگر تو ایسا زمانہ پاوے تو امیر کی بات سن
اوسکی اطاعت کر گو وہ تیری پشت کو مارے تیرا مال چہین لے رواہ مسلم مین کہتا ہون
حذیفہ نے تو ایسا وقت نہین پایا مگر ہم غریبون کے سر پر ایسا ہی وقت آگیا ہے اللہ
تعالےٰ استقامت نصیب کرے ہمکو اسوقت مین صبر درکار ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
اے ابا ذر کہو تم کیا کروگے جبکہ نکمے لوگون مین ہوگے جیسے بہوسی اور اپنی اونگلیون
مین تشبیک کی کہا کیا حکم دیتے ہو فرمایا صبر کر یہہ لفظ تین بار کہا پہر فرمایا لوگون سے موافق
اونکے اخلاق کے رہ اعمال مین اونکے خلاف رہ رواہ الحاکم والبیہقی فی الزہد
ابی الدرداء سے مرفوعاً روایت ہے تم فتنے کے پاس نجاؤ جبکہ وہ گرم ہو تم اوسمین
نہ پہسو جبکہ وہ سامنے آوے فتنے والے جب تمہاری طرف منہہ کرین تو اونکو مارو
خالد بن عرفطہ نے کہا رسول خدا نے مجہہ سے فرمایا ہے نزدیک ہے کہ میرے بعد احداث
ہونگے یعنی بدعات اور فتنے اور فرقت اور اختلاف سو جب یہہ امور ہون اور تجہہ سے
یہہ ہوسکے کہ تو نزدیک خدا کے مقتول ہو نہ قاتل تو یہہ کام کر رواہ احمد وابن ابی
شیبۃ ونعیم بن حماد والطبرانی والبغوی والباوردی وابن قانع وابو
نعیم والحاکم یعنی فتنے کے وقت مین مقتول بنے کسی کا قاتل نہ بنے اسلیے کہ ظالم
ہونے سے مظلوم رہنا اچہا ہے ابی امامہ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے آخر زمانے
مین شُرَط ہونگے صبح کرینگے خدا کے غضب مین شام کرینگے خدا کے غصے مین تو نبچ اس

بات ہے کہ تو اونکے بطائن یعنی ہمرازون مین ہو مراد شرط سے یہی چوبدار چپراسی سپاہی
نوکر چاکر اہلکار مددگار ظلمہ ہین ابن مسعود ہر جمعرات کی صبح کو اپنے یارون سے کہتے
تھے لوگون پر ایسا زمانہ جلد آنیوالا ہے جسمین نماز مرجاویگی اونچے پورے گھر بنائے
جاوینگے حلف بہت ہوگا ایک دوسرے پر لعنت کرینگے رشوت پھیلے گی زنا ہوگا آخرت
عوض دنیا کے بکے گی جب تم یہہ حال دیکھو تو پھر نجات مانگو کہا نجات کسطرح ہوگی کہا
گھر کے ایک ٹاٹ بنجاؤ زبان اور ہاتھہ کو روکو اخرجہ ابن ابی الدنیا ابن مسعود کہتے ہین
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کوئی نبی نہین جسکو خدا نے اوسکی امت مین مجھہ سے پہلے
بھیجا ہو لیکن اوسکے لیئے اوسکی امت مین سے کچھہ حواری یعنی خالص دوست یار
جانی تھے جو اوسکی سنت کو پکڑے رہتے اوسکی اقتدا کرتے پھر اونکے بعد پچھلے آئے
یہہ جو کچھہ کہتے ہین سو نہین کرتے وہ کام کرتے ہین جنکا حکم انکو نہین ہے جو کوئی
انسے جہاد کرے اپنے ہاتھہ سے وہ مومن ہے جو لڑے اپنے دل سے وہ مومن ہے
جو مجاہدہ کرے اپنی زبان سے وہ مومن ہے اسکے بعد پھر ایمان مین سے رائی کے
دانے کی برابر بھی کچھہ نہین رہا رواہ مسلم ہاتھہ سے جہاد کرنا کام ائمہ کا ہے زبان سے لڑنا
کام علمائکا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے سو اب ائمہ تو رہے نہین
رہے عالم اونمین جو اتباع قرآن اقتدار حدیث کے لیئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ
وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے
شیطان ہین عوام متبعین کے لیئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون لاٹھی پونگے
کی کچھہ ضرورت نہین ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے جسنے حلال کھایا سنت
پر عمل کیا لوگ اوسکی شر سے بچے رہے وہ بہشت مین جاویگا ایک آدمی نے کہا اے
رسول خدا ایسے لوگ تو آجکل بہت ہین فرمایا جو قرن اسکے بعد آوینگے اونمین بھی
ایسے لوگ ہونگے رواہ الترمذی اس حدیث مین بشارت ہے جنت کے عاملین بالحدیث

کے لئے جبکہ حلال رزق کہاوین لوگون کو نہ ستاوین آنحضرت صلعم نے انس سے فرمایا اے بیٹے اگر تجہہ سے ہو سکے کہ تو صبح و شام کرے تیرے دلمین کسی کا کینہ نہو تو تو یہہ کام کر پہر فرمایا یہہ میری سنت ہے یعنی صاف دل رہنا جسنے میری سنت زندہ کی اوس نے مجہکو دوست رکہا جسنے مجہکو چاہا وہ بہشت مین میرے ساتہہ ہوگا رواہ الترمذی ابن عباس نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے جس نے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سئو شہید کا ثواب ہے رواہ البیہقی ابی ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً متمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا اس زمانے مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی شہادت ملے تو غنیمت بار وہ ہے افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمیٰ سے بہی محروم ہین جسمین نہ ہر ا لگے نہ پھٹکری فقط ایک سنت پر عمل کرنے سے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے ہین کہ یہہ دولت کسی کو حاصل ہو ~~ ع ~~

سیہ بختان قسمت را چہ سود از رہبر کامل	کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے ہین تم لوگ ایسے زمانے مین ہو کہ جو کوئی تم مین سے دسوان حصہ اوس چیز کا چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہے تو وہ ہلاک ہو جاے پہر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی اونمین سے دسوین حصے پر اوس چیز کے عمل کریگا جسکا اوسکو حکم ہے تو وہ نجات پاویگا رواہ الترمذی دیکہو تو خدا و رسول نے کتنی آسانی کر دی ہم قسم کہا کر کہتے ہین کہ یہہ وہی زمانہ ہے جسکی خبر ہمکو اس حدیث مین دی ہے نو حصے وزن ہم سے اوتار دیا ہے ایکہی حصہ کام کار کہا ہے اسپر بہی اگر کسیکو توفیق عمل بہ سنت پیروی حدیث اتباع قرآن نہو تو سمجہہ لو کہ وہ بالکل تباہ

و برباد ہوا اوسکی نجات کی کوئی صورت بہی نہین ہے ؀

فصل بیانمین اون اشراط عظام او امارات اقربیہ کے جنکے پیچہے ہی قیامت قائم ہوگی

یہہ نشانیان بہی بہت ہین ایک انہین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین آنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکہا ہے قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اہل بیتہ انتہی اسیطرح قاضی محمد بن علی شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسیٰ علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکہا ہے جمہور بہی اسی طرف گئے ہین فقط ایک ابن خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے انکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیاء کی مکشوفات پر بہی انکے حق مین جرح کی ہے سو جواب کلام وتضعیف مذکور کا رسالہ اذاعہ مین بتفصیل قلمبند ہوچکا ہے اشاعہ مین ہے ستاتی الاشارۃ الیہا اجمالا ولو تعرضنا لتفصیلہا لطال الکتاب وخرج عن موضوعہ ولکن نقتصر علی حاصل الجمع بین الروایات من غیر تعرض لمخرجہا ومخرجیہا انتہی پہر چند مقام اس کلام کے لئے لکہے ہین مین کہتا ہون کہ احادیث مہدی اگرچہ صحیحین[له] مین نہین ہین مگر ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ حاکم طبرانی ابی یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین بعد بخاری ومسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پہر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین سو یہہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتی ہین آنکے لئے شواہد ومتابعات بہی علحدہ ہین ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف ہین کافۂ اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آخر زمانے مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا جو

[له] [illegible]

دین کی تائید کریگا عدل ظاہر فرماویگا مسلمان اوسکے تابع ہوجاوینگے اوسکو ممالک
اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہین گے عیسیٰ اوسی کے سامنے اوترینگے
دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسی کے زمانے مین ہوگا شوکانی رحمہ نے فرمایا ہے مہدی
کے مقدمے مین پچاس حدیثین ہمکو ملین جنمین صحیح حسن ضعیف منجبر سب طرحکی
ہین یہہ حدیثین بے شک وشبہہ متواترہ ہین بلکہ صدق وصف تواتر کا اون حدیثون
جو ان حدیثون سے کم درجہ ہین جملہ اصطلاحات اصول مین آتا ہے رہے آثار
صحابہ جنمین تصریح مہدی کی آئی ہے سو وہ بھی بہت ہین اونکو بھی حکم رفع کا ہے
اسلیے کہ اجتہاد کو ایسے امور مین کچھ دخل نہین ہے انتہیٰ سید محمد بن اسمعیل امیر نے
احادیث مہدی کو جمع کر کے کہا ہے کہ یہہ آل محمد صلعم سے ہونگے آخر زمانے مین نکلین
گے مگر تعیین زمانے کی نہین آئی ہے ہان دجال کے خروج سے پہلے ظاہر ہونگے
انتہیٰ **پہلا مقام** اکثر روایتون مین انکا نام محمد آیا ہے بعض مین احمد بتایا
ہے محمد واحمد ایک ہی بات ہے انکے باپ کا نام عبداللہ ہوگا حدیث ابن مسعود مین ہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا لا تذھب الدنیا ولا تنقضی حتی یملك رجل من
اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی اخرجہ احمد وابوداؤد والترمذی دوسری
روایت یون ہے یلی رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی لو لم یبق من الدنیا
الا یوم لطول اللہ ذلك الیوم حتی یلی روایت ابوداؤد مین یون آیا ہے
حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من امتی او من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم
ابیہ اسم ابی یعنی دنیا ختم نہوگی یہانتک کہ ایک مرد میرے گھر والون سے مالک
ہو اوسکا نام موافق میرے نام کے ہوگا دنیا سے اگر کچھ بھی باقی نرہے مگر ایک
دن تو خدا اوس دن کو اتنا لنبا کر دیگا کہ یہہ شخص اوسکا مالک ہوجاوے
باپ کا نام وہی میرے باپ کا نام ہوگا ابوداؤد نے اس روایت پر سکوت کیا

جسپر وہ سکوت کرتے ہین وہ حدیث لایق حجت ہوتی ہے ترمذی نے اسکو حسن صحیح کہا ہے شیعہ نے ان حدیثون کو تحریف کرکے یہہ کہا ہے کہ نام مہدی کا محمد بن حسن عسکری ہے آسکار د اشاعہ مین لکہا ہے عبد الوہاب شعرانی نے کتاب یواقیت وجواہر مین اس قول کو طرف صاحب فتوحات کے بہی منسوب کیا ہے مگر فتوحات مین موجود نہین غالبا کسی شیعہ نے کسی نسخہ یواقیت مین ٹہونس دیا ہوگا اسلئے کہ یہہ کتاب حیات شعرانی مین صاف نہین ہوئی تہی اسیطرح انکے طبقات کبری مین یہہ مضمون بڑہا دیا ہے کہ عقب فقط امام حسین سے ہے نہ انکے بہائی حسن سے بنی طبا طبا اولاد حسن ملک مصر سے نکالی گئی پہر شعرانی کسطرح اس بات کا مصری ہوکر انکار کرسکتے ہین معلوم ہوا کہ کسی رافضی کا شعبدہ ہے انتہی **دوسرا مقام** مہدی کا لقب جابر ہے کنیت ابو عبد اللہ قاضی عیاض نے کہا کنیت ابو القاسم ہی مگر سند اسکی ذکر نہین کی **تیسرا مقام** نسب انکا یہہ ہے کہ اہل بیت نبوت سے ہونگے روایات کثیرہ صحیحہ مشہورہ مین یہہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین بعض مین آیا ہے اولاد عباس ہین مین کہتا ہون عباسیہ مین ایک خلیفہ مہدی نام گذر چکے لکن اونمین علامات مہدی موعود موجود نہ تہی اونکے زمانے مین سیاہ نشان بہی طرف سے خراسان کے آئے تہے جسطرح مہدی کیلئے آوینگے ان سے پہلے منصور خلیفہ بہی ہوا جسطرح مہدی موعود سے پہلے ایک منصور نام ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ یہی ٹہیک ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہین نہ عباسی بعض روایات مین اولاد حسن آیا ہے بعض مین اولاد حسین ہوسکتا ہے کہ دونون سے نسب ملتا ہو طرف سے امہات کے اسیطرح کوئی رشتہ عباس سے بہی پہونچتا ہو حدیث ام سلمہ مین ہے المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والحاکم اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے **چوتہا مقام** مولد انکا مدینہ ہے رواہ نعیم

ف شعرانی خود اپنی بعض تصانیف مین لکہتے ہین کہ میری کتابون مین لوگون نے تحریف وتبدیل کردی ہے ۱۲ منہ

بن حماد عن علی رضی اللہ عنہ قرطبی نے تذکرہ مین ذکر کیاہے کہ مولد انکا بلاد مغرب مین ہوگا وہان سے یہان آوینگے دریا اوتر کر انیتہےٰ **پانچوان مقام** بیعت ان سے کیمین شب عاشورا درمیان رکن ومقام کے ہوگی **چھٹا مقام** مہاجر انکا بیت المقدس ہوگا بعد انکی ہجرت کے مدینہ ویران ہوجاویگا وحوش آرہین گے حدیث مین آیاہے آبادی بیت المقدس کی ویرانی ہے مدینے کی **ساتوان مقام** حلیہ انکا یہہ ہے گندم رنگ گوشت کم میانہ قد کشادہ پیشانی اونچی ناک پتلا بانسا کمان ابرو دونون بہون مین فرق بڑے انگہہ سیاہ چشم سرگین ویدہ چمکدار دانت جدا جدا داہنے گال مین کالا تل موںہہ ایسا روشن جیسے چمکتا تارہ گہنی ڈاڑہی ہتیلی مین علامت نبی صلعم کی کشادہ ران رنگ عربی بدن اسرائیلی زبان مین بوجہہ یعنی لکنت جب بات کرنے مین دیر ہوگی تو بائین ران پر سیدہا ہاتہہ مارینگے **آٹھوان مقام** عمر انکی چالیس برس کی ہوگی ایک روایت مین ہے تیس چالیس کے بیچ مین ہوگی خشوع کرینگے اللہ کے لئے جسطرح پرندہ اپنے بازو دہکاتاہے ایک سفید عبا قطرانی پہنے ہوئے جسکی نہال رہوٹی ہوگی خلق مین جیسے نبی صلعم خلق مین الگ یعنی سیرت مین مثل پیغمبر صلعم کی صورت مین علحدہ **نوان مقام** برتاؤ انکا یہہ ہوگا کہ عمل کرینگے سنت رسول خدا صلعم پر نہ کسی سوتے کو جگاوینگے نہ کسی کا خون بہاوینگے سنت یعنی عمل بالحدیث پر مقاتلہ کرینگے کسی سنت کو بے قائم کئے نچھوڑینگے نہ کسی بدعت کو مگر اوسکو اوٹہا دینگے آخر زمانہ مین دین کے ساتہہ اوسیطرح پر قایم ہونگے جسطرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول زمانہ مین قائم ہوئے تہے ساری دنیا کے مالک ہوجاوینگے جسطرح ذوالقرنین وسلیمان علیہ السلام مالک ہوئے تہے صلیب کو توڑینگے سور کو قتل کرینگے مسلمانون کیطرف اونکی الفت ونعمت پہیر دینگے زمین کو عدل واحسان

سے بھر دینگے جسطرح ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی مال لپ بھر بھر کر دینگے مال کی گنتی
نکرینگے بلکہ سبکو تقسیم مال کی اچھی طرح برابر برابر کرینگے رہنے والے آسمان
وزمین کے پرندی ہوا کے وحشی جنگل کے مچھلیان دریا کی ان سے خوش ہونگے
اس امت کے دلون کو تونگری سے بھر دینگے یہانتک کہ ایک منادی کو حکم دینگے
کہ پکار دے جسکو حاجت مال کی ہو وہ آوے لیوے کوئی نہ آویگا مگر ایک آدمی
اوسکو کہین گے جا پاس خزانچی کے کہہ مہدی نے تجھکو حکم دیا ہے کہ تو مجھکو مال
دے وہ کہیگا دل بھر کر لیلے جب اپنی جھولی بھر لیگا پشیمان ہو کر کہیگا بڑا حریص
امت محمد صلعم کا مین ہی ہون جو اون سے بنا وہ مجھ سے نہ بنا مال کو پھیرنے
لگے گا کوئی نہ لیگا بلکہ اوس سے یہہ کہا جاویگا ہم کوئی چیز دیکر نہین لیتے انکے
زمانے مین ساری امت کیا اچھی کیا بُری ایسا چین پاویگی جو کبھی نہ سنا نہ دیکھا
آسمان سے پانی لگاتار برسے گا ایک قطرہ بھی باقی نہ رکھیگا زمین سب پیداوار
دیگی کچھہ بھی ذخیرہ باقی نہ رکھے گی انکے ہاتھہ پر لڑائیان ہونگی یہہ خزانے نکالینگے
شہر کے شہر فتح کرینگے مشرق سے مغرب تک لے لینگے ہندوستان کے بادشاہونکو
گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوینگے اونکے خزائن بیت المقدس کا زیور
ہوگا مین کہتا ہون ہند مین ابتو کوئی بادشاہ بھی نہین ہے یہی چند رئیس ہنود
یا مسلمان ہین سو کچھہ حاکم مستقل نہین بلکہ برائے نام ہین بڑے بادشاہ اس
ولایت کے یورپین ہین غالبا اوسوقت تک بھی یہی حاکم یہانکے رہین گے انہین
کو اونکے روبرو لیجاوینگے یا اوسوقت تک کسی اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم
ہوجاوے اللہ ہی کو خبر ہے بہر حال لوگ مہدی کیطرف اسطرح آوینگے جسطرح
شہد کی مکھیان اپنے یعسوب یعنی سردار کیطرف آتی ہین سب لوگ اگلی چال پر
ہوجاینگے اللہ تعالےٰ تین ہزار فرشتون سے اونکی مدد کریگا وہ انکے مخالفون

کے سونہہ کو پیٹھون کو مارینگے مقدمۂ لشکر پر جبریل ہونگے ساقۂ لشکر پر میکائیل بکری بھیڑیا
ایک جگہہ چریگا لڑکے نیچے سانپون سے بچھوؤن سے کھیلین گے کوئی شے اِن کو
نقصان نہ پہونچائیگی سیر بہر تخم سے سات سو سیر تک غلہ پیدا ہوگا سود خواری یا کاری
زناکاری شراب خواری دور ہوجاویگی عمرین بڑی ہونگی امانتین ادا کیجاوین گی
بدکار لوگ مٹ جاوینگے اہلبیت کا کوئی دشمن باقی نرہیگا ساری خلق انکو محبوب
رکھیگی انکے سبب سے اللہ تعالےٰ آندہی فتنے کو دور کریگا زمین کو امن حاصل
ہوگا یہانتک کہ ایک عورت پانچ عورتین لیکر حج کو جاویگی کوئی مرد اوسکے ساتھہ نہوگا
وہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈریگی آثار انبیا رمین لکھا ہے کہ مہدی کے حکم مین نہ کوئی
ظلم ہوگا نہ کوئی عیب ابن حجر مکی نے مختصر فی علامات المہدی المنتظر مین لکھا ہے کہ
قتل کرنا عیسےٰ علیہ السلام کا خنزیر کو توڑنا صلیب کو کچھہ منافی اسکے نہین ہو اسلیئے
کہ ہوسکتا ہے کہ یہہ دونون صاحب ملکر اس کام کو کرین صاحب اشاعہ نے کہا
محتمل ہے کہ زمانہ ایک ہی ہو اسلیئے نسبت ان کامون کی دونون کیطرف ہوسکتی ہے

فصل بیان مین اون نشانیون کے جنسے مہدی علیہ السلام پہچانے جاوین گے

یہہ علامتین بھی جو دلیل ہین اونکے قرب ظہور پر بہت ہین ۱ اونکے ساتھہ کرتا تلوار
نشان رسول خدا صلعم کا ہوگا یہہ نشان ایک کملی جہالردار سیاہ رنگ نقش دار
کا ہوگا جب سے رسول خدا صلعم کا انتقال ہوا ہے تب سے اب تک یہہ نشان کبھی
نکالا نہین گیا اور نہ نکالا جاویگا یہانتک کہ مہدی نکلین اس نشان پر یہہ لکھا ہوگا
البیعۃ للہ ۲ انکے سر پر ایک بادل سایہ کریگا اوسمین سے ایک پکارنیوالا پکاریگا
ھذا المھدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ ایک ہاتھہ بھی اوسمین سے نکلیگا وہ مہدی کی
طرف اشارہ کریگا کہ ان سے بیعت کرو ۳ یہہ ایک سوکھی شاخ خشک زمین مین

لگا دینگے وہ ہری ہوجاویگی اوسمین برگ و بار آویگا ہم انسے نشانی مانگین گے
یہہ ہاتھہ سے اشارہ کرینگے چڑیا ہو اسے اوترکر انکے ہاتھہ پر آپڑیگی ۵ ایک لشکر جو
انکے قصد مین نکلے گا وہ مکہ مدینے کیبیچ بیدا رمین خسف ہوجاویگا یعنی سارے لشکری
اندر زمین کے دہس جاوینگے ۶ آسمان سے ایک پکارنے والا پکاریگا ایھا الناس
ان اللہ قد قطع عنکم الجبارین والمنافقین واشیاعھم وولاکم خیر امۃ محمد
صلعم فالحقوہ بمکۃ فانہ المھدی واسمہ احمد بن عبداللہ یعنی اللہ نے
تم سے ظالمون منافقون کو اور اونکے گروہون کو دور کیا بہترین امت محمد
صلعم کو تمہارا والی بنایا تم مکے جاکر اوس سے ملو کہ وہ مہدی ہے اوسکا نام احمد بن
عبداللہ ہے ۷ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے ستونون کی برابر سونا باہر نکالیگی
۸ دل لوگونکے تونگر ہوجاوینگے زمین کی برکتین بڑہ جاوینگی ۹ جو خزانہ کعبے کے
نیچے مدفون ہے اوسکو نکالکر خدا کی راہ مین بانٹ دینگے اسکو ابونعیم نے علی سے
روایت کیا ہے ۱۰ یہہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ یا بحیرۂ طبریہ سے باہر نکالین گے
وہ بیت المقدس مین انکے سامنے لاکر رکہا جاویگا یہود اوسکو دیکہکر ایمان لاوینگے
مگر تہوڑے اونمین سے بے ایمان رہینگے ۱۱ دریا انکے لئے اوسیطرح پہٹ جاویگا
جسطرح بنی اسرائیل کے لئے پہٹ گیا تہا ۱۲ خراسان کیطرف سے کالی نشانی آویگی
نشان والے اپنی بیعت ظاہر کرینگے ۱۳ یہہ اور عیسیٰ علیہ السلام یکجا مجتمع ہونگے
حضرت مسیح انکے پیچہے نماز پڑہین گے یہہ ذکر ہوچکا کہ انکی ہتیلی مین علامت نبوی
زبان مین نقل ہو گا

فصل بیان مین اون علامتون کے جو قرب ظہور کی دلیل ہین

۱ دریائے فرات کہلجاویگا اوسمین سے ایک پہاڑ سونے کا ظاہر ہوگا ۲ پہلی رات رمضان

کی چاند گہن پندرہوین رات سورج گہن ہوگا اسطرح کا گہن جب سے خدا نے
آسمان زمین کو بنایا ہے کبھی آجتک نہین ہوا ۳ ایک رمضان مین دو بار چاند
گہن ہوگا یہہ کچہہ مخالف اول کے نہین ہے ۴ قرن ذی السنین نکلیگا ۵
ایک تارا نکلے گا جسکی دم چمکتی ہوگی ۶ مشرق کیطرف سے ایک بڑی آگ ظاہر
ہوگی تین رات یا سات رات رہیگی جاوہ کی آگ بہی گویا اسی کا نمونہ ہے جو اس
۱۳۰۳ مین ظاہر ہوئی ۷ آسمان مین اندہیرا ظاہر ہوگا ۸ آسمان پر سرخی ہوگی
آسمان کے کنارون مین پہیل جاویگی یہہ سرخی شفق کیسی نہوگی فی الحال جو سرخی
صبح شام چہہ ماہ سے ابتک ہوتی ہے افق مین منتشر ہے کیا تعجب ہے کہ یہی نشانی
ہو واللہ اعلم ۹ ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والونکو پہونچیگی ہر زبان والا
اپنی اپنی زبان مین اوسکو سنیگا ۱۰ شام مین ایک گاؤن حرستا نام زمین مین دہس
جاویگا ۱۱ آسمان سے ایک منادی بنام مہدی ندا کریگا مشرق مغرب والے
اوسکو سنین گے کوئی سوتا رہیگا مگر جاگ اوٹہیگا کوئی کہڑا نہوگا مگر بیٹہہ جاویگا
کوئی بیٹہا نہوگا مگر دونون پاؤن پر کہڑا ہو جاویگا یہہ ندا اوس ندا کے سوا ہے
جو بعد ظہور مہدی کے ہوگی ۱۲ شوال مین عصابہ ذیقعدہ مین معمعہ ذی الحجہ مین
محاربہ ہوگا حاجی لوٹے مارے جاوینگے خون جمرۂ عقبہ پر سے بہ نکلے گا عصابہ سے
مراد یہہ ہے کہ ابر ظاہر ہوگا معمعہ کہتے ہین آگ لگنے کی آواز کو لوکے دنکو جو
نہایت گرم ہو مراد اس سے فتنے ہین اشاعہ مین کہا ہے تارے و مدار سرخی و سیاہی
تو ہو چکی انتہے مین کہتا ہون اگرچہ ہو چکی مگر اب پہر ہوتی ہے گویا یہی کثرت دلیل
ہے قرب ظہور پر ۱۳ اختلاف ہوگا زلزلے آوینگے ۱۴ آسمان سے ندا ہوگی
الا ان الحق فی ال محمد زمین سے ندا ہوگی الا ان الحق فی ال عیسیٰ او ال عباس
پہلی ندا فرشتے کی ہوگی یہہ دوسری ندا شیطان کی ہے ۱۵ اور فتنے ہین جو

ظہور مہدی سے پہلے ہونگے ہم اون کا ذکر کرتے ہین

فصل بیان مین اون فتن کی جو پہلی نکلنی مہدی علیہ السلام سی ہونگی

ہم انکو ایک ہی سیاق مین بیان کرتے ہین تاکہ عوام کی فہم سے نزدیک ہوجاوین اسلیئے
کہ یہ رسالہ انہین کے لئے لکھا گیا ہے ۱ فتنہ یہہ ہے کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ ظاہر
کریگا لوگ یہہ خبر سنکر وہان پہونچین گے تین گروہ جمع ہونگے یہہ سب شاہزادے ہونگے
وہان قتال ہوگا لکن کسی ایک کے ہاتہہ نہ لگیگا جسکے پاس ہوگا وہ کہیگا واللہ اگر
مین ان لوگون کو چہوڑ دون کہ اس پہاڑ سے سونا لیوین تو یہہ سارا سونا لیجاوینگے
پہر اوسپر لڑائی ہوگی ہر سیکڑے مین سے ننانوے مارے جاوینگے ایک روایت
مین یون ہے کہ نو حصے دہائی مین سے قتل ہونگے دوسری روایت مین ہے
ہر نو مین سے سات مقتول ہونگے ہر آدمی کہیگا شاید مین ہی بچ جاؤن صحیحین وغیرہا
مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی وہان حاضر ہو کچہہ اوسمین سے نہ لے ۲
فتنہ نکلنا سفیانی کا ہے علی مرتضے نے کہا یہہ اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان مین
سے ہوگا یہہ یزید بہائی تہے معاویہ بن ابو سفیان صحابی کے اپنے باپ بہائی کے
ساتہہ یہہ بہی دن فتح مکہ کے اسلام لائے تہے خلافت ابی بکر مین مرگئے سفیانی مذکور
انکی اولاد مین ہوگا بڑا سر چیچک رو آنکہہ مین سفید نکتہ یہہ دمشق کیطرف سے نکلے گا وادی
یابس سے خواب مین اوسکو کہا جاویگا اوٹہہ نکل وہ نکلے گا کسیکو نہ پاویگا پہر دوبارہ
یہی اوسکو کہا جاویگا پہر تیسرہ بارہ ہی تیسری بار مین گہر کے دروازے پر سات نفر یا نو نفر
کو پاویگا اونکے ساتہہ ایک نشان ہوگا وہ کہین گے ہم تمہارے ساتہہ ہین اوس
علم کو جو کوئی دیکہے گا بہاگ جاویگا وادی کے لوگ اسکے ہمراہ ہوجاوینگے سفیانی
کے ہاتہہ مین تین چہڑیان ہونگی جسکو اوس سے ماریگا وہ مرجاویگا لوگ یہہ خبر سنین گے

صاحب دمشق لڑنے کو باہر نکلے گا نشان دیکھتے ہی بھاگ اوٹھیگا سفیانی تین سو ساٹھہ سوار لیکر دمشق مین داخل ہوگا ایک مہینا نہ گذریگا کہ تیس ہزار نفر قبیلۂ کلب سے اوسکے پاس جمع ہو جاوینگے یہہ کلب اسکے ماموں مین آسکے خروج کی علامت یہہ ہی کہ ایک گاؤن دمشق کا حرستا نام زمین مین دھس جاویگا غزلی کو نا مسجد کا گر جاویگا پھر ابقع اصہب نکلے گا سفیانی کا خروج شام سے ہے ابقع کا مصر سے اصہب کا جزیرۂ عرب سے ہوگا نہ جزیرۂ ابن عمر سے اسلئے کہ یہہ جزیرہ داخل جزیرۂ عرب ہے اعرج کندی مغرب سے خروج کریگا سال بھر تک لڑائی رہیگی سفیانی ابقع اصہب پر غالب آویگا صاحب مغرب چل پھر کر مردونکو قتل عورتونکو قید کریگا پھر جزیری مین آکر سفیانی سے لڑے گا سفیانی قیس پر غالب آویگا قیس مغربی کا سپہ سالار ہوگا سارا مال انکا سفیانی کے ہاتھہ لگیگا تینون نشانونپر غالب ہو جاویگا **فائدہ** ابقع اصہب اعرج منصور حارث مہدی صفات و القاب مین نام نہین ہین پھر ترک و روم سے بمقام قرقیسا ایک لڑائی ہوگی یہہ اونپر غالب آویگا زمین مین فساد کریگا عورتونکے پیٹ پھاڑ ڈالیگا بچونکو قتل کریگا کچھہ قریشی لوگ قسطنطنیہ کیطرف بھاگ جاوینگے یہہ عظیم روم کو کہلا بھیجے گا کہ اونکو پکڑ کر بھیجدو وہ بھیجدیگا یہہ اونکو دروازۂ دمشق پر گردن ماریگا پیچھے سے کچھہ لوگ پھوٹ جاوینگے یہہ پھر ایک گروہ کو اونمین سے قتل کریگا باقی بھاگ کر زمین خراسان مین چلے آوینگے انکی تلاش مین گروہ سفیانی کا مانند لیل و سیل کے روانہ ہوگا جہان گزر کریگا اوس جگہہ کو ہلاک کردیگا قلعون کو ڈہا دیگا یہانتک کہ زوراء یعنی بغداد مین پہونچیگا ایک لاکھہ آدمی کو یہان قتل کریگا پھر کوفے کو آویگا یہان بھی ستر ہزار کو تہ تیغ کریگا عورتون کو قید بچونکو اسیر کرلیگا اسکا لشکر سارے شہر و نمین پھیل جاویگا عائدہ مشرق تک زمین خراسان سے پہونچیگا خراسان والے ہر طرف بھاگتے پھرینگے ایک لشکر اسکا مدینۂ منورہ کیطرف روانہ ہوگا سادات مین سے جسکو پاویگا قتل کریگا بہت سے مرد و عورت بنی ہاشم مارے جاوینگے ایک جماعت کو

(حاشیہ: ... قیس)

پکڑکر کوفے لے آویگا باقی رہے سہے جنگل پہاڑیونمین جا چھپین گے اوسوقت مہدی
ومبیض بہاگین گے ایک روایت مین یون ہے کہ منصور مکے کیطرف جاویگا سات
آدمی ہمراہ ہونگے وہان جاکر چھپ رہیگا حاکم مدینہ حاکم مکہ کو لکھے گا کہ جب تمہارے
پاس فلان فلان آوین تو تم اونکو قتل کرنا انکے نام لکھ بھیجیگا یہہ بات صاحب
مکہ پر گران گزرے گی انہین بنی مروان بہی ہونگے وہ رات کو آکر امان چاہینگے
صاحب مکہ کہیگا تم امن سے چلے جاؤ وہ وہان سے چلے جاوینگے پہر کسیکو طرف
دو آدمی کے انہین سے بہیجے گا ایک قتل کیا جاویگا دوسرا اوسکو دیکھتا ہوگا
نفس زکیہ کو رکن ومقام کے بیچ مین قتل کرینگے اوسوقت خدا کو آسمان والونکو
غصہ آویگا وہ دوسرا اپنے ہمراہیون کے پاس آکر خبر دیگا وہ مکے سے نکل کر
ایک طائف کے پہاڑ پر جا ٹھہرینگے وہان سے لوگون کو بلاوینگے لوگ آوین گے
مکے والے ان سے لڑینگے لکن ہار جاوینگے یہہ مکہ مین داخل ہوکر امیر مکہ کو قتل
کرینگے مہدی کے نکلنے تک یہین مکے مین رہین گے **فائدہ** حدیث ام سلمہ مین
نزدیک ابوداؤد کے مرفوعاً یون آیا ہے کہ وقت وفات خلیفہ کے اختلاف ہوگا
ایک آدمی مدینے سے مکے کیطرف بہاگ کر جاویگا مکہ والے اوسکو نکالکر زبردستی
اوس سے بیعت کرینگے درمیان رکن ومقام کے ایک لشکر شام سے اوس پر
چڑہائی کریگا وہ بیدا مین درمیان مکہ ومدینہ کے دہس جاویگا لوگ جب یہہ
حال دیکہین گے تو شام سے ابدال عراق سے جماعتین آکر انسے بیعت کرینگے
پہر ایک آدمی قریش مین سے پیدا ہوگا جسکے ماموں قبیلۂ کلب سے ہونگے وہ
ایک لشکر انکی طرف روانہ کریگا یہہ اوس لشکر پر غالب آوینگے بعث کلب یہی
ہے محروم وہ ہے جو غنیمت کلب مین حاضر نہوا یہہ شخص یعنی مہدی مال تقسیم
کرینگے سنت پر عامل ہونگے انکے وقت مین اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دیگا

یہ سات برس رہین گے بعض رُوات نے کہا نو برس رہین گے پہر وفات ہوگی مسلمان انپر نماز جنازہ پڑہین گے گردن ڈالنے سے یہہ مراد ہے کہ اسلام کامل قائم ہوجاویگا قرار کامل پکڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہاگنا مہدی کا مدینے سے مکے کو ہوگا اس بہاگنے سے پہلے سفیانی طرف دمشق کے نکل چکا ہوگا انکی خبر سنکر انپر لشکر بہیجیگا وہ لشکر بیدا مین ناپیدا ہوجاویگا **فائدہ** حسین بن علی علیہما السلام نے کہا ہے مہدی کے لئے دو غیبت ہین ایک لنبی یہانتک کہ بعض لوگ کہنے لگین گے کہ مہدی مر گئے بعض کہین گے کہ کہین چلے گئے کسیکو جگہہ اونکی معلوم نہوگی نہ کسی ولی کو نہ اور کسی کو مگر اونکے مولی کو جو والی امر ہے خدا جانے یہہ غیبت وہی نہو جو ابہی گزر چکا کہ پہاڑ طائف مین جا چہپین گے پہر لوگ اونکے پاس جمع ہونگے مکے والون کو شکست ہوگی پہر مکے کے پہاڑون مین مخفی ہوجاوینگے کسی کو انپر اطلاع نہوگی محمد بن علی باقر نے کہا مہدی کسی ایک شعب مین ان شعاب سے غائب ہوجاوینگے پہر طرف ذی طوی کے ہاتھہ سے بتایا یہہ قول موافق قول حسین علیہ السلام کے ہے اسلئے کہ یہی چہپنا بعد ظاہر ہونے کے سبب گمان موت کا ہے شیعہ کا یہہ خیال کہ محمد بن حسن عسکری غائب ہوکر بعض خواص شیعہ پر ظاہر ہوئے پہر غائب ہوگئے بعض خواص کو نظر آتے ہین مردود ہے اسلئے کہ بعض خواص پر ظاہر ہونے کو ظہور نہین کہتے ہین انکی غیبت ذی طوی کیطرف ہوگی شیعہ سرداب سامرا مین بتاتے ہین **فائدہ** جس سال مہدی نکلین گے اوس سال لوگ بدون امیر کے حج کرینگے سب لوگ طواف کرکے منیٰ مین ہونگے کہ لوگون مین مثل کلب کے شورش ہوگی بعض بعض پر حملہ کرینگے آپسمین لڑمرین گے حاجی لٹ جاوینگے خون جمرۂ عقبہ پر بہی ہوگا سات آدمی عالم متفرق جگہون سے بیوقت آوینگے ہر عالم سے کچہہ اوپر تین سو شخص نے بیعت کی ہوگی یہہ سب مکے مین جمع ہونگے

غیبت مہدی

بیعت کس

ایک دوسرے سے کہیگا تم کسلیئے آئے ہو وہ کہین گے ہم اوس شخص کی تلاش مین آئے
ہین جسکے ہاتھہ سے یہہ فتنے دور ہون قسطنطینیہ فتح ہو ہم اوسکا نام اوسکے باپ کا
نام اوسکی مان کا نام جانتے ہین یہہ ساتون متفق ہوکر مہدی کو مکے مین ڈہونڈہین
گے کہین گے تم فلان بن فلان ہو وہ کہیگا مین تو ایک آدمی ہون انصار مین
سے یہہ پہر کر وہ قف کارون سے دریافت کرینگے وہ کہین گے جسکو تم چاہتے ہو
طلب کرتے ہو یہہ وہی شخص ہے یہہ مدینے چلدئے ہونگے یہہ لوگ بہی مدینے کو
پہونچین گے وہ مکے آجاوینگے تین باریہی ہوگا صاحب مدینہ سنے گا کہ لوگ
مہدی کی طلب مین ہین ایک لشکر طلب بنی ہاشم مین مکے کے لئے طیار کریگا یہہ
ساتون شخص مکہ مین اس تیسری بار رکن کے پاس اونکو پاوینگے کہین گے ہمارا
گناہ تمہارے سر پر ہے ہمارے خون تمہاری گردن پر ہین اگر تم ہاتھہ بیعت
لینے کو نہین بڑہاتے دیکہو لشکر سفیانی ہماری طرف ہماری طلب مین آتا ہے
اس لشکر کا افسر ایک آدمی قبیلۂ حزم کا ہوگا اگر تم ایسا نہین کرتے ہو تو ہم تمکو قتل
کر ڈالین گے اس دہمکی سے وہ رکن ومقام کے درمیان بیٹہہ کر ہاتھہ بڑہاوینگے
بیعت لینگے نماز عشا کے وقت انکے ساتھہ نشان وکرتا وتلوار رسول خدا صلعم کا
ظاہر ہوگا نماز عشا پڑہکر دو رکعت مقام مین ادا کرکے منبر پر چڑہین گے پکار کر
کہین گے اذکرکم اللہ ایہا الناس ومقامکم بین یدی ربکم اے لوگو مین
تمکو کہڑا ہونا تمہارا سامنے تمہارے رب کے یاد دلاتا ہون ایک لنبا خطبہ پڑہین گے
جسمین ترغیب احیاء سنت اماتت بدع کی ہوگی انکا ظہور تین سو تیرہ آدمی کے
ساتھہ ہوگا مطابق عدد اہل بدر وعدد اصحاب طالوت کے جب وہ نہر سے گزرے
تہے یہہ لوگ وہی ابدال شام عصائب عراق نجائب مصر ہونگے جو غیر میعاد پر آئے
تہے جیسے ٹکڑے بادل کے رات کو عابد دن مین شیر اپنر کشکر صاحب مدینے کا چڑہالی

کریگا لڑائی ہوگی بہاگ کہڑے ہونگے یہہ پیچہا کرکے مدینے تک اونکو پہونچا دین گے
مدینے کو اونکے ہاتہون سے چہڑالینگے **تنبیہ** انکا آنا مدینے کو دو بار یا تین بار
باوجود وقوع بیعت کے شب عاشورا مین کچہہ مشکل نہین ہے اسلئے کہ مدت بعد قضاء
مناسک کے شب عاشورا تک قریب بیس دن کے یا پچیس دن کے ہوتی ہے مسافت
مابین حرمین کے دس منزل یا زیادہ ہے معتاد چال سے حالانکہ بیچ مین انکا
طلبہ کرنا مہدی کو حرمین مین بہی ہر بار ہوگا سواری پر پانچ دن مین مکرر آنا جانا
پچیس دن کے اندر ممکن ہے اسکے علاوہ یہہ سب لوگ اولیاء ہونگے زمین انکے
لئے اگر طے ہوجاوے تو کچہہ دور نہین یہہ اصحاب خطوات ہونگے واللہ اعلم **قال کعب**
سفیانی جب سنے گا کہ مہدی نکلے کوفے سے ایک لشکر روانہ کریگا یہہ لشکر مدینے مین آکر
تین دن تک مدینے کو مباح کردیگا خوب قتل کریگا انکے نزدیک قتل کرنا ایسا ہوگا
جیسے کسیکو ایک کوڑا مارا وہان سے مہدی کا قصد کریگا جب مدینے سے نکلکر زمین
بَیدا مین پہونچیگا سبکے سب زمین مین دہس جاوینگے انمین کا جو بہتر ہوگا وہ بہی
نہ بچے گا مگر ایک شخص جو سفیانی کا نذیر مہدی کا بشیر ہوگا مہدی یہہ حال سنکر
کہین گے اب وقت نکلنے کا آگیا مکے سے نکلکر مدینے پر گزر کرینگے جتنے بنی ہاشم
وہان قید ہونگے اونکو رہا کردینگے ساری زمین حجاز انکے ہاتہہ پر مفتوح ہوجاویگی
۴۳ حکایت اہل خراسان کی جو باقی رہگئی تہی یہہ ہے کہ ایک مرد ماوراءالنہر سے
نکلے گا اوسکو حارث کہین گے وہ کہیتی والا ہوگا اوسکے مقدمۂ لشکر پر ایک شخص
منصور لقب افسر ہوگا وہ آل محمد صلعم کو جگہہ دیگا جسطرح قریش نے محمد صلعم کو جگہہ
دی تہی ہر مسلمان پر اوسکی مدد کرنا واجب ہے یہہ آدمی محتمل ہے کہ وہی ہاشمی ہو جسکا
ذکر آویگا اسکا لقب حارث ہو جسطرح مہدی کا لقب جابر ہوگا یا اور کوئی ہو
خراسان والے لشکر سفیانی پر حملہ کرینگے چند لڑائیان ہونگی ایک تونس مین

روایت سعو و خراسان

ایک دولاب رَئی مین ایک تخوم زنج مین جب یہہ لڑائی طول کو پہونچیگی تو ایک بنی ہاشم
سے بیعت کرینگے اسکی سیدہی ہتیلی مین ایک تل ہوگا اللہ تعالے اوسکے کام کو اوسکی
راہ کو سہل کردیگا یہہ مہدی کا بہائی ہوگا ایک باپ سے یا چچا کا بیٹا ہوگا اوسدم
وہ آخر مشرق مین ہوگا اہل خراسان وطالقان نکلین گے انکے ہمراہ کالے نشان
ہونگے چہوٹے چہوٹے یہہ وہ نشان نہین ہین جو زمانہ عباسیہ مین خراسان
کیطرف سے نکلے تہے اس لشکر کے مقدمہ پر ایک شخص موالی تمیم سے افسر ہوگا
میانہ قد زرد رنگ چہوٹی ڈاڑہی کوسج اسکا نام شعیب بن صالح تمیمی ہوگا
یہہ پانچہزار نفر لیکر نکلیگا اسکو جب برادر مہدی کی خبر پہونچیگی یہہ اونکی متابعت
کریگا اونکو اپنے لشکر کا سردار بناویگا اسکے سامنے اگر اونچے پہاڑ بہی آوینگے
اونکو ڈہا دیگا مہدی کے لئے تمہید امر کریگا جسطرح قریش نے رسول خدا صلعم
کے لئے طیاری کی تہی حدیث مین آیا ہے جب تم سنو کہ کالے جہنڈے طرف سے
خراسان کے آئے تو تم وہان پہنچو اگرچہ سینے کے بل برف پر چلنا ہو علی مرتضی نے
کہا اگر مین ایک صندوق کے اندر مقفل ہون تو اوس قفل و صندوق کو توڑ کر
باہر نکلون اور اونمین جا ملون ایک روایت مین ہے اون نشانون مین خلیفۃ
خدا مہدی ہونگے یعنی وہ لشکر فتحمند ہوگا ورنہ مہدی تو اوسدم مکے مین ہونگے
ھکذا فی الاشاعہ مین کہتا ہون شاید یہہ مہدی وسط ہونگے انسے اور لشکر
سفیانی سے بڑی لڑائی میدان اصطخر مین ہوگی گہوڑے خون مین چلین گے
پہر ایک بڑا لشکر سجستان کیطرف سے آویگا اوسپر ایک آدمی بنی عدی کا افسر ہوگا
اللہ تعالے اوسکے انصار و جنود کو غالب کریگا تنبیہ روایت مین یون ہی
آیا ہے یہہ محتمل ہے اسبات کو کہ یہہ لشکر مدد ہو ہاشمی کی اگرچہ اوسنے کو آیا ہوگا مگر
اللہ اسکو اونپر غالب کریگا وہ اسکے انصار و مددگار ہو جاوینگے واللہ اعلم

۴۴ پہر ایک لڑائی مداین مین ہوگی بعد وقعۂ رَی کے دو دیکر عاقرقا مین یہہ بہت سخت ہوگی جو بچیگا وہ اوسکی خبر دیگا کالے جہنڈے پانی پر او ترینگے حدیث مین یون ہی مطلقاً آیا ہے شاید مراد پانی دجلے کا ہے کوفے مین جو لوگ سفیانی کے ہونگے اونکو یہہ خبر پہونچیگی وہ وہان سے بہاگ جاوینگے یہہ لشکر کوفے مین آویگا یہان جتنے بنی ہاشم قید مین ہونگے اونکو چہوڑا دیگا پہر ایک قوم سواد کوفے سے نکلیگی انکو عصب کہین گے انکے پاس تہوڑے ہتہیار ہونگے انمین بعض اہل بصرہ بہی ہونگے جنہون نے ساتھہ اصحاب سفیانی کا چہوڑ دیا تہا یہہ کوفے کے قیدیون کو رہا کرائینگے کالے نشان انکی بیعت مہدی کے لیے پہلین گے حجاز سے مہدی آوینگے سفیانی کوفے کیطرف سے نکلیگا جب اوسکو خبر پہونچے گی کہ اوسکا لشکر دہس گیا اس خبر سے کچہہ ہول اوسکو نہوگا وہ برابر شام کیطرف روانہ ہوگا گویا گہوڑ دوڑ کے گہوڑے ہین اس درمیان مین صخری جلدی کرکے ایک لشکر شام سے طرف مہدی کے بہیجے گا اوس لشکر کے لوگ مہدی کو زمین حجاز مین پاوینگے بیعت کرکے ہمراہ مہدی کے طرف شام کے آوینگے **تنبیہ** بعض روایات مین یون ہے وہ لشکر جو دہس جاویگا شام کی طرف سے آیا ہوگا بعض مین یون ہے کہ عراق سے آیا ہوگا دونون مین کچہہ منافات نہین ہے جسطرح ابن حجر مکی نے کہا ہے اسلئے کہ چلا تو وہ عراق ہی سے ہوگا مگر اوسمین اہل شام بہی ہونگے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لڑائی مہدی کی اس دوسرے لشکر سے تعداد اہل بدر مین ہوگی اوسدن اصحاب مہدی کا بچاؤ کمل ہونگے جنکو پالان کے نیچے اونٹون کی پشت پر ڈالتے ہین آسمان سے ایک آواز سنی جاویگی الا ان اولیاء اللہ اصحاب فلان خدا کے دوست فلان یعنی مہدی کے لوگ ہاں مین اصحاب سفیانی کو شکست ہوگی سبکے سب مارے جاوینگے مگر جو بہاگ نکلیگا یہہ بہاگے ہوئے سفیانی کو خبر دینگے جمع اسطرح ممکن ہے کہ بعض

انمین کے بیعت کرلینگے بعض لڑینگے جو لڑینگے وہی شکست پاوینگے یا یہہ لڑنے
والے وہ ہونگے جنکو صاحب مدینہ نے کہ سفیانی کیطرف سے امیر تہا کے کو بہیجا تہا
مہدی کا انسے تعداد اہل بدر مین لڑنا انکی پناہ لکلون کا ہونا اسی کا مؤید ہے اسلئے
کہ یہہ صفات وقت ابتدار بیعت کے مناسب انکے حال کے ہین ورنہ بعد غلبۂ مہدی
کے ارض حجاز پر بہت لشکر ہوگا واللہ اعلم ۵ سفیانی زمین پر فساد کریگا کفر ظاہر
کریگا عورت کو لیکر پہریگا دن دوپہر مسجد دمشق مین مجلس شراب کے اندر صحبت کریگا وہ عورت
کہلم کہلا آکر سفیانی کے زانو پر بیٹھے گی وہ محراب مین بیٹھا ہوگا ایک مسلمان اوٹھکر
کہیگا افسوس ہے تم مومن ہوکر کافر ہوگئے یہہ کام کب حلال ہے سفیانی اوٹھکر
مسجد ہی مین اوسکی گردن ماریگا جو اوسکے ساتھی ہین اونکو بہی قتل کریگا اوسوقت
آسمان سے ایک آواز ہوگی ایہا الناس ان اللہ قد قطع عنکم الجبارین والمنافقین
واشیاعہم وولاکم خیر امۃ محمد صلعم فالحقوہ بمکۃ فانہ المہدی و
اسمہ احمد بن عبد اللہ ادہر مہدی اپنا لشکر لیکر چلین گے وادی قری
مین جو مدینے سے دو منزل پر ہے شام کیطرف آہستہ آہستہ روانہ ہونگے اس
جگہہ انکے ابن عم حسینی بارہ ہزار آدمیون کے ساتہہ انسے آملین گے مہدی
اونسے کہین گے اے ابن عم مین تم سے زیادہ حقدار ہون اس لشکر کا مین ابن
حسن ہون مین مہدی ہون حسینی کہیگا بہلا کوئی نشانی تو بتاؤ کہ مین تم سے بیعت
کرون مہدی پرندہ کیطرف اشارہ کرینگے وہ ہاتہہ مین آگریگا خشک شاخ زمین مین
لگادینگے وہ ہری ہوکر پتے لے آویگی حسینی کہیگا اے ابن عم یہہ تمہارے ہی لئے ہی
فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہدی اولاد حسن سے ہونگے اور یہہ ابن عم
اونکا حسینی ہوگا اور اس کہنے سے کہ مین ابن حسن ہون گمان ہوتا ہے کہ خلافت
بنی حسن مین ہوگی اسلئے کہ اگرچہ حسن خلیفہ ہوچکے مین مگر انہون نے خلافت چہوڑدی

اللہ نے اوسکے عوض اونکی اولاد مین خلافت بخشی آن دونوامر مین تعارض ہے اسلئے
کہ بعض لوگون نے حسن سے بیعت کی تہی یہہ عراق ومشرق ویمن والے لوگ ہین
شام ومغرب ومصر والون نے انسے بیعت نہین کی اسیطرح بعض نے حسین سے
بہی بیعت کرلی تہی پہر حسن نے اپنا حق لیکر فوت کیا حسین اپنی مراد کو نہ پہونچے اونکا
حق ہنوز باقی ہے اسلئے وہ حق اللہ اونکی اولاد کو دیگا رہا یہ اشکال کہ یہہ
حسینی جو طرف سے خراسان کے رایات سُود لیکر آویگا اگر یہہ وہی ہے جس نے
کوفے سے بیعت کے لئے لشکر بہیجا تہا تو وہ تو حجاز مین نہ آویگا اوسکی ملاقات
مہدی سے بیت المقدس مین ہوگی اور اگر یہہ کوئی دوسرا شخص ہے تو پہر یہہ
جہگڑا اوسکا بعد بیعت سارے اہل حجاز واہل مشرق ومغرب کے کیسے ہوسکتا ہی
اسکا جواب یہہ ہے کہ جو نشان لیکر آویگا وہ اسکا بہائی ہوگا جسطرح بعض روایات
مین آیا ہے پس یہہ اوسکا غیر ٹھہرا دعوی اسلئے کیا کہ بیعت مہدی سے چاہئے اہلبیت
مین سے کوئی ہو کہین ہو یہہ بیعت اوسکے لئے ہے جو متصف باین وصف ہے نہ کسی
شخص خاص کے لئے سو جب یہہ بات اوسکو معلوم ہوجاویگی کہ وہ مہدی نہین ہی تو پہر
مہدی سے بیعت کریگا اور اگر یہہ انکا ابن عم ہے تو اگر غیر حسنی ہے تو اسکا جواب
گزر چکا اور اگر وہی ہے تو مطلب ملاقات کا یہہ ہے کہ وہ بارہ ہزار کی جماعت بطور
مدد کے انکے نزدیک روانہ کریگا اس احتیاط پر کہ اگر وہ شاید مہدی نہون تو
اون سے اسکی بیعت لین اور اگر وہ مہدی ہین تو انکی بیعت اون سے ہو یہہ بہیجنا
اس تردد کی بنا پر ہوگا سو جب انہون نے اونکی بیعت کرلی تو کہہ سکتے ہین کہ اس
لشکر کو بیعت کرنے کے لئے بہیجا تہا یا یہہ ملاقات مجازی ہے نہ حقیقی اشاعہ مین کہا
ہذا ما ظہر لی فی ہذا المقام واللہ اعلم ۶ مہدی علیہ السلام اس جگہہ سے روانہ
ہوکر شام وحجاز کے درمیان مقام کرینگے لوگ کہین گے آگے چلو یہہ پسند نکرینگے

بلکہ یہہ کہین گے کہ مین اپنی ابن عم یعنی صخری کو لکہتا ہون اگر وہ میری طاعت سے باہر
ہوا تو مین تمہارے ہمراہ ہون جب یہہ خط اوسکو پہنچے گا اوسوقت اوسکے ہمراہی
اوس سے کہین گے کہ لو مہدی نکلے تم اونسے بیعت کرو نہین تو ہم تمکو مار ڈالینگے
وہ انسے بیعت کرلیگا وہان سے انکی طرف چلیگا بیت المقدس مین آکر ٹھہریگا مہدی
شام مین اذنگل بھر زمین بہی کسی شخص کے ہاتہہ مین نچھوڑینگے مگر اہل مدینہ کو پہیر دینگے
سارے لوگون کو جہاد پر طیار کرینگے ؎ پہر ایک آدمی قبیلۂ کلب سے نکلیگا اوسکو
کنانہ کہین گے اوسکی آنکھہ مین پھُلّی ہوگی وہ اپنی قوم لیکر آویگا صخری سے
کہیگا ہمنے تم سے بیعت کی تمہاری مدد کی جب تم مالک ہوئے تو تمنے اس مرد سے
بیعت کرلی اوسکو اسبات کی عار دلائین گے کہ خدا نے تجھکو ایک قمیص پہنایا تہا
تونے اوسکو اوتار ڈالا وہ کہیگا تم کیا عہد توڑنا چاہتے ہو یہہ کہین گے ہان ہم
لڑینگے کوئی عامر یعنی آباد آدمی باقی نرہیگا مگر تمہارے ساتہہ ہوگا صاحب خُف
ہو یا ظلِف اوسوقت وہ وہان سے کوچ کریگا سارے لوگ اوسکے ساتہہ ہونگے
ایک روایت مین یون ہے کہ یہہ عہد شکنی صخری کی یہہ بیعت کا توڑنا تین برس
کے بعد بیعت مذکور سے ہوگا مہدی اسکی طرف ایک نشان بہیجین گے بڑا نشان
زمانۂ مہدی مین اکیسو مرد کا ہوگا سارے کلب کیا سوار کیا پیادہ کیا اونٹ والے
یا بکری بہیڑ والے صف آرا ہونگے جب مقابلہ ہوگا تو کلب بہاگ کھڑے ہون گے
لشکر مہدی اونکو قتل کریگا قید کریگا یہانتک کہ کواری لڑکی آٹہہ درہم کو بکے گی صخری
کو پکڑ کر سامنے مہدی کے لائین گے یہہ اوسکو کنیسے کے پاس جو بطن وادی طور
زیتا کے رستے پر ایک صخرۂ معترضہ ہے بکری کیطرح ذبح کرڈالینگے حدیث مین آیا ہے
بدنصیب وہ ہے جو اوسدن غنیمت کلب سے الگ تہلگ رہا گو ایک رسی ہی
پابند اونٹ کے کیون نہو کہا گیا اے رسول خدا کیونکر اونکا مال لوٹا جاویگا

اونکی ذریات قید کی جاویگی وہ تو مسلمان ہین فرمایا کافر ہو جاوینگے شراب وزنا
کو حلال سمجھکر ۸ پہر ہاشمی کالے نشان لیکر آویگا آٹھہ مہینے یا اٹھارہ مہینے اوسکی تلوار
اوسکے کاندہے پر ہوگی وہ قتل بہی کریگا مثلہ بہی کریگا یہانتک کہ لوگ کہنے لگین گے
معاذ اللہ کہ یہہ اولاد فاطمہ سے ہو اگر یہہ سید ہوتا تو ہمپر رحم کرتا اللہ تعالے اوسکو
بنی عباس بنی امیہ کے ہاتھہ سے غارت کردیگا ان سے اوس سے زین نصیبین
وحرّان مین لڑائی پڑیگی انکا پڑول اوسدن امت امت ہوگا ایک روایت
مین بکش بکش بہی آیا ہے یعنی مارومارو یہانتک کہ اوسکو سپرد مہدی کردینگے
فائدہ ایک روایت مین آٹھہ ماہ ایک مین اٹھارہ ماہ بعض مین بہتر ماہ آئے ہین
بہتر ماہ کے چھہ سال ہوئے بعض مین یون آیا ہے کہ وہ رایات کو بیت المقدس مین
سپرد مہدی کردیگا ایک روایت مین یون ہے کہ ایلیا تک نہ پہونچیگا یہانتک کہ مرجاوے
دوسری روایت مین یہہ آیا ہے کہ نشان ہاشمی کی ملاقات خیل سفیانی سے ہوجاویگی
دونون مین مقتلۂ عظیم ہوگا اول لشکر سفیانی کا ہارجاویگا پہر اوسکی جیت ہوگی ہاشمی
بہاگیگا تمیمی خفیہ بیت المقدس مین آکر مہدی کے لئے بندوبست کریگا جبکہ وہ شام
کیطرف آوینگے ان روایتون مین طریق جمع کا یہہ ہے کہ بہتر ماہ باعتبار تمام مدت
کے ہین بعض روایات مین آیا ہے میری اہلبیت میرے بعد بلا رگید نا بہگانا نکالنا
دیکھین گے یہانتک کہ ایک قوم طرف سے مشرق کے آویگی اونکے ساتھہ کالے نشان
ہونگے وہ لوگ سوال خیر کرینگے اونکو کوئی ندیگا وہ لڑینگے پہر اونکا سوال پورا کرینگے
مگر وہ نہ لین گے یہانتک کہ مہدی کو سونپدین اٹھارہ ماہ باعتبار مدت قتال کے
ہین جو سفیانی سے ہوگا شعیب بن صالح بہی اسی مدت مین آن ملین گے آٹھہ ماہ
باعتبار مدت مابعد نزول کونے کے ہین اسی مدت مین لشکر کو مہدی کیطرف واسطے
بیعت کے بہیجیگا اشاعہ مین کہا یہہ جمع حسن ہے کچہہ اسمین کہٹکا نہین رہی روایات

حبک ہاشمی

اخیر واوسمین یون جمع ہو سکتی ہے کہ ہاشمی مہدی سے نملیگا یہانتک کہ سفیانی مرجاوے
یا رجوع کرے اور نشان لانیوالا تیمی ہوگا یا نسبت رایات کے طرف ہاشمی کے
مجازاً ہے یا یہہ کہ وہ نشان پہونچاوے گا شام فتح کریگا اور مجتمع ہونے سے کچہہ
پہلے مرجاویگا مگر اتنی بات ہے کہ روایات اوسکے آنے کی مع رایات اکثر و اشہر
ہین اسلئے وقت جمع کے مقدم ٹھہرینگے یہہ معارضہ نہین ہے کہ دونون روایات
ساقط ہوسکین اسیطرح روایات نصر و غلبہ کے روایات ہزیمت و شکست سے
زیادہ ہین تو مقدم ہونگے اگر جمع ممکن ہے یعنی کبھی ہار ہوگی کبھی جیت پہر جیت ہی
رہیگی واللہ اعلم پہر تو زمین مہدی کے ہاتہہ مین آجاویگی اسلام اپنا کاندہا ڈالدیگا
سارے بادشاہ روے زمین کے داخل اطاعت ہوجاوینگے مہدی اپنا ایک لشکر
طرف ہندوستان کے روانہ کرینگے یہان کے بادشاہ طوق بگردن ہوکر اونکے
پاس حاضر کئے جاوینگے سارے خزانے ہند کے بیت المقدس بہیجدئے جاوینگے وہ
سب خزائن حلیہ بیت المقدس ہونگے کئی برس تک مہدی اسی حال مین رہین گے
۹ ملحمۂ کبریٰ یہہ واقعہ بعد ہلاک سفیانی کے ہوگا روم سے یعنی نصاریٰ سے امن
کی صلح ہوگی بعض روایتون مین آیا ہے مدت اس صلح کی نو برس ہین یہانتک
کہ مسلمان تو جہاد کیا کرینگے یہہ اونکے پیچہے دشمن بنے بیٹھے ہونگے مسلمانون کو فتح
ہوگی غنیمت ہاتہہ آویگی جب یہہ فتح کرکے پہرینگے مرج ذی ٹلول پہ آکر اوترینگے
یہہ ایک جگہہ ہے سرسبز جہان ٹیلے ہین تو اوسوقت ایک رومی یعنی نصرانی یہہ بات
کہیگا کہ صلیب غالب ہوا ایک مسلمان ادہر سے بولیگا بلکہ اللہ غالب ہے اس
آپس کی بات چیت پہ جوش پیدا ہوگا ایک مسلمان جاکر اوس صلیب کو توڑ ڈالیگا
اسلئے کہ وہ اوس سے کچہہ دور نہوگا قریب ہوگا ادہر سے نصاریٰ اوس مسلمان
پر جسنے صلیب توڑا ہے چڑہ دوڑینگے مسلمان اپنے ہتہیار اوٹہالین گے باہم

ملحمۂ کبریٰ فتح قسطنطنیہ

خوب کشت وخون ہوگا اللہ تعالے اس جماعت اہل اسلام کو بزرگی شہادت کی بخشیگا سب کے
سب شہید ہوجاوینگے اوسوقت نصاریٰ اپنے بادشاہ سے کہین گے لو ہم نے تمہارا
کام کردیا بہادران عرب کو قتل کرڈالا اب تم کیا راہ دیکہتے ہو اوسپر یہ سب نو ماہ
مین جو مدت حمل ہے مجتمع ہوکر اسی نشان لیکر آوینگے لفظ حدیث کا غایہ ہے ایک روایت
مین بند آیا ہے معنی دونون کے ایک ہی ہین ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار نفر ہونگے
یہ لشکر انکا اعماق یا دابق مین آکر اوتریگا یہ دونون موضع قریب حلب وانطاکیہ
کے ہین قاموس مین کہا ہے العمق موضع او ماء ببلاد مزینۃ وجرات وکورۃ
بنواحی حلب پہر کہا الاعماق بلد بین حلب وانطاکیۃ مصب میاہ کثیرۃ
لا تجف الا صیفا وھو العمق جمع بلجزائہ انتہے جب نصاریٰ کا لشکر اس جگہہ
چہاونی کریگا تو اوسوقت ایک جماعت اہل مدینہ سے جو اوسدن بہترین اہل مدینہ
ہوگی انکی طرف نکلکر آویگی یہ وہی لوگ ہین جو مہدی کے ہمراہ آئے تہے جب صف
بندی ہوگی نصاریٰ کہین گے ہمکو اور انکو چہوڑدو جنہون نے ہمارے لوگ
قید کرلئے تہے یا جو ہمارے لوگ قید مین آکر ہمارے دین سے نکلکر ہم سے لڑنے کو
آئے ہین مسلمان کہین گے لا واللہ یہ ہرگز نہوگا کہ ہم تمکو اور اپنے بہائیون کو
چہوڑدین کہ تم اون سے لڑو اس لڑائی مین تہائی مسلمان بہاگ جاوین گے
اللہ تعالے کبہی انکی توبہ قبول نکریگا ایک تہائی مسلمان جو قتل ہوجاوین گے
وہ اللہ کے نزدیک افضل شہدا ہین ایک تہائی جو فتح پاوینگے وہ کبہی فتنے
مین نہ پڑینگے نعیم بن حماد کی روایت مین ابن مسعود سے مرفوعاً یون آیا ہے
مسلمانون مین اور روم یعنی نصاریٰ مین ایک صلح ہوگی باہم ہوکر دشمن سے
لڑینگے یعنی مسلمان ہمراہ روم کے ہوکر اعداء روم سے مقاتلہ کرینگے مال غنیمت کو
آپس مین بانٹ لینگے پہر روم ہمراہ اہل اسلام کے فارس سے غزا کرینگے یہ فارس

مسلمانون کے دشمن ہونگے مسلمان انکے لڑنے والونکو قتل انکی اولاد کو قید کرلینگے
پھر روم یعنی نصاری کہین گے ہمکو غنیمت مین حصہ دو جسطرح ہمنے تمکو حصہ دیا تھا یہہ
اونکو مال و اولاد شرک مین سے حصہ دینگے وہ کہین گے مال و اولاد اسلام
مین سے بھی حصہ دو یہہ کہین گے ہم ہرگز اولاد مسلمین کو تقسیم نہین کرینگے وہ
کہین گے تم نے عہد شکنی کی بے وفائی کی تب روم پھر کر پاس صاحب قسطنطینیہ کے
آوینگے کہین گے عرب نے غدر کیا ہم گنتی مین اون سے زیادہ ہین سامان
مین پورے قوت مین بڑھکر ہین تم ہماری مدد کرو تو ہم اون سے لڑین وہ
کہیگا مین بدعہدی نہین کرتا مدت سے اونہین کو ہمپر غلبہ ہے یہہ نزدیک حاکم
رومیہ کے جاکر یہہ خبر پہونچائین گے وہ اسّی نشان روانہ کریگا ہر نشان کے
نیچے بارہ ہزار نفر ہونگے یہہ نشان دریا کی راہ سے آوینگے انکا افسر کہیگا جب
تم ساحل شام پر لنگر کرو تو جہازون کو پھاڑ دو تاکہ اپنی جانون سے لڑو
وہ یہی کرینگے پھر ساری زمین شام کی کیا جنگل کیا دریا سب لے لینگے سوا شہر دمشق
ومعتق کے بیت المقدس کو ویران کر ڈالین گے ابن مسعود کہتے ہین مین نے
پوچھا دمشق کتنے مسلمانون کو سما سکتا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری
جان ہے جتنے مسلمان وہان آوینگے اون سبکو سما لیگا جسطرح رحم اپنے بچے کو
سما لیتا ہے مین نے پوچھا معتق کیا ہے فرمایا زمین شام مین ایک پہاڑ ہے حمص
کا نہر پر اوسکو اریط کہتے ہین مسلمانون کی ذریات اوسکے اوپر ہونگی مسلمان
نہر اریط پر ہونگے صبح و شام لڑائی رہیگی جب یہہ حال صاحب قسطنطینیہ دیکھے گا
دریا کی راہ سے قنسرین کیطرف تین لاکھہ آدمی روانہ کریگا ایمن مادۂ الفت
آجاویگا اللہ نے ایمان کے سبب انکے دلون مین الفت دی ہوگی انکے ہمراہ
چالیس ہزار آدمی حمیر کے ہونگے یہہ رات بیت المقدس [illegible] بسر کر کے صبح کو روم

یعنی نصاریٰ سے لڑینگے اونکو شکست دیکر ایک لشکر سے دوسرے لشکر تک نکالدینگے
وہان سے قنسرین پر آوینگے یہان مادہ موال آویگا پوچہا مادہ موال
کیا ہے فرمایا تمہارے آزاد کیے ہوئے لوگ تیہ تمہین مین سے ہونگے ایک قوم
طرف سے فارس کے آویگی کہیگی اے گروہ عرب تم نے تعصب کیا تمہارے ساتہہ
دونون فریق مین سے کوئی نہو یا تم سب ایک بات پر جمع جاؤ ایک دن ہم نزار سے
لڑین ایکدن موالی یعنی غلامون سے یہ کہکر معتق کیطرف نکلین گے مسلمان
ایک نہر پر مشرک دوسرے سیاہ نہر پر اوترینگے آپسمین جنگ ہوگی اللہ دونون
لشکرون سے اپنی مدد اوٹہالیگا صبر نازل کریگا یہانتک کہ ایک ثلث مسلمان
مارے جاوینگے ایک ثلث بہاگ جاوینگے ایک ثلث باقی رہین گے جو مارے گئے
اونمین کا ایک شہید برابر دس شہید بدر کے ہوگا بدر کا ہر شہید ستر شہید کی شفاعت
کریگا یہہ تین ثلث ہوجاوینگے ایک ثلث روم مین جاملیگا کہیگا اللہ کو اگر کچہہ بہی
حاجت اس دین کی ہوتی تو انکی مدد کرتا ایک ثلث مسلمہ عرب کا کہیگا ہمارے ساتہہ
چلو کبہی روم ہمکو نپاویگا دوسرے کہین گے ہمارے ساتہہ چلو طرف بدو کے یہہ
کہنے والے اعراب ہونگے کہین گے عراق کو چلو یمن کو چلو حجاز کو چلو جہان
روم کو کوئی نہین پوچہتا ایک ثلث رہا اوسمین بعض بعض سے یہہ کہین گے کہ
اللہ اللہ تم یہہ عصبیت چہوڑو تمہاری ایک بات ہو کہ تم دشمن سے لڑو جب تک
تعصب کروگے تمکو مدد نہ ملیگی سب جمع ہوکر قتال پر بیعت کرینگے یہانتک کہ اپنے
مقتول بہائیون سے جاملین نصاریٰ جب دیکہین گے کہ کوئی اونمین سے
انمین آگیا اور اتنے مارے گئے مسلمان تہوڑے ہین ایکدرومی یعنی نصرانی
دونون صفون کے بیچ مین ایک بند لیکر جسکے اوپر صلیب ہوگا یون پکاریگا
کہ صلیب غالب آیا ایک رومی مسلمانون مین سے بہی درمیان ہر دو صف کے ایک

بند لیکر کہڑا ہوگا کہیگا بلکہ اللہ کے انصار اللہ کے اولیا یعنی دوستدار غالب آئے
اوسوقت اللہ تعالے کافرون کی اس پکار سے کہ صلیب غالب آیا غضب مین آویگا
جبرئیل علیہ السلام دولاکہہ فرشتے لیکر اوترینگے میکائیل کو حکم ہوگا میری بندون
کی فریاد کو پہونچ وہ بہی دولاکہہ فرشتون سے آوینگے اللہ اپنی مدد ایمان
والون پر نازل کریگا اپنا ڈر کافرون پر ڈالیگا پہر تو جنگ کرکے بہاگ کہڑے
ہونگے مسلمان زمین روم مین گہس آوینگے یہانتک کہ عموریہ کی فصیل پر ایک خلق
کثیر کو دیکہینگے کہینگے ہم نے کوئی چیز زیادہ ان رومیون یعنی نصارے
سے نہین دیکہی کتنے مارے پہر بہی اتنے موجود ہین منادی کہیگا اس شہر مین
بہت نصاری ہین وہ کہینگے ہکو امن دو ہم تمکو جزیہ دینگے امان لیکر جزیہ
دینے پر جمع ہونگے اس درمیان مین اطراف سلمین فراہم ہوکر یہ کہینگے اے
گروہ عرب تمہارے پیچہے تمہاری اولاد مین دجال آپہنچا تم مین سے جو کوئی
اونمین ہو وہ کوئی چیز جو اوسکے پاس ہے نہ پہینکے کہ یہ تمہاری قوت ہے لوگ
باہر نکلینگے اس خبر کو بے اصل و باطل پاوینگے ادہر روم اون عرب پر جو
انکے شہرون مین باقی رہ گئے ہونگے کود پڑینگے یہانتک اونکو قتل کرینگے کہ
ارض روم مین نہ کوئی عربی بچے گا نہ عربیہ نہ ولد عربی مگر کہ مارا جاوے گا
یہ خبر مسلمانون کو پہونچیگی وہ خدا کے لئے غضب مین بہرے ہوئے واپس آوینگے
انکے لڑنے والون کو قتل انکی اولاد کو قید کرلینگے سارا مال چہین کر جمع کرینگے
کسی شہر کسی قلعہ پر تین دن سے زیادہ نہ ٹہرینگے مگر وہ انکے ہاتہون پر فتح ہوجاویگا
خلیج پر اوترکر قبضہ کرینگے قسطنطنیہ والے چلا وینگے صلیب سے کہینگے مدّ لنا
بحرنا ایا المسیح ناصرنا دریا ہمارے لئے بڑہا دے مسیح ہمارے مددگار ہین صبح کو
خلیج سوکہا ہوگا اوسمین مسلمانون کے دیرے خیمے لگے ہونگے دریا یعنی خلیج قسطنطنیہ

کیطرف بہنے سے بند ہو جاویگا یہہ یہی بکین گے کہ اے صلیب ہمارے لئے ورنا بہاوے مسلمان شہر کفر مین شب جمعہ کو حمد و تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے گہس پڑینگے انہین کوئی سوتا بیٹہا صبح تک نہو گا جب صبح ہو گی مسلمان اللہ اکبر کہین گے دونون برجون کے بیچ مین جو عمارت ہو گی وہ گر پڑیگی روم کہین گے اب تک تو ہم عرب سے لڑتے تہے لکن اب ہم اپنے رب سے لڑینگے ہمارا شہر انکے لئے ڈہا دیا ویران کر دیا اس فتح مین مسلمان ہاتہہ بہر بہر کے ڈہالون مین سونا تول تول کر لینگے ذریات روم کو باہم بانٹ لینگے یہانتک کہ ایک ایک کے حصے مین تین تین سو کواریان آوینگی جب تک خدا چاہیگا انکے اموال سے فائدہ اوٹہاوینگے پہر سچ مچ دجال نکلے گا اللہ تعالے قسطنطنیہ کو ہاتہہ پر ایسی قومون کی فتح بخشیگا جو اولیاء خدا ہین موت بیماری دکہہ کو انسے اوٹہا لیویگا یہانتک کہ عیسے علیہ السلام اوترین یہہ اونکے ہمراہ دجال سے لڑین اس حدیث کو سیوطی نے بطول جامع کبیر مین روایت کیا ہے **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ روم بحر کیطرف سے آوینگے یعنی نصاری کی چڑہائی دریا کی راہ سے ہو گی دابق و اعماق تک پہونچینگی یہہ دونون شہر قریب حلب کے ہین اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ انکا غلبہ سارے بلاد مسلمین پر ہو جاویگا کہ یہہ گمان کیا جاوے کہ شہر قسطنطنیہ جو آج دار الاسلام ہے دار الکفر ہو جاویگا اسلیئے کہ مراد اوس سے قسطنطنیہ کبری ہے نہ یہہ قسطنطنیہ جسکو اسلامبول یا استنبول بولتے ہین ہان یہہ جو اوپر گذرا کہ صاحب قسطنطنیہ اس حال کو دیکہکر تین لاکہہ فوج خشکی کی راہ سے قنسرین کیطرف روانہ کریگا یہہ مشکل ہے سو اسجگہہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ فوج بہیجنا اوسکا واسطے مدد مسلمانون کے ہو گا رہی یہہ بات کہ نصاری کہین گے مسلمان تہوڑے ہین سو یہہ کچہہ مخالف اسکے نہین اسلیئے کہ تین لاکہہ بمقابلے

اسّی نشان کے کہ ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی تھوڑے ہین خصوصاً
یہہ قول اونکا بعد اس امر کے ہوگا کہ کچھہ لوگ مسلمانون مین سے انہین جاملین
گے کچھہ قتل ہوچکے ہونگے یا جب قسطنطنیہ والے طرف مہدی کے آوینگے تو باقی
شہرون مین انکے پیچھے رہ گئے ہونگے اونمین کفر آجاویگا اسلئے یہہ اونکو بھی
مثل ارض شام کے لے لینگے ظاہر یہی ہے قاموس مین لکھا ہے قسطنطنیہ دارالملک
روم ہے اوسکا فتح ہونا علامات قیامت سے ہے زبان رومیہ مین اوسکو
بوزنطیا کہتے ہین اس شہر کی فصیل اکیس گز اونچی ہے یہانکا کنیسہ بہت لنبا
ہے ایک جانب اوسکے ایک اونچا کھم ہے چار باع کے دور مین تقریباً اوس کھم
کے سر پر ایک تانبے کا گھوڑا بنا ہوا ہے گھوڑے پر ایک سوار ہے اوس سوار کی
ایک ہاتھہ مین سونے کا کرہ ہے دوسرے ہاتھہ کی اونگلیان کھولے ہوئے اشارہ
کر رہا ہے یہہ سوار ایک تصویر ہے قسطنطین کی جسنے اس شہر کو بنیاد کیا ہے بنایا
بسایا ہے استثنا ردمشق کا موافق دوسری روایت کے ہے جسمین یہہ آیا ہے
کہ فسطاط مسلمین کا نزدیک ملحمہ کبریٰ کے دمشق ہوگا قریب نکلنے دجال کے بیت المقدس
ہوگا مراد فسطاط سے پڑاو چھاونی منڈی ہے قاموس مین اریط کو بروزن
زبیر ایک جگہہ کا نام لکھا ہے حدیث مین آیا ہے کہ یہہ موضع قریب حمص کے ہوگا
اس بنا پر محتمل ہے کہ خود نہر ہی ہو یا کوئی اور موضع مضاف طرف اس نہر کے ہو
ستر شہید سے یہہ مراد ہے کہ ہر شہید کے لئے قیامت کے دن ایک شفاعت ہوگی
جو بدر مین شہید ہوا ہے وہ برابر ستر شہید کے شفاعت کریگا اس ملحمہ کبریٰ کے
ہر شہید کا رتبہ جبکہ برابر دس شہید بدر کے ٹھہرا تو خیال کرو کہ اوسکی شفاعت
کسقدر رہو گی ایک ایک شہید کے حصے مین سات سات سو آئینگے یہہ بات ویسی
ہے جسطرح آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے للواحد منہم اجر خمسین منکم اس سے کچھہ

بزرگی انکی اہل بدر پر علی الاطلاق لازم نہین آتی کیونکہ برابر فضیلت صحبت کے
کوئی چیز نہین ہوسکتی ہے جہات فضیلت کے مختلف ہین ہوسکتا ہے کہ ایک راہ سے
یہہ دوسری راہ سے وہ فاضل ہون یا یہہ بات ہے کہ بلا ہر ایک کی انہین سے برابر
بلا دس اہل بدر کے ہوگی وہ رومی جنسے یہہ لڑینگے بہت ہونگے یہہ لڑائی انکے
بعد زمانۂ نبوت کے ہوگی اسلیئے جتنے فرشتے انکی مدد کے لئے آوینگے وہ اہل بدر
سے سَو گُنے زیادہ ہونگے کیونکہ بدر مین تین ہزار فرشتے آئے تھے اس دن تین
لاکھ ہونگے تین نسخون مین توعموّ ہے قاموس مین عمور یہ ہے خلیج کا بہنے سے بند
ہونا جو دوسری روایت مین بلفظ فلق بحر آیا ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول خدا
صللم کا بعض علمارنے جو یہہ کہا تہا کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ نہین ہے مگر مثل اوسکے
رسول خدا صللم کے لیئے بہی ایک معجزہ ہے سو ٹہیک پڑا آگے خدا جانے کہ مراد آنحضرت
صللم کی کیا ہے **فائدہ** ایک روایت مین یون آیا ہے شرط کرینگے مسلمان موت کے
لئے ایک گروہ کو کہ نہ پہرین وہ مگر غالب ہوکر پس لڑینگے یہانتک کہ انکے بیچ مین رات
حاجز ہوجاویگی نہ یہہ غالب ہونگے نہ وہ پہر اوسیطرح ایک گروہ کو مقرر کرینگے کہ وہ
نہ پہرین مگر ساتہہ غلبہ کے تین دن تک یون ہی بے غلبہ رجوع کیا کرینگے جب چوتہا
دن ہوگا بقیہ اہل اسلام حملہ کرینگے اللہ تعالےٰ کفار کو شکست دیگا بڑی بہاری
لڑائی ہوگی ایسے مارے جاوینگے کہ مثل اوسکے نہ دیکہا نہ سنا یہانتک کہ جو
پرندہ اونکی طرف سے گذریگا وہ اونکو پیچہے نہ چہوڑے گا یہانتک کہ مرکر گر پڑیگا
یعنی بعد مسافت کے سبب سے ایک باپ کی اولاد کو شمار کرینگے سو نفر مین کسیکو
باقی نہ پاوینگے مگر ایک نفر کو پہر نہ میراث تقسیم ہوگی نہ غنیمت کی کچہہ خوشی بچا انس
عورت کے لئے ایک کاربار ہی ہوگا مسلمان انکو مارتے قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ
کبریٰ تک پہنچین گے عقد الدرر مین کہا ہے اس شہر کی سات فصیلین ہین عرض

فصیل کا جو محیط شہر ہے اکیس گز کا ہے ایک سو دروازے ہین دوسری فصیل
جو شہر سے ملی ہوئی ہے اوسکا عرض دس گز ہے یہہ شہر کنارہ خلیج پر بحر رومی ہین
متصل بلاد روم واندلس کے واقع ہے انتہےٰ مہدی اپنا جھنڈا دریا پر گاڑ کر
نماز فجر کے لئے وضو کرنا چاہین گے پانی دریا کا ہٹ جاویگا یہانتک کہ اوس
ناحیہ ہی سے الگ ہوجاویگا یہہ لوگون کو پکارین گے کہ آؤ پار چلو اللہ تعالےٰ
نے تمھارے لیئے دریا کو پھاڑ دیا جسطرح بنی اسرائیل کے لئے پھاڑ دیا تھا یہہ سب
اوترکر روبرو شہر کے تکبیرین کہین گے اوسکی دیوارین گرپڑین گی پھر تکبیر کہین گے
پھر اور تکبیر کہین گے تیسری بار کی تکبیرون مین قریب بارہ برج کے ڈہہ پڑین گے
یہہ شہر فتح کرکے ایک سال تک وہان رہین گے مسجدین بناوینگے پھر ایک دوسرے
شہر مین داخل ہونگے وہان مال ڈہالون سے تقسیم کرتے ہونگے کہ ناگہان ایک
چلانے والا کہیگا تمھارے پیچھے شام مین دجال آگیا ہے یہہ وہان سے پھر پھرے
ہونگے یہہ خبر بے اصل نکلے گی چھوڑنے والا لینے والا دونون نادم ہونگے پھر ایک
ہزار جہاز طیار کرکے مقام عکہ سے اونپر سوار ہونگے یہہ سب اہل مشرق و مغرب
وشام وحجاز ایک آدمی کے دل پر ہوکر طرف رومیہ کے چلین گے **فائدہ**
عبد اللہ بن بشر مازنی نے کہا اے برادر زادے شاید تو فتح قسطنطنیہ کو پاوے
خبردار کہ تو اپنی غنیمت کو وہان چھوڑدے اسلئے کہ اوسکی فتح اور دجال کے
نکلنے مین فقط سات ہی برس ہین اسکو ابو نعیم بن حماد نے فتن مین روایت کیا ہے
فائدہ بیت المقدس کا خزانہ زیور جو طاہر بن اسمانے وقت جنگ بنی اسرائیل
کے لیلیا تہا وہ اوسوقت نکلیگا طاہر نے اونکو قید کیا تہا سارا زیور ایلیا کا
لے لیا تہا کچھ آگ مین جلادیا تہا ایک ہزار سات سو جہاز بھر کے براہ دریا
رومیہ مین لے آیا تہا حذیفہ نے کہا مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تھے

مہدی اسکو نکالکر بیت المقدس لے آوینگے عقد الدرر مین کہا ہے کہ یہہ رومیہ اُمّ
بلاد روم ہے اسکے مالک کا لقب باب ہے دین نصرانیت کا حاکم یہی ہے مثل خلیفہ
کے مسلمانون مین بلاد مسلمین مین مثل و نظیر اس شہر کا نہین ہے مورخین نے صفت
رومیہ مین عجائب ذکر کیئے ہین کہ دنیا کے کسی شہر مین سنے نہین گئے قسطنطنیہ اسکے
قریب ہے یہان بہی مسلمان چار تکبیر کہین گے شہر کی دیوار گر پڑیگی چہہ لاکہہ آدمی
سے لڑائی ہوگی بیت المقدس کا زیور تابوت سکینہ مائدہ بنی اسرائیل پارہ ہاے
الواح حلۂ آدم عصاے موسیٰ منبر سلیمان من دو قفیز یہان سے برآمد کرین گے
یہہ وہی من ہے جو بنی اسرائیل پر اوترا تہا دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا
پہر ایک دوسرے شہر پر آوینگے جسکو قاطع کہتے ہین اسکا طول ہزار میل عرض
پانسو میل دروازے تین سو ساٹہہ ہر دروازہ سے ایک ہزار جنگی نکلین گے
یہہ شہر دریا پر ہے یہان جہاز نہین چلتا پوچہا کسلئے فرمایا کچہہ گہرا نہین ہے ابر سے
یون ہی گزر کرتے ہین اللہ نے اسکو منافع بنی آدم کیا ہے اسمین جو قعر ہین ان مین
ناؤ چلتی ہے یہان چار تکبیر کہین گے یہہ گر پڑیگا اس شہر مین جو کچہہ ہوگا اسکو لوٹ
کہسوٹ لینگے یہان سات برس قیام کرکے بیت المقدس مین آوینگے سنین گے
دجال نے یہود اصفہان مین خروج کیا ہے ایک روایت مین یون ہے پہر اوس
شہر پر آوینگے جسکو قاطع کہتے ہین یہہ دریاے اخضر کے کنارے پر ہے جو ساری
دنیا کو گہیرے ہوئے ہے اسکے بعد کچہہ نہین مگر علم اللہ عز وجل کا اسکا طول
ہزار میل کا عرض پانسو میل کا ہے یہان تین تکبیرین کہین گے دیوارین
شہر کی گر پڑین گی ایک کرور مقاتل سے مقابلہ ہوگا پہر مہدی وہان سے ہزار
جہاز مین بیٹہہ کر طرف قدس کے آوینگے شام فلسطین مین درمیان عکہ و صورہ
و عسقلان و غزہ کے فروکش ہونگے جتنا مال یہان ہوگا وہ سب برآمد کرینگے پہر

دجال کے نکلنے تک بیت المقدس مین ٹھہرینگے فسطاط یعنی خیمہ گاہ مسلمانون کا ملحمۂ
کبریٰ مین دمشق ہوگا قریب خروج دجال کے بیت المقدس ہوگا **فائدلا**
ان روایات سے معلوم ہوا کہ جب مہدی علیہ السلام اور اونکے ہمراہی مسلمان
قسطنطینیہ کبریٰ رومیۂ کبریٰ قاطع فتح کرلینگے تب دجال نکلیگا ظہور مہدی سے
اسوقت تک سات برس گزرینگے باب کو آجکل پوپ کہتے ہین انکی جگہہ فی الحال
اٹالی ہے اٹالی کا نام عربی مین ایطالیہ ہے مراد رومیہ سے یا تو یہی شہر ہے یا
رومیہ اوسوقت کوئی اور شہر ہوگا واللہ اعلم **تنبیہ** دجال سارے آفاق
مین پھریگا کوئی شہر نہ بچے گا جہان ذوالقرنین کا گذر ہوا ہے مگر یہہ بھی وہان
جا پہنچیگا کوئی جہاز نہ بچیگا مگر ہلاک ہوجاویگا آنحضرت صلعم سے روایت ہے دنیا
کے مالک دو مومن دو کافر ہوئے مومن تو ذوالقرنین و سلیمان علیہ السلام مین
کافر نمرود و بخت نصر مین قریب ہے کہ ایک پانچوان مالک میری عترت یعنی اولاد
و نسل سے ہوگا وہ مہدی ہین ابن مردویہ نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہ اصحاب کہف مہدی کے اعوان ہونگے اہل علم نے کہا حکمت اس تاخیر
مین اس مدت تک یہی ہے کہ یہہ بھی شرف دخول امت محمد صلعم حاصل کرین یہہ انکا
اکرام ہے **فائدلا** یہہ بھی آیا ہے کہ پہلا نشان جسکو مہدی کھڑا کرینگے طرف ترک
کے بھیجین گے ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فتوحات مدت صلح روم مین ہونگی اسلئے کہ جب وہ
مشغول بجنگ ترک ہونگے تو پھر اونکو فرصت غیر کے لئے نہین ملیگی جا بجا اونکا بڑا
چھوٹا لشکر روانہ ہوگا یہہ نسبت کہ وہ سب آفاق مین داخل ہونگے بطور مجاز ہی
تنبیہ کئی طریق سے آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے ملحمۂ عظمیٰ فتح قسطنطینیہ
خروج دجال سات مہینے کے اندر ہوگا ایک روایت مین سات برس آئے ہین
ابوداؤد نے سنن مین کہا روایت سات برس کی صحیح تر ہے یعنی روایت ہفت

ماہ سے **تنبیہ** مدت مین ملک مہدی کی مختلف روایتین آئی ہین کسی مین
پانچ کسی مین سات کسی مین نو برس بتردید آئی ہین بعض مین یون ہے اگر کم
ہوئے تو پانچ زیادہ ہوئے تو نو برس ہین بعض مین اونیس برس کچہہ مہینے
بہی آئے ہین بعض مین بیس برس بعض مین چوبیس برس بعض مین تیس برس
بعض مین چالیس برس وارد ہین منجملہ انکے نو برس روم یعنی نصاری سے
صلح رہیگی ابن حجر مکی نے مختصر مین کہا ہے اگر یہہ سب روایات درست ہون
توجمع یون ہوسکتی ہے کہ ملک انکا متفاوت الظہور والقوۃ ہوگا اس صورت
مین اکثر مدت سے مراد ساری مدت ملکداری ہے اقل سے مراد غایت ظہور ہے
اوسط سے مراد وسط حال ہے انتہے اس بات کے کئی وجوہ ہین ایک یہہ کہ
آنحضرت صلعم نے اپنی امت کو خصوصاً اپنی اہلبیت کو بشارتین وہی ہین فرمایا ہے
ظلم وجور کے عوض اللہ انکو عدل وانصاف دیگا اللہ کے کرم کے لائق یہی بات
ہے کہ مدت عدل کی اوتنی ہی ہو جتنی مدت تک ظلم وفتن رہے سات یا نو سال
اقل درجہ اس مدت کا ہے دوسری بات یہہ ہے کہ مہدی ساری دنیا کو فتح
کرینگے جسطرح ذوالقرنین وسلیمان علیہ السلام نے فتح کیا تہا سارے آفاق مین
داخل ہونگے جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہے سب شہرون مین مساجد بناوینگے
بیت المقدس کو آراستہ پیراستہ کرینگے اسمین شک نہین کہ نو برس کی مدت
یا اس سے کم مین یہہ ساری سیاحت نہین ہوسکتی ربع یا خمس معمور مین بہی کوئی
نہین پہر سکتا چہ جائے اسکے کہ سب دنیا مین پہر آوے پہر جہاد کرنیکا سامان
جہاد طیار کرنے کا ترتیب لشکر کا بنا رمساجد کا کیا ذکر ہے تیسرے یہہ کہ انکے
زمانے مین عمرین دراز ہونگی اعمار کا طول مستلزم ہے طول زمان کو ورنہ یہہ
کچہہ طول انکے زمانہ کا نہوا نو سال یا کم اس سے کچہہ طول مین داخل نہین ہے

پہونچتے کہ نو برس روم سے انکی صلح رہیگی ایک سال قسطنطنیہ مین قیام کرینگے
سات برس قاطع مین رہین گے وہان جانا انکا دوبارہ ہوگا دوسری بار مین کئی
سال کے بعد واپس آوینگے مدت قتال سفیانی کی اور نقض بیع بعد تین سال
کے ہے ہند کی فتح سارے شہر نکالے لینا ہے کئی برس مین ہوگا یہہ سب احوال
روایات مین آیا ہے نو برس سے بہت زیادہ مدت مین یہہ سب ہوگا غرضکہ تحدید
ساتھہ سات برس کے باعتبار مدت استیلا کے ہے جمیع معمورہ پر حدیث کے یہہ
معنی ہوئے کہ سات برس تو کامل طور پر مالک رہین گے سارے اہل ارض پر یعنی
بعد فتح شہر قاطع کے رہے نو برس سو وہ باعتبار فتح قسطنطنیہ کے ہین اور تین برس
باعتبار مدت قتل سفیانی اور داخل ہونے سب خلق کے دائرۂ اطاعت اسلام
مین ہین اسلیئے کہ نو برس تک تو روم یعنی نصاری سے صلح رہیگی دس برس
شغل حرب اور تملک ممالک مین گذرینگے بیس برس بطریق جبر کسر کے ہین چوبیس
برس باعتبار مدت خروج کے طرف شام کے اور داخل ہونے سفیانی کے انکی
بیعت مین ہین تیس سال باعتبار نکلنے کے مکے مین غالب ہونیکے زمین حجاز
پر ہین چالیس برس باعتبار کل مدت ملک کے ہین اس مدت مین پہلے طائف
مین نکلین گے امیر مکہ کو قتل کرینگے پہر غائب ہوجاوینگے اسی زمانہ مین ہاشمی
کا خروج خراسان مین ہوگا وہ ہتہر مہینے تلوار کا ندہے پر رکہیگا جسطرح بعض
روایات مین آیا ہے یہہ جمع بہتر ہے اسبات سے کہ بعض روایات ساقط کیئے
جاوین اسمین بہی شک نہین کہ جمع مقدم ہے ترجیح پر جبتک کہ ہوسکے آگے خدا و
رسول کو علم ہے کہ کیا مراد ہے اس سے بہی کوئی امر مانع نہین کہ یہہ نو برس
یا کم بعد نزول عیسیٰ و قتل دجال کے ہون اسلیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام مہدی سے
اونکا ملک نہ چہینین گے کیونکہ امام کا قریشی ہونا چاہیئے جب تک کہ لوگون مین

دو آدمی بہی موجود ہون عیسیٰ علیہ السلام انکے زیر خاص ہونگے تابع رہین گے
نہ یہہ کہ انپر امیر ہون اسی لئے انکے پیچہے نماز پڑہین گے انکی پیروی کرینگے جسطرح
حدیث جابر مین نزدیک مسلم کے آیا ہے کہ عیسیٰ مہدی سے جب وہ نماز مین پیچہے ہٹنے
لگین گے کہین گے بعض تمہارے بعض پر امیر ہین اللہ نے اس امت کو بزرگی
دی ہے یہہ جو بعض روایات مین آیا ہے کہ اس نماز کو مہدی پڑہاوینگے پہر عیسیٰ
امام ہونگے یہہ کچہہ اعتراض نہین ہے اسلئے کہ جب امامت و امارت مہدی کے ثابت
ہو چکے تو اب اگر مہدی اونکو امام نماز مقرر فرما دین تو جائز ہے اسلئے کہ وہ
افضل ہین اونکی افضلیت سے یہہ لازم نہین آتا کہ خلیفہ بہی وہی ہون کیونکہ
خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے جائز ہے خصوصاً جبکہ فاضل غیر قریش ہو
ابن حجر نے کہا بعد نزول عیسیٰ کے قریش کو کوئی خصوصیت کسی چیز سے بدون
مراجعت عیسیٰ علیہ السلام کے باقی نرہیگی اس صورت مین یہہ حدیث معارض ہوئی
کہ لایزال ھذا الامر فی قریش ما بقی فی الناس اثنان انتہیٰ بے شک اس وجہ سے
بہت اشکالات دور ہوتی ہین جیسے یہہ بات کہ زمانہ ان دونون کا موصوف برکت و
امن ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بہر دینگے صلیب کو توڑینگے سور کو قتل
کرینگے کیونکہ زمانہ ایک ہی ہوگا کبہی کوئی بات انکی طرف منسوب کیگئی کبہی اونکی
طرف اسبات کا استیناس اس حدیث سے بہی ہوتا ہے کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم حکما مقسطا واماماکم منکم تم کیا کروگے جب ابن مریم تم مین اوتر کر
آوینگے وہ حاکم عادل ہونگے تمہارے امام تم مین سے موجود ہون گے لفظ حکماً
مقسطاً سے جو امامت عیسیٰ علیہ السلام کی سمجہی جاتی تہی اوسکو یہہ کہکر امامکم
منکم دور کر دیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد امامت نماز نہین ہے۔ اسلئے کہ مراد ثابت
کرنا اتباع عیسیٰ علیہ السلام کا ہے شریعت اسلام کو یہہ خلیفہ کی رعیت ہون گے

ایک مرد منجملہ آحاد امت کے ہونگے وباللہ التوفیق **فائدہ** خاتم الرسل کے مرتبہ
کو دیکھنا چاہیئے کہ ایسا پیغمبر جو کلمۂ خدا اور روح اللہ ہے زمان آخرین انکی امت
مین داخل شامل ہوگا یہہ رتبہ تو دنیا مین پایا جاویگا آخرت مین پورا پورا
رتبۂ مزیت سب انبیاء ورسل پر ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالٰی اسلیئے کہ محل ظہور
عظمت سید المرسلین تو وہی دن ہے جسکے بعد پہر کوئی دوسرا دن نہین ہے
تکملہ ابن عربی امام صوفیۂ صافیہ رحمہ نے فتوحات مکیہ کے باب تین سو چہیاسٹہہ
مین لکہا ہے اللہ کا ایک خلیفہ ہے عترت رسول خدا اولاد فاطمہ سے اوسکا
نام موافق نام رسول خدا صلعم کے ہوگا جدا اوسکے حسین بن علی ہین سعید ترین
مردم ساتہہ اوسکے اہل کوفہ ہونگے پانچ یا سات یا نو برس زندہ رہین گے یہہ
جسوقت نکلین گے زمین ظلم وجور سے بہر چکی ہوگی یہہ اوسکو عدل وانصاف سے
بہر دینگے اثر رسول اللہ صلعم کا اقتدا کرینگے ذرا بہول چوک نہوگی انکے ساتہہ ایک
فرشتہ ہوگا جو انکی درستی کرتا رہیگا وہ فرشتہ دکہائی ندیگا یہہ متحمل بردبار ہونگے
ضعیف کو قوت دینگے مہمان کی میزبانی کرینگے حق حادثون مین اعانت فرماوینگے
وہ کرینگے جو کہین گے وہ کہین گے جو جانتے ہین وہ جانین گے جو دیکہتے ہین
اللہ تعالٰی ایک رات مین انکو درست کردیگا ظلم کو ظالمونکو مٹادینگے دین کو قائم
کرینگے اسلام مین جان پہونکین گے اوسکو بعد ذلت کے عزت بخشین گے بعد موت
کے زندہ کرینگے انکے زمانے مین رانکو آدمی جاہل بخیل ڈرپوک ہوگا صبح کو اعلم اکرم
اشجع ہوجاویگا جزیہ لینا موقوف کردینگے خدا کی طرف تلوار کے ذریعہ سے بلاوینگے
جو نمانے گا مارا جاویگا جو ان سے جہگڑے گا وہ کامیاب نہوگا جو دین سچ مچ
ہے اوسکو ظاہر کرینگے کہ اگر رسول خدا صلعم زندہ ہوتے تو اوسیکا حکم کرتے
جتنے مذہب ہین اونکو زمین سے اوٹہا دینگے یہی دین خالص باقی رہ جاویگا

انکے دشمن علمار اہل اجتہاد ہونگے اسلیئے کہ انکو دیکہین گے کہ خلاف مذہب ائمہ حکم
کرتے ہین یہہ لوگ ناخوشی سے اونکے حکم مین داخل ہونگے تلوار و دبدبے کے
ڈرسے اوس چیز کے لالچ سے جو اونکے پاس ہے انکا دشمن کہلم کہلا کوئی نہوگا مگر
یہی فقہ والے بالخصوص کیونکہ انکی ریاست باقی نرہیگی عام لوگون سے کچہہ امتیاز
نہوگا بلکہ کسی حکم کا علم بہی انکو باقی نرہیگا مگر تہوڑا سا رے جہان سے خلاف احکام
کا ان امام صاحب کے ہونے سے اوٹہہ جاویگا اگر انکے ہاتہہ مین تلوار نہوتی
تو فقہا انکے قتل کا فتویٰ دیتے لکن اللہ تو انکو سیف و کرم کے ساتہہ ظاہر
کریگا اسلیئے یہہ لوگ طمع کرینگے ڈرینگے اونکا حکم بغیر ایمان کے مانین گے دلمین
اوسکے برخلاف ہونگے عامۂ مسلمین نسبت خواص کے زیادہ تر ان سے خوش
ہونگے اہل کوذ سب سے زیادہ اسبات مین بختاور ہین اہل حقائق مین جو عارف
باللہ ہین وہ شہود و کشف و تعریف آلہی کی راہ سے انسے بعیت کرینگے انکے ہمراہ
مردان خدا ہونگے جو انکی دعوت کو قائم کرینگے انکے مددگار رہین گے یہی لوگ انکے
وزیر ہین کہ بار مملکت کو اوٹہاوینگے جو بوجہہ اللہ نے مہدی پر رکہا ہے اوسمین
انکی مدد کرینگے یہہ نو آدمی ہونگے جو قدم بقدم رجال صحابہ کے ہین صدقوا ما
عاھدوا اللّٰہ علیہ یعنی جو عہد اللہ سے کیا ہوگا اوسکو سچا کر دکہائین گے یہہ سب
عجمی ہونگے انمین کوئی عربی نہوگا مگر بات عربی ہی زبان مین کرینگے انکے لیئے ایک حافظ ہوگا
جو انکی جنس مین سے نہین ہے اوسنے کبہی نافرمانی خدا کی نہ کی ہوگی یہہ حافظ
اخص وزرا، افضل امنا رہوگا گویا یہہ اشارہ ہے طرف عیسیٰ علیہ السلام کے
اسلیئے کہ سوا انبیا رکے کوئی دوسرا معصوم نہین ہے اسلیئے انکا وزیر اخص ہوگا
انتہٰی رہی عصمت مہدی کی سو انہین کی حکم مین ہے جسطرح کلام مابعد انکا
اسطرف اشارہ کرتا ہے یا یہہ اشارہ ہے طرف اوس فرشتے کے جو اونکو درست

کرتا رہیگا چنانچہ یہہ لفظ کہ وہ حافظ انکی جنس کا نہین ہے موید اسی بات کا ہے
کیونکہ عیسی انکی جنس کے ہین اسلئے کہ بشر ہین لکن کبھی اطلاق جنس کا صنف پر بھی
ہوتا ہے اس صورت مین یہہ اطلاق عیسی پر بھی صادق آسکتا ہے اسلئے کہ
وہ بنی اسرائیل مین رہے اعاجم سو اگرچہ اطلاق لفظ عجم کا ماسواے عرب پر ہوتا
ہے لکن غالب اطلاق اس لفظ کا فارس پر آتا ہے اس صورت مین عیسیٰ انکی
جنس کے نہ ٹہرے یعنی انکے گمان مین واللہ اعلم **تنبیہ** اسکے بعد فتوحات
مین یہہ لکہا ہے کہ زمانہ مہدی کا آگیا اونکے وقت نے تمپر سایہ ڈالا چوتہا قرن
جو بعد تین قرن مشہود لہا بالخیر کی ہے وہ ہوچکا اسی قرن سے نشر ا ہوا سفک
دما کثرت فساد ذیاب کا بلاد مین افساد ظاہر ہوا تہا تک کہ جور کا سیلاب بہ
نکلا عدل کا دن گیا ظلم کی رات آگئی انکے شہید بہترین شہدا ہین انکے امین
بہترین امنا ہین اللہ تعالےٰ ایک گروہ کو انکا وزیر کریگا اس گروہ کو اللہ تعالےٰ
پردۂ غیب مین چہپا رکہا ہے کشف و شہود کی راہ سے اونکو حقائق پر آگاہ
کردیا ہے جو اللہ کا حکم اوسکے بندون مین ہے اوسپر مطلع فرمادیا ہے انہین
کے مشورے سے بزرگی ملیگی یہہ عارف ہین اون امور کے جو اوسوقت پیش
ہونگے رہے مہدی سو وہ صاحب سیف حق صاحب سیاست ہین اللہ کیطرف
سے یہہ ہر مرتبہ و منزلت کے قدردان ہون گے کیونکہ خلیفہ راست باز ہین پرند
جانور کی بولی سمجہین گے انکا عدل انس و جن مین سرایت کرجاویگا قال
تعالےٰ وکان حقا علینا نصر المؤمنین ہم پر مدد کرنا ایمان والون کا ثابت ہے
یہہ وزرا اس آیت کو اپنے دن کی سیرت رات کی کہانی کرینگے اس آیت
سے خدا انکو سچا علم بخشیگا کیا حال مین کیا ذوق مین یہہ جان لینگے کہ صدق
تو یہی خدا کی تلوار ہے زمین مین جو کوئی اس تلوار کو لیکر کہڑا ہوگا یا اس وصف

کے ساتھہ متصف ہوگا اللہ تعالےٰ اوسکی مدد کریگا کیونکہ صدق خدا کی ایک صفت
ہے صادق اوسکا نام ہے امام مہدی جب یہہ بات معلوم کرینگے اوسپر عامل ہونگے
اس بنا پر سارے اہل زمانہ سے زیادہ تر صادق ٹھہرینگے انکے وزرا رہادی یہہ
مہدی ہونگے یہہ علم باللہ انکو ہاتہہ سے ان وزرا خیر کے حاصل ہوگا انتہےٰ
فائدہ قیام وزارت مہدی مین کل نو امر درکار ہین ا پرکہہ کہ جسکو خدا کی
طرف بلاوینگے سمجھہ بوجھہ کر بلاوینگے ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعن سو
جسطرح رسول خدا سے اس بلانے مین بہول چوک نہین ہوئی اسیطرح سی مہدی
سے کہ تابع رسول صلعم ہین خطا نہوگی ۲ اللہ کے خطاب کا پہچاننا وقت القار
کے کوئی بشر خدا سے بات نہین کرسکتا مگر وحی کی راہ سے یا پردہ کے پیچھے سے
یا خدا کسیکو اوسکے پاس بہیجے ۳ علم ترجمہ کا کہ جو بات خدا کی طرف سے القا ہوگی
اوسکا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کردینگے ۴ مقرر کرنا مراتب والیان امور کا جسکو جس لائق
میزان اعتبار مین تول لینگے اوسکو اوسیطرح کی خدمت سپرد کردینگے ۵ رحمت
کرنا غصے مین مگر حدود و تعزیرات مین کہ وہ جگہہ غصے کی ہے نہ محل رحم کا ۶ علم
حاجات مملکت کا رزق وغیرہ سے کہ کسکو کیا چاہیئے ۷ علم تداخل امور کا کہ کس بات
کو کس پیرایے مین کرنا چاہیے کسی حکم مین انکو کچہہ دہوکا نہ پڑیگا مہدی کو علم قیاس
نہوگا جو کچہہ خدا القار کریگا یا فرشتہ بتاویگا وہی حکم دینگے یہی وہ شرع حنیفی محمدی
ہے کہ اگر رسول خدا صلعم زندہ ہوتے اور یہہ معاملہ پیش آتا تو اوسمین وہی حکم
کرتے جو حکم یہہ امام کرینگے اللہ تعالےٰ انکو شرع محمدی سکہا دیگا قیاس کرنا باوجود
نصوص کے انپر حرام ہوگا اسی لیئے انکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے یقفو
اثری ولا یخطی اس لیئے ہم نے جان لیا کہ وہ متبع ہونگے نہ موجد شرع حکم مین خطا
کرنے سے معصوم ہونگے اسلیئے کہ حکم رسول کیطرف سے کوئی نسبت خطا کی نہین ہوسکتی

کیونکہ رسول اپنے جی سے بات نہین کہتا ہے وہ تو جو کچھ کہتا ہے وحی سے کہتا
ہے باقی حالات مین محفوظ ہونگے کیونکہ عصمت نہین ہے مگر واسطے انبیا رکے
سو یہہ نبی نہین ہین بلکہ ایک ولی ہین اولیار خدا محفوظ ہوتے ہین نہ معصوم
۸ پورا کرنا لوگون کی حاجت کا امام پر یہہ بات متعین ہے کہ مصالح خلق مین کوشش
کرے اللہ نے امامون کو اسی لئے مقدم کیا ہے امامون کے سب کام دوسرون
کی درستی حاجت برآری کے لئے ہوتے ہین نہ اپنی جان کے لئے جو بادشاہ
سوائے امور رعیت کے کسی اور کام مین مشغول ہو انکی حاجت برآری نکرے تو
سمجھو کہ وہ اس مرتبہ سے الگ ہے اوسمین اور عام لوگون مین کچھ فرق نہین ہے
۹ واقف ہونا اوس علم سے جسکے طرف زمانۂ امامت مین حاجت پڑتی ہے بالخصوص
مہدی کو تو خدا کیطرف سے مراد خدا یتعالے پر آگاہی حاصل رہیگی قبل اسکے کہ وہ بات
واقع ہو جس کام کا خدا کرنا چاہیگا ایک دن پہلے اوس کام کے ہونے سے انکو معلوم
ہو جاویگا کہ یہہ بات اسطرح پر ہوگی یہہ اوس کام مین اگر خلق کا بہلا ہے تو خاموش
رہین گے اگر اونپر بلا ہے تو تضرع وزاری کرینگے اللہ تعالے اپنی رحمت و فضل
سے اوس بلا کو دور کردیگا انکی دعا قبول ہوگی جس حادثے مین کشف سے کوئی
حکم معلوم نہوگا اوسکو ملحق بمباح کرینگے خدا کے حکم نہ بتانے سے جان لین گے
کہ حکم شرع کا یہی ہے کیونکہ یہہ رائے و قیاس سے معصوم ہونگے جو شخص پیغمبر نہین
ہے قیاس کرنا اوسکا دین خدا مین گویا حکم کرنا ہے اللہ پر ساتہ اوس چیز کے
جو نا معلوم ہے اور جو بات انکو خدا کے بتانے سے یا کشف سے معلوم ہوگی وہی
حکم شرع محمدی کا اوس مسئلے مین ہوگا بعض اوقات خدا انکو بتاویگا کہ یہہ کام
مباح ہے سو جس بات مین مصلحت رعایا ہوگی وہی کرینگے انکی ذات بمنزلہ رسول
خدا صلعم سراسر رحمت ہوگی یہہ نو کام ہین جو کسی امام کو ائمہ دین مین سے مجموعاً

حاصل نہ ہونگے قیامت تک مگران امام مہدی علیہ السلام کو میسر ہونگی انکے
لئے آنحضرت صلعم نے نص کی ہے کہ یقفو اثری ولا یخطی ایسی نص کسی دوسرے
امام کے لئے جو بعد عہد نبوت آئے ہین نہین فرمائی خطا سے انکو محفوظ بتایا ہے اپنا
تبع سنت ثابت کیا ہے پہر فتوحات مین کہا کہ عیسیٰ انکے زمانے مین اوترینگے سفید
منارہ شرقی مسجد دمشق سے لوگ اوسوقت نماز عصر مین ہونگے امام انکو دیکہکر
الگ ہوجاوینگے یہہ آگے بڑہ کر لوگونکو نماز پڑہاوینگے مطابق سنت رسول خدا
صلعم کے **تنبیہ** یہہ کچہہ اوس روایت کے خلاف نہین ہے جسمین یہہ آیا ہے
کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز صبح مین مقتدی مہدی ہونگے کہین گے اقامت نماز
تمہارے ہی لئے کہی گئی ہے اسلئے کہ مہدی وقت نزول عیسیٰ کے بیت المقدس
مین ہونگے یہہ دمشق مین اوترینگے وہ امام جو انکو دیکہکر الگ ہوجاویگا کوئی
امیر مہدی کیطرف کا دمشق پر ہوگا نہ خود مہدی یہہ نماز عصر کی ہوگی یہود و
نصاریٰ مسلمان سب اکٹھے ہونگے امامت مہدی کی نماز مین اقتدا عیسیٰ کی اونکے
ساتہہ نماز صبح مین ہوگی وہان یہی خالص مسلمان ہونگے نہ اور کوئی **تنبیہ**
یہہ جو گذر چکا کہ سات یا نو برس خلافت مہدی کی زمانۂ عیسیٰ علیہ السلام مین ہوگی
کچہہ خلاف اوس حدیث کے نہین ہے جسمین یہہ آیا ہے لن تہلک امۃ انا اولہا
والمہدی فی اوسطہا وعیسیٰ فی آخرہا اسلئے کہ مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ہونگے
تیس برس سے زیادہ عیسیٰ انکے بعد کچہہ اوپر تیس برس تک رہین گے اسلئے کہ ایک
روایت مین ٹہہرنا مہدی کا چالیس برس تک آیا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا ٹہہرنا
پینتالیس برس وارد ہوا ہے سو مدت انکے اجتماع باہمی کی سات یا نو برس ہوگی
باقی مدت جدائی کی ہے **تنبیہ** اشاعہ مین ہے تجہے معلوم ہوچکا کہ احادیث
وجود مہدی کی نکلنا انکا آخر زمانے مین ہونا اونکا عترت رسول خدا اولاد

فاطمہ علیہا السلام سے حد تواتر معنوی کو پہونچ گیا ہے پھر انکار کیے کیا معنی اسلیئے
آیا ہے کہ جو کوئی تکذیب دجال کی تکذیب مہدی کی کریگا وہ کافر ہو جاوے گا
رواہ ابو بکر الاسکاف فی فوائد الاخبار والقاسم السہیلی فی شرح السیر لہ
رہی یہہ بات کہ بعض احادیث مین یون آیا ہے کہ لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم
سو قطع نظر اسکے کہ یہہ حدیث نزدیک حفاظ حدیث کے ضعیف ہے اسکی تاویل یہی
ہو سکتی ہے بلکہ واجب ہے یعنی نہین کوئی قول مہدی کے لیئے مگر بشورت عیسیٰ
اگر یہہ بات ہم مان لین کہ عیسیٰ وزیر مہدی علیہما السلام ہونگے یا یہہ مراد ہے کہ
کوئی مہدی معصوم نہین ہے مگر عیسیٰ اسلیئے کہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کے امرار
مخاطین ہونگے شرح عقائد تفتازانی سے جو نفی مہدی اسی حدیث کی بنا پر سمجھی
جاتی ہے او سپر د ہو گا نہ کہا یئو اسلیئے کہ حدیث لا مھدی الا عیسیٰ ضعیف ہے
احادیث صحیحہ کے خلاف ہے حافظ ابن القیم نے کتاب النارین مین لکھا ہے کہ اس
حدیث کو ابن ماجہ نے طریق محمد بن خالد جندی سے اوس نے ابان بن صالح سے
ابان نے حسن سے حسن نے انس بن مالک سے انس نے جناب رسول خدا صلعم
سے روایت کیا ہے ابن ماجہ اس روایت مین محمد بن خالد سے متفرد ہین محمد بن
حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین کہا ہے محمد بن خالد نزدیک ان شاغ
والون کے کہ اہل علم و نقل ہین غیر معروف ہے احادیث رسالت ذکر مہدی مین
مہدی کی اہلبیت سے ہونے مین متواتر مین بیہقی نے کہا محمد بن خالد متفرد ہے
ساتھ اس حدیث کے حاکم نے کہا وہ مجہول ہے حدیث کی سند مین اختلاف ہی
اوس نے ابان ابن ابی عیاش سے ابان نے حسن سے حسن نے رسول خدا
صلعم سے روایت کیا ہے پس مرجع حدیث کا طرف روایت محمد بن خالد کے ٹھہرا
وہ مجہول ہے ابان بن ابی عیاش متروک ہے حسن کی روایت منقطع ہے جو احادیث

ظہور مہدی مین آئی ہین وہ اس حدیث سے سند مین زیادہ ترصحیح ہین جیسے
حدیث ابن مسعود لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتے
یبعث رجل من امتی او من اھل بیتی الحدیث رواہ ابو داؤد والترمذی و
قال حسن صحیح و فی الباب عن علی و ابی سعید و ام سلمۃ و ابی ھریرۃ
پہر ترمذی نے بعد روایت حدیث ابی ہریرہ کے یون کہا کہ یہہ صحیح ہے ابن القیم
نے کہا اس باب مین حذیفہ بن الیمان ابی امامہ باہلی عبد الرحمن بن عوف عبد اللہ
بن عمرو بن العاص ثوبان انس بن مالک جابر ابن عباس وغیرہم سے بہی احادیث
آئی ہین تنبیہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ مہدی بہتر ہین ابی بکر و عمر سے
کہا گیا ان سے وہ بہتر ہونگے کہا لگتا ہے کہ بعض انبیاء سے بہی بہتر ہون ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ ابو بکر و عمر ان سے بہتر نہین ہین سیوطی نے عرف
الجادی مین کہا یہہ اسناد صحیح ہے اور یہہ لفظ پہلے لفظ سے ہلکا ہے پہر کہا اوجہ
یعنی ارجح میرے نزدیک تاویل ہے ان دونون لفظ کی اوسطرح پر جسطرح
تاویل کی گئی ہے حدیث بل اجر خمسین منکم کی بسبب شدت فتن کے زمانہ مہدی
مین انتہے اشاعہ مین ہے تحقیق یہہ ہے کہ جہات تفضیل کی مختلف ہین ہمکو کسیکا
فضیلت دینا کسی پر علی الاطلاق جائز نہین ہے مگر جبکہ رسول خدا صلعم اوسکو
فضیلت دین کبہی مفضول مین کوئی مزیت کسی اور راہ سے پائی جاتی ہے جو فاضل
مین نہین ہوتی فتوحات سے اوپر گذر چکا کہ مہدی حکم مین معصوم ہونگے اثر مین
مقتفی یعنی مقتدی رسول خدا صلعم ہونگے ان سے کبہی بہول چوک نہو گی اسمین
شک نہین کہ یہہ بات شیخین مین نہ تہی اور نو کام جنکا ذکر ہو چکا وہ سب کسی امام
مین ائمہ دین سے پہلے ان سے جمع نہین ہوئے ان جہتون سے تفضیل مہدی کی
شیخین پر جائز ہو سکتی ہے اگرچہ اونکو فضل صحبت مشاہدہ وحی سابقۂ اسلام حاصل

واللہ اعلم **فائدہ** علی قاری نے مشرب وردی مین لکھا ہے ایک فضیلت مہدی
علیہ السلام کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے انکا نام خلیفۃ اللہ رکھا ہے ابو بکر کو نہین
کہتے مگر خلیفہ رسول اللہ صلعم کا انتہٰی مین کہتا ہون یہہ بات درست ہے مگر ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی اس امت مین امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے
یعنی سنت کا حکم دیتا ہے بدعت سے منع فرماتا ہے وہ خدا کا خلیفہ ہے زمین مین
اوکما قال پس یہہ حدیث شامل ہے مہدی وغیر مہدی کو اتنا ہو سکتا ہے کہ مہدی
کے حق مین یہہ لفظ حقیقۃً ہو دوسرے کے لئے مجازاً واللہ اعلم **تنقیح**
قصۂ مہدی مین بیان چند علامات قیامت کا ہے ا ظاہر کرنا فرات کا ہے سونے
کے پہاڑ کو عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یرفعہ لاتقوم الساعۃ حتی یحسر
الفرات عن جبل من ذہب یقتتل علیہ الناس فیقتل تسعۃ اعشارہم
اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے احمد ومسلم نے بھی اسکو ابی اوفی سے اخراج
کیا ہے آخر مین اتنا اور ہے حتی یقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون اسیطرح
مسلم نے ابی ہریرہ سے شیخین وابو داؤد نے بھی مختصراً ابو ہریرہ سے یون
روایت کیا ہے یوشک الفرات یحسر عن کنز فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئاً
نعیم بن حماد کی روایت مین ابی ہریرہ سے یون آیا ہے فیقتل من کل تسعۃ
سبعۃ فاذا ادرکتموہ فلا تقربوہ ان حدیثون کا ترجمہ پہلے گذر چکا ہے انمین
کچھ ذکر اسکا نہین کہ یہہ واقعہ قبل مہدی کے ہوگا یا زمانہ مہدی مین یا بعد انکے
٢ قتل نفس زکیہ کا ہے مجاہد نے کہا مجھ سے ایک صحابی نے کہا اذا قتلت النفس
الزکیۃ غضب علیہم من فی السماء ومن فی الارض فاتی الناس المہدی فزفوہ
کما تزف العروس الی زوجہا لیلۃ عرسہا رواہ ابن ابی شیبۃ عمار بن
یاسر نے کہا اذا قتلت النفس الزکیۃ واخوہ یقتل بمکۃ ضیعۃ نادی

منادٍ من السماء ان امیرکم فلان وذلک المھدی رواہ نعیم بن حماد
ف یہ نفس زکیہ اور ہین وہ نفس زکیہ جو زمانہ خلیفہ منصور عباسی مین قتل
کیے گئے تھے موسیٰ بن عیسیٰ عم منصور نے اونکو قتل کیا تھا اور ہین اونکا نام محمد
نفس زکیہ بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط تھا اون سے اہل مدینہ
نے بیعت خلافت کی تھی لوگ اوسوقت کہتے تھے مہدی یہی ہین یہہ مدینے مین مارے
گئے انکے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ عراق مین قتل ہوئے ان دونون کے باپ
حبس مین مرگئے ۲۳ آنا کالے نشانون کا ہے طرف سے خراسان کے عن ثوبان
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم تطلع الرایات السود من قبل المشرق
فیقاتلونکم قتالا شدیدا لم یقاتلہ قوم مثلہ فاذا رایتموہا فبایعوہ ولو حبوا علی
الثلج فان فیہا خلیفۃ اللہ المھدی رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکے یہہ معنی
ہین کہ یہہ نشان طرف مہدی کے آوینگے مہدی کی مدد کرینگے وعن ابن مسعود
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم یاتی قوم من قبل المشرق معھم رایات
سود فیسألون الخیر فلا یعطونہ فیقاتلون فینصرون فیعطون ما سألوا
فلا یقبلونہ حتی یدفعوھا الی رجل من اھل بیتی فیملأھا قسطا کما ملؤھا جورا
فمن ادرک ذلک منکم فلیأتھم ولو حبوا علی الثلج رواہ ابن ابی شیبۃ و
ابن ماجۃ یہہ کالے نشان اور ہین وہ کالے نشان جو واسطے مدد بنی عباس
کے آئے تھے ہر ایک نشان مشرق ہی کیطرف چلا تھا اہل خراسان لائے تھے بنی امیہ
سے لڑے تھے اور ہین انکی ٹوپیان سیاہ کپڑے سفید ہونگے اونکے سارے کپڑے
سیاہ تھے یہہ چھوٹے ہونگے وہ نشان بڑے تھے انکو ہاشمی لیکر آویگا اسکے مقدمہ
پر شعیب بن صالح تمیمی ہوگا اونکو ابو مسلم خراسانی لیکر آیا تھا اونکی صراحت روایت
سعید بن المسیب مین مرسلاً یون آئی ہے قال رسول اللہ صلعم تخرج من المشرق

رایات سود لبنی العباس ثم یمکثون ما شاء اللہ ثم تخرج رایات سود صغار تقاتل رجلا من ولد ابی سفیان یہ نشان بنی ابی سفیان سے لڑینگے وہ نشان بنی مروان سے لڑے تھے اس نشان کے لوگ مشرق کیطرف سے نکلکر اطاعت مہدی کرینگے اسکو نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے غرضکہ ان دونون نشانون مین فرق ہے وہ نشان آچکے یہ نشان آنیوالے ہین ۴ زمین کا سونے چاندی کو باہر پھینکدینا عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان ھذا الدین قد تم وانہ صائر الی النقصان وان امارۃ ذلک ان تقطع الارحام ویوخذ المال بغیر حقہ وتسفک الدماء ویشتکی ذو القرابۃ قرابتہ فلا یعود علیہ بشئ ویطوف السائل لا یوضع فی یدہ شئ فبینما ھم کذلک اذ خارت الارض خوار البقرۃ یحسب کل انسان انھا خارت من قبلھم فبینما الناس کذلک اذ قذفت الارض بافلاذ کبدھا من الذھب والفضۃ لا ینفع بعد شئ منہ ذھب ولا فضۃ رواہ ابن ابی شیبۃ ۵ ہونا خسف کا ہے نزدیک ایک معدن کے عن ابن عمر قال تخرج معادن مختلفۃ معدن منھا قریب من الحجاز تأتیہ شرار الناس یقال لہ فرعون فبینما ھم یعملون فیہ اذ حسر عن الذھب فاعجبھم معتملۃ اذ خسف بہ وبھم رواہ الحاکم وصححہ اس سے یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ واقعہ مہدی سے پہلے ہوگا یا اونکے زمانے مین یا بعد اونکے مگر دوسری روایت آیندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی سے پہلے ہوگا عن علی کرم اللہ وجھہ انہ قال الفتن اربعۃ فتنۃ السراء والضراء وفتنۃ کذا فذکر معدن الذھب ثم یخرج رجل من عترۃ النبی صلعم یصلح اللہ علی یدیہ امرھم رواہ نعیم بن حماد بسند صحیح علی شرط مسلم کئی سال ہوئے کہ ایک غل اوڑا تھا کہ مکہ یا مدینے کیطرف ایک پہاڑ مین سونے کی کان نکلی ہے پھر کچھ اصل اوسکی تحقیق نہین ہوئی ۶ غوطہ زمین غربی دمشق کے

ایک گاؤن دہس جاویگا عن خالد بن معدان قال لا یخرج المہدی حتی یخسف بقریۃ
بالغوطۃ تسمی حرستا رواہ ابن عساکر ــــــے ہونا خسف کا بیدا مین عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلعم العجب ان ناسا من امتی یاتون البیت
لرجل من قریش قد لجاء بالبیت حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بہم فیہم المستبصر
والمجبور وابن السبیل یہلکون مہلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی
یبعثہم اللہ علی نیاتہم رواہ البخاری ومسلم اس حدیث مین لفظ رجل من
قریش کا آیا ہے ذکر مہدی کا صراحۃً نہین آیا مگر دوسری روایات سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ وہی خسف لشکر سفیانی کا ہے جو مہدی پر چڑھکر آویگا مہدی بھی
ایک مرد قریش ہی مین سے ہین گو نسل حسن ولد فاطمہ ہون اس صورت مین
ثبوت مہدی کا حدیث صحیحین سے بھی ہو سکتا ہے وعن صفیۃ ام المؤمنین
قالت قال رسول اللہ صلعم لا ینتہی الناس عن غزو ہذا البیت حتی یغزو جیش
حتی اذا کانوا بالبیداء من الارض خسف باولہم واخرہم ولم ینج اوسطہم
قیل فان کان معہم من یکرہ قال یبعثہم اللہ علی ما فی انفسہم رواہ احمد وابو
داؤد والترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد ومسلم والطبرانی عن ام سلمۃ
رواہ احمد ومسلم والنسائی وابن ماجۃ عن حفصۃ اس حدیث سے بھی ہونا
خسف کا بیدا مین ثابت ہے یہ خسف زمانۂ مہدی مین ہوگا اس بنا پر یہ حدیث
مسلم بھی دلیل ہے ظہور مہدی پر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ینقطع الخلیفۃ
بالشام لم یعثا فیہم سنتا ئۃ غریب الی ہاشمیین بمکۃ فاذا انوا بالبید أخیز لون
فی لیلۃ مقمرۃ اذا اقبل راع ینظر الیہم ویعجب ویقول یا ویح اہل مکۃ فینصرف
الی غنمہ ثم یرجع فلا یری احدا فاذاہم قد خسف بہم فیقول سبحان اللہ
ارتحلوا فی ساعۃ واحدۃ فیاتی قطیفۃ قد خسف ببعضہا وبعضہا ـــــ علی

وجه الارض فيعالجها فلا يطيقها فيعلم انه قد خسف بهم فينطلق الى صاحب
مكة فيبشره فيقول الحمد لله هذه العلامة التي كنتم تخبرون بها رواه
نعيم بن حماد وفي رواية لا يفلت منهم الا بشير ونذير لبشير الى المهدي
ونذير الى السفياني وهما رجلان من كلب جمع ان دونون روایت مین یون
ہے کہ یہ دونون آدمی بہاگ کہڑے ہونگے پہر راعی آویگا وہ کسیکو نہ پاویگا
ایک روایت مین یون آیا ہے فیخسف بثلثهم ویمسخ ثلث فتصیر وجوههم الی
اقفیتهم یمشون الی ورائهم کما یمشون الی امامهم ویلحق ثلثهم بمکة یہ روایت
اگر ثابت ہوگی تو جمع مین حاجت تحمل وتعسف کی ہے یہ بہی ہوسکتا ہے کہ خسف لشکر
کا دو بار ہو ایک بار اسطرح دوسری بار اوسطرح اسی کے قریب ہے یہ بات کہ صاحب
مدینہ ایک لشکر پہلے لشکر سفیانی سے روانہ کریگا یہ امیر ہوگا مدینہ پر طرف سے سفیانی
کے اسلئے اسکی طرف بہی یہ نسبت کی گئی ۸ رمضان مین سورج چاند کو گہن لگنا یہ
روایت امام محمد بن علی باقر سے ہے انہون نے کہا ہمارے مہدی کے لئے دو
نشانیان ہین کہ جب سے خدا نے آسمان زمین کو پیدا کیا ہے آجتک نہین ہوئین
ایک یہ کہ پہلی رات رمضان کو کسوف قمر کا ہوگا دوسرے نصف رمضان مین سورج
کو گہن لگیگا رواہ الدارقطنی فی سننه وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال لا
یخرج المهدی حتی تطلع من الشمس اية رواه البيهقي ونعيم بن حماد ۹ نکلنا قرن
ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق
القرن ذو السنين وكان اول ما طلع بهلاك قوم نوح اغرقهم الله وطلع في
زمن ابراهيم حين القى في النار وحين اهلك الله قوم فرعون ومن معه
وحين قتل يحيى بن زكريا فاذا رايتم ذلك فاستعيذوا بالله من شر الفتن
ويكون طلوعه بعد انكساف الشمس والقمر ثم لا يلبثون حتى يطلع الابقع بمصر

رواہ نعیم بن حماد ۱۰ نکلنا تارے ومدار کا ہے عن کعب قال یطلع من المشرق قبل خروج المهدی نجم له ذنب یضیئی الخوجه نعیم صاحب اشاعہ نے کہا یہ تارا ۱۲۸۵ؕ مین ماہ جمادی الآخرہ نکلا تہا دو مہینے تک شہر کر غائب ہوگیا انتہے اسکے بعد بہی کہی بار نکلا ہے حجج الکرامۃ مین ۱۱۰ ہ سے طلوع اس نجم کو ضبط کیا گیا ہے ۱۱ گہن ہونا چاند کا دوبار رمضان مین عن شریك قال بلغنی ان قبل خروج المهدی ینکسف القمر فی شهر رمضان مرتین رواہ نعیم ۱۲ نکلنا آگ کا ہے طرف سے مشرق کے عن حسین بن علی رضی الله عنهما قال اذا رایتم علامة من السماء نارا عظیمة من قبل المشرق تطلع لیلا فعندها فرج الناس وهی اقدام المهدی وعن محمد بن علی الباقر رضی الله عنه قال اذا رایتم النار من المشرق ثلاثة ایام او سبعة ایام فتوقعوا فرج ال محمد ان شاء الله تعالے مہدی اولاد فاطمہ مین ہونگے اسلئے ائمہ اہلبیت کو زیادہ تر اعتبار اونکی علامات ظہور سے رہا کیا ہے یہ روایات اگرچہ آثار ہین لکن حکم مرفوع مین ہین اسلئے کہ اجتہاد کو ایسے احوال مین کچہہ دخل ومجال نہین ہے ۱۳ وقعۂ عظیمہ کا مدینے مین ہونا ہے عن ابی هریرة رضی الله عنه قال یکون بالمدینة وقعة یغرق فیها احجار الزیت ما الحرة عندها الا کضربة سوط فیتنحی عن المدینة بریدین ثم یبایع المهدی رواہ نعیم یہ روایت صریح ہے اس باب مین کہ یہ وقعہ اور ہے وقعۂ حرہ سے بہی جو بزمانۂ یزید پلید ہوا تہا اسمین زیادہ خونریزی ہوگی تنبیہ سفر السعادۃ مین لکہا ہے زیت ایک جگہہ ہے قریب دروازہ مسجد کے جسکو باب السلام کہتے ہین جب کوئی آدمی باب السلام سے نکلکر داہنی طرف پہرتا ہے اور ایک پتہر پہینکنے کے فاصلہ پر جاتا ہے تو اوس جگہہ پہونچتا ہے جسکو احجار الزیت کہتے ہین عبارت سید سمہودی کی خلاصہ مین یہ ہے کہ احجار زیت نزدیک مشہد مالک بن

سمنان کے ہے وہان تیلی اپنے تیل کے کپّے بنایا کرتے ہین اب وہ جگہہ چھپ گئی ہے ابوداؤد و ترمذی نے مولی آبی اللحم سے روایت کیا ہے کہ اوس نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ہے احجار الزیت کے پاس پانی پیتے تھے قریب زوراء کے کھڑے ہوئے دعا کرتے تھے الحدیث کعب بن احبار کا کلام اس بات کا مقتضی ہے کہ یہہ جگہہ حرہ مین بنی عبد الاشہل کے گھرون سے پاس ہے وقعہ حرہ اسی جگہہ ہوا تھا انتہے

۱۴ آسمان سے ندا کا ہونا عن عاصم بن عمر البجلی قال لینادین باسم رجل من السماء لا ینکرہ الدلیل ولا یمنع منه الدلیل رواہ ابن ابی شیبة وعن علی رضی الله عنه قال اذا نادی مناد من السماء ان الحق فی ال محمد فعند ذلك یظہر المهدی علی افواہ الناس ویشربون حبه ولا یکون لهم ذکر غیرہ رواہ نعیم وعن سعید بن المسیب قال تکون فتنة کان اولها لعب الصبیان فلا تتناهی حتی ینادی مناد من السماء الا ان الامیر فلان ذلکم الامیر حقا ثلث مرات رواہ نعیم وعن ابی جعفر الباقر علیه السلام قال ینادی مناد من السماء ان الحق فی ال محمد وینادی مناد من الارض الا ان الحق فی ال عیسی او قال العباس فشك فیه وانما الاسفل کلمة الشیطان والصوت الاعلی کلمة الله العلیا رواہ نعیم وعنه قال اذا کان الصوت فی شهر رمضان فی لیلة جمعة فاسمعوا واطیعوا اسمین مہینا اور دن ندا کا صراحةً بتادیا ہے پھر کہا وفی اخر النهار صوت اللعین ابلیس ینادی الا ان فلانا قد قتل مظلوما یشکك علی الناس ویفتنهم فکم فی الیوم من شاك تحیر فاذا سمعتم الصوت فی رمضان یعنی الاول فلا تشکوا انه صوت جبریل وعلامة ذلك انه ینادی باسم المهدی واسم ابیه وعن اسحق بن یحیی عن امه وکانت قدیمةً قالت تکون فتنة تهلك الناس لا یستقیم امرهم حتی ینادی

منادمن السماء علیکم بفلان رواہ نعیم بن حماد وعن شہر بن حوشب قال
قال رسول اللہ صلعم فی المحرم ینادی منادمن السماء الا ان صفوۃ اللہ فلان
فاسمعوا واطیعوا فی سنۃ الصبوب المعمقۃ رواہ نعیم ہمارے پہلے گزرچکا ہی
کہ یہ ندا نزدیک قتل نفس زکیہ کے ہوگی عقد الدرر مین کہا ہے یہ ندا سارے
اہل ارض کو عام ہوگی ہر زبان والا اپنی اپنی زبان مین اوسکو سنیگا حکم بن نافع
نے کہا اذا کان الناس بمنی وبعرفات نادی مناد بعد ان یتحارب القبائل الا
ان امیرکم فلان ویتبعہ صوت اخر الا انہ قد صدق فائدہ کوئی امر
سے مانع نہین کہ یہ تکرار ندا کی رمضان مین ذی الحجہ مین محرم وغیرہ مین ہو جیسا کہ
اختلاف روایات سے ظاہر ہوتا ہے ١٥ نکلنا کف کا ہے آسمان سے عن سعید
بن المسیب قال تکون فرقۃ واختلاف حتی تطلع کف من السماء وینادی مناد
من السماء ان امیرکم فلان وعن اسماء بنت عمیس ان امارات ذلک
الیوم ان کفا من السماء مدلاۃ ینظر الناس الیہا رواہ نعیم بن حماد
یعنی ایک پنجہ آسمان سے لٹکیگا لوگ اوسکو دیکھینگے ١٦ نکالنا ہے کنز و
خزائن کعبہ کا عن علی بن ابی طالب قال حین ولیہ ھو وعمر رضی اللہ عنہما البیت
فقال عمر واللہ ما ادری ادع خزائن البیت وما فیہ من السلاح والاموال
او اقسمہ فی سبیل اللہ فقال لہ علی امض یا امیر المؤمنین فلست بصاحبہ
انما صاحبہ منا شاب من قریش یقسمہ فی سبیل اللہ فی اخر الزمان رواہ
نعیم بن حماد یہ ایسی بات ہے جسمین اجتہاد کو کچھ دخل نہین ظاہر مین اگرچہ
موقوف ہے لکن حکم مرفوع مین ہے ١٧ ملحمہ عظمی کا ہونا عن ابی ھریرۃ لا تقوم
الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق اوبدابق فیخرج الیہم جلب من المدینۃ
الحدیث رواہ مسلم والحاکم وصححہ اس مہابہارت کی تفصیل اوپر گزرچکی

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلعم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ الکبری بالغوطۃ الی جانب مدینۃ یقال لہا دمشق من خیر مدائن الشام رواہ ابوداؤد والحاکم وصححہ وعن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم لا تقوم الساعۃ حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال تجتمعون لاہل الشام وتجمع لہم اہل الاسلام یعنی الروم الی ان قال فیجعل اللہ الدائرۃ علیہم فیقتلون مقتلۃ عظیمۃ لم یر مثلہا حتی ان الطائر لیمر بجنباتہم فما یخلفہم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مأیۃ فلا یجدون بقی منہم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح او ای میراث یقسم رواہ مسلم وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلعم ست من اشراط الساعۃ موتی وفتح بیت المقدس الی ان قال وان یغدر الروم فیسیرون بثمانین بند تحت کل بند اثنی عشر الفا رواہ احمد وابن ابی شیبۃ والطبرانی وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ست فیکم ایتہا الامۃ فقال فی الخامسۃ وہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیجمعون لکم تسعۃ اشہر کقدر حمل المرأۃ ثم یکونون اولی بالغدر منکم رواہ احمد ۱۸ پچاس عورتون مین ایک قیم یعنی کارباری کا ہونا عن انس مرفوعا ان من اشراط الساعۃ ان یقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد کثرت عورتون کی بسبب کثرت فتنون کی ہوگی ان فتن مین مرد قتل ہونگے عورتین رہ جاوینگی کیونکہ اہل حرب یہی ہین نہ نساء حدیث ملحمہ مین ذکر کثرت نساء کا بعد قتل دجال کے آیا ہے لکن فتح الباری مین بذیل باب العلم یہہ لکھا ہے کہ یہہ ایک علامت محض ہے کسی دوسرے سبب سے نہوگی بلکہ اللہ تعالے یونہی مقدر کریگا کہ آخر زمانے مین لڑکے کم پیدا ہون

لڑکیان بہت متولد ہونگی کثرت نسار کی جو منجملہ علامات قیامت ہے ظہور جہل و رفع علم
سے مناسب ہے یعنی اس صورت مین ذکر اس علامت کا ہمراہ رفع علم کیا جانا چاہیئے
لکن بوجہ مناسبت اس جگہہ کیا گیا پھر حافظ نے یہہ کہا کہ پچاس کا عدد یا تو حقیقی ہے
یا مجاز ہے کثرت سے حدیث ابی موسی اسکی مؤید ہے وتری الرجل الواحد
یتبعہ اربعون امرأة انتہٰی اسوقت مین جہان دیکھو ہر گھر مین مرد کم عورتین زیادہ
ہین یہہ علامت مدت دراز سے اہل اسلام مین موجود ہے بعد ملحمۂ عظمی شاید عدد ندکو
حقیقی ہوجاوے **۱۹** میراث و غنیمت پر خوشی کا نہونا یہہ دونون امر ملحمۂ کبری
مین ہونگے حدیث اسکی قریب گذر چکی **۲۰** فتح ہونا قسطنطنیہ و رومیہ کا عن ابی
هريرة رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم قال سمعتم
بمدينة جانب منها فی البر وجانب منها فی البحر قالوا بلی یا رسول اللہ قال
لاتقوم الساعة حتی يغزوها سبعون الفا من بنی اسحق الحديث رواه
مسلم والحاكم وقال يقال هذا المدينة هی القسطنطينية قاضی عیاض
نے کہا اصول مسلم مین اسیطرح لفظ بنی اسحق ہے لکن معروف محفوظ لفظ بنی
اسمٰعیل ہے سیاق حدیث اسی پر دلیل ہے اسلیئے کہ مراد عرب ہین حافظ ابن
حجر نے کہا صواب لفظ بنی اسمٰعیل ہے جسطرح اور حدیثین دلالت کرتی ہین و
عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ست فيكم ايتها الامة وقال
فی السادسة وفتح مدينة قلت يا رسول اللہ ای مدينة قال قسطنطينية
وعن كثير بن عبد اللہ المزنی عن ابيه عن جده سمعت رسول اللہ صلعم يقول
لا تذهبوا حتی تقاتلوا بنی الاصفر يخرج اليهم روقة المؤمنين اهل الحجاز
الذين يجاهدون فی سبيل اللہ لا تاخذهم فی اللہ لومة لائم حتی
تفتح عليهم قسطنطينية ورومية بالتسبيح والتكبير فيهدم حصنها الحديث

رواہ ابن ماجۃ والحاکم وعن ابی قبیل قال تذاکرنا فتح قسطنطینیۃ والرومیۃ ایہما تفتح اولا فقال عبد اللہ قیل یا رسول اللہ ای المدینتین تفتح اولا قسطنطینیۃ او رومیۃ فقال مدینۃ هرقل تفتح اولا یرید القسطنطینیۃ رواہ احمد والحاکم وصححہ پہلے یہہ بات گزر چکی ہے کہ مراد قسطنطینیہ ہی دار الملک سلطان اسلام نہین ہے بلکہ قسطنطینیہ کبریٰ مراد ہے کہتے ہین اس نام کا شہر ملک فرانس مین اب بہی ہے شاید وہی مراد ہو رومیہ کا نام آجکل اٹالی ہے جسکو ایطالیہ لکہتے ہین واللہ اعلم فائدہ حافظ ابن القیم نے کتاب المنار مین لکہا ہے لوگون نے مہدی کے حق مین چار قول پر اختلاف کیا ہے ایک یہہ کہ مراد مسیح بن مریم ہین حقیقت مین مہدی یہی ہونگے انکی دلیل وہی حدیث جندی ہے لا مہدی الا عیسیٰ ہے اس حدیث کا ضعف اوپر بیان ہو چکا اگر صحیح بہی ہو تو بہی حجت نہین ہے اسلئے کہ بڑے مہدی قیامت سے پہلے ہی عیسی علیہ السلام ہونگے کہہ سکتے ہین کہ حقیقت مین سوا انکے کوئی مہدی نہین گو انکے سوا کوئی اور بہی مہدی ہو یعنی مہدی کامل معصوم یہی عیسیٰ ہین دوسرا قول یہہ ہے کہ مراد مہدی سے مہدی بنی العباس ہین وہ ہو چکے انکی دلیل وہی حدیث رایات سود ہے جو طرف سے خراسان کے آوینگے یہہ حدیث بہی گزر چکی اسکو احمد نے ثوبان سے مرفوعاً روایت کیا ہے اسکی سند مین علی بن زید ضعیف ہین یہہ مناکیر کو روایت کیا کرتے ہین سو جس روایت کے ساتہہ متفرد ہون وہ لائق حجت نہین ہے ابن ماجہ نے بہی ثوری سے بطریق ثوبان اسیطرح روایت کیا ہے عبد العزیز بن مختار خالد اسکے تابع ہین پہر ابن مسعود سے روایت کیا ان اہل بیتی سیلقون بعدی بلاء وتشریدا وتطریدا حتی یاتی قوم من اہل المشرق معہم رایات سود الحدیث اخرجہ ابن ماجۃ اسکے اسناد مین یزید بن ابی زیاد سئی الحفظ

ہے یہہ آخر عمر مین مختلط ہو گئے تہے پیسے لے لیتی تہی پس اگر یہہ حدیث اور حدیث اول
صحیح ہو تو بہی اس بات پر دلیل نہین ہے کہ مہدی وہی والی عباسیہ ہوا انتہٰی اوپر
گزر چکا کہ رایات مہدی کے بہی طرف سے خراسان کے آوینگے وہ کالے ہونگے
یہہ رایات بنی عباس اور کچہہ تہے تیسرا قول یہہ ہے کہ مہدی ایک شخص اہلبیت نبوت
سے ہونگے اولاد مین حسن یا حسین کی یہہ آخر زمانہ مین نکلین گے جبکہ زمین ظلم وستم
سے بہر جاویگی یہہ اوسکو عدل وقسط سے بہردینگے اکثر احادیث اسی پر دلالت کرتی
ہین چوتہا قول امامیہ رافضہ کا ہے کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین اولاد حسین سے
امصار مین حاضر ابصار سے غائب چہوٹے بچے تہے سرداب سامرہ مین گہس گئے اسکو
پانسو برس سے زیادہ مدت گزری پہر کسی آنکہہ نے اونکو نہ دیکہا نہ کوئی خبر سنی یہہ
رافضی ہر دن اونکی راہ دیکہتے ہین کوتل گہوڑے لیکر سرداب کے سر پر کہڑے ہوتے
ہین اخرج یا مولانا اخرج یا مولانا چلاتے ہین پہر خائب خاسر نامراد پہر آتے ہین انکی یہی
عادت ہے یہہ اعتقاد انکا ہر عقلمند کا ہنسی ٹہٹہا ہو گیا ہے انتہٰی اشاعہ مین ہے ایک قوم
نے سلف مین سے یہہ دعوی کیا تہا کہ محمد بن عبد اللہ محض نفس زکیہ مہدی تہے پہر ابن القیم
نے کہا مہدی مغاربہ محمد بن تومرت تہا یہہ ایک بڑا جہوٹا ظالم متغلب بباطل تہا ظلم سے
مالک بنگیا ہزارون جانین قتل کین حریم مسلمین کو مباح کر دیا اولاد اسلام کو قید کر لیا
سبکا مال چہین لیا ملت کے حق مین حجاج بن یوسف سے بہی بہت بدتر تہا ایک جماعت
کو اپنے یارون مین سے زمین کے اندر قبور کہود کر زندہ درگور کرتا کہتا لوگون سے
کہو کہ مین وہی مہدی ہون جسکی بشارت رسول خدا صلعم نے دی ہے پہر اون قبور کو
اونپر ڈہا دیتا کہ کہین بعد اس کہنے کے تکذیب نکرنے لگین اپنا نام مہدی معصوم رکہا
تہا پہر ایک دوسرا ملحد عبید اللہ بن میمون قداح نکلا اسکا دادا یہودی تہا خاندان مجوس سے
مکر وفریب وکذب سے اسنے آپکو اہلبیت کیطرف منسوب کرکے دعوی مہدویت کا کیا بہت

زور پکڑا تغلب سے مالک ملک بن بیٹھا اسکی ذریت جو ملحد منافق تھے سب سے زیادہ خدا
و رسول کے دشمن تھے وہ بلاد مغرب پر مستولی و غالب ہو گئے مصر و حجاز و شام
لیلیا اسلام مین سخت غربت ظاہر ہوئی مسلمانون پر بڑی محنت و مصیبت پڑی یہ سب
دعوی خدائی کا کرتے تھے یہہ کہتے تھے کہ شریعت کے لئے ایک باطن ہے خلاف ظاہر کے
انہین کو ملوک قرامطہ باطنیہ کہتے ہین رفض و انتساب اہلبیت کے پردے مین چھپے دین
الحاد اختیار کیا ہمیشہ ترقی پکڑتے رہے انکا حکم غالب رہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے
اس امت کو اس آفت سے چھوڑایا صلاح الدین یوسف بن ایوب نے خوب اسلام
کی مدد کی انکو تباہ برباد کر کے ملت اسلامیہ کو انکے ہاتھون سے نجات دی مصر
پھر نئے سر سے دار الاسلام ہوا بعد اسکے کہ انکے زمانے مین دار نفاق و کفر ہو گیا تھا
انتہے حاصلہ مین کہتا ہون یہہ رسائل اخوان الصفا جو عربی فارسی مین مشہور ہین
انہین ملاحدہ کی تالیف ہین ۵

رسائل اخوان الصفا رکثیرۃ ؎		ولکن اخوان الصفاء قلیل ؎

قوم بوہرہ جو بلاد گجرات و دکن و مالوہ ہند وغیرہ ممالک اسلامیہ عجم و عرب مین منتشر
ہے یہہ سب اصل مین قرامطۂ باطنیہ ہین فائدہ شیخ علی متقی نے رسالہ مہدی مین لکھا
ہے کہ انکے زمانے مین ایک شخص ہند مین برآمد ہوا اوس نے دعوی کیا کہ مین مہدی
منتظر ہون ایک خلق کثیر نے اوسکا اتباع کیا دور تک اوسکی خبر پہونچی امر ظاہر ہوا پھر
وہ بعد ایک مدت کے مر گیا مگر اوسکے اتباع اپنے عقیدے سے نہ پھرے انتہے اشاعہ مین
ہے مین نے بہت ہندیون سے جو حرمین شریفین کو منجملۂ علما و صلحا کے آتے ہین سنا
ہے کہ وہ قوم ابتک اوسی اعتقاد ناپاک پر ہے انکو مہدویہ کہتے ہین تقالیہ بھی بولتے
ہین اسلئے کہ جو کوئی انسے کہتا ہے کہ تمہارا اعتقاد باطل ہے اوسکو قتل کر ڈالتے ہین
یہانتک کہ ایک آدمی انہین کا اگر درمیان ایک جماعت اہل اسلام کے ہو تو بھی اوسکو

کچہ پروا نہین ہوتی کہ مارا جاویگا یا بچیگا وہ مارنے مرنے پر طیار ہوجاتا ہے یہہ قوم بکثرت ہے انہون نے اس اعتقاد کے سوا اور بہی بہت بدعات ملائی ہین جسکے سبب سے سید بہی راہ سے بہک گئے اخبرنی بہذا جمع من ثقات الھند انتہیٰ مین کہتا ہون یہہ شخص جو جونپور سے نکلا تہا اسکا نام سید محمد تہا قوم مہدویہ اب تک نواحی دکن ریاست حیدرآباد مین موجود ہے انکے رد مین ایک رسالہ اردو موسوم بہدیۂ مہدویہ ابو رجا محمد مرحوم نے بہت اچہا لکہا ہے ایک مہدوی نے سنہ ۱۲۹۹ مین اسی جرم پر اونکو مسجد مین جاکر قتل کرڈالا انا للہ رسالہ مذکور مین اس متمہدی کذاب کی پوری کہانی لکہی ہے یہہ مقام فرہ مضاف قندہار مین جاکر مرگیا پہر صاحب اشاعہ نے کہا جبال شہرزور مین جبکہ مین بچا تہا ایک گاؤن مین جسکا نام ازجک ہے ایک شخص محمد نام نکلا اوس نے دعوی کیا کہ وہ مہدی ہے ایک خلق اوسکی ہمراہ ہوگئی احمد خان کردی نے جو امیر اون بلاد کا تہا اوسپر چہاپا مارا وہ بہاگ گیا اوسکا بہائی ہاتہ آیا گاؤن ویران کردیا گیا ایک جماعت اوسکے اتباع کی قتل کی گئی اوسکی شوکت جاتی رہی ذلیل وخوار ہوگیا علماء اکراد نے جمع ہوکر فتوے اوسکے کفر کا دیا کہا ایمان اپنا تازہ کرے جوروسے نیا نکاح پڑہے آخر اوسنے توبہ کی اپنے قول سے ظاہر مین رجوع کیا باطن مین اپنے یارون سے کہتا تہا کہ مین نے دل سے رجوع نہین کیا ہے سنہ ایکہزار ستر سے پہلے مین بہی اوسکے پاس گیا تہا دیکہا بڑا عابد کثیر الاجتہاد پرہیزگار کہانے پینے مین متقی حرام سے الگ طریقۂ خلوتیہ پر وظیفہ جی ہے مگر اوسکا بہائی جو گرفتار ہوکر قید ہوگیا تہا وہ بہت انکار اسپر کرتا تہا نہایت ملامت سے پیش آتا تہا پہر وہ مرگیا پہر اشاعہ مین کہا کہ تہوڑے دن پہلے اس تصنیف سے جبال عقرا وعمادیہ علاقۂ اکراد مین ایک شخص عبد اللہ نام ظاہر ہوا اوس نے کہا مین شریف حسینی ہون اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بارہ برس کا یا کچہ کم زیادہ کا ہوگا

اسنے اوسکا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا یہی میرا بیٹا مہدی موعود ہے ایک بڑی
جماعت قبائل سے اوسکے تابع ہو گئی یہہ بعض قلعون پر غالب آگیا والی موصل نے
اوسپر چڑہائی کی دونون مین لڑائی پڑی بہت خونریزی ہوئی آخر مہدی بہاگ نکلا
اوسکو مع اوسکے بیٹے کے پکڑ لیا استنبول لائے یہان سلطان نے اونکا قصور معاف
فرماکر یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ پہر اپنے ملک کو نہ جانے پاوین فہولاء الذین ادعوا
المہدویۃ بالباطل واتبعہم بعض السفہاء وحصلت منہم فتن وفساد کثیر
فی الدین انتہی کلام الاشاعۃ تتمیم وتفہیم اب دوسرا تیسرا برس ہے کہ مقام
دنقلہ ملک سودان مین ایک شخص ظاہر ہوا ہے محمد احمد نام اسکا پیشہ موروثی درودگری
ہے مدرسئہ خرطوم دکانا مین اوس نے علم مذہبی پڑہا خانقاہ مین بیٹہکر مشرب
درویشی اختیار کیا چار برس ہوئے کہ سنہ ۱۸۸۱ع مین کہا مجھکو غیب سے الہام ہوا ہے
کہ مین مجدد دین اسلام ہون مجھکو چاہئے کہ مین مذہب اسلام کو حالت اولی پر
لے آؤن قوت نصرانی کو توڑ دون سلطان روم خدیو مصر اگر اس امر مین کوشش
کرینگے تو ان سے کچھہ بحث نہین ورنہ ان سے بہی مقابلہ ہوگا یہہ مضمون اخبار لندن
نیوز مطبوعہ یکم دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع مین لکہا ہے جب سے یہہ شخص ظاہر ہوا ہے جوائب وغیرہ
اخبارات عربی وانگریزی وارد دمین اسکو مہدی کاذب یا متمہدی لکہا آتا ہے خرطوم
وسواکن وغیرہا مین اسکے لوگون سے اور لشکر مصر وفوج انگریزی سے کئی لڑائیان
ہوئین سب مین اسکو فتح اونکو شکست ہوئی ابتک یہہ فتنہ قائم ہے اب سنا گیا ہے
کہ فوج برطانیہ اوسکے مقابلے سے دست بردار ہو گئی ہے وہ جانے مصر والے
جانین **فائدہ** جنگ سواکن سے پہلے جو حال مین ہوئی ہے طرف سے فوج
برٹش کے افواج عثمان شیخ دنقلہ کے نام ایک اشتہار صلح کا دیا گیا تہا اوسکے
آخر مین یہہ دہمکی دیگئی کہ اگر صلح نکروگے تو ہم عنقریب تمہارے سر پر پہونچتے مین

اس اشتہار کے جواب مین عثمان مذکور نے جو کچھہ لکھا ہے ترجمہ اوسکا مطابق
اخبار پانیر مطبوعۂ چہارم اپریل ۱۸۸۴ء یہہ ہے بنام خداے مہربان جسکی حمد
کے ساتھہ ہر وجود بطور فطرت گویا ہے یہہ جواب ہے طرف سے جملہ شیوخ و اقوام
کے جنہون نے مراسلہ انگریزی کو سنا ہے یا نہین سنا بنام سپہ سالار لشکر انگریزی
خدا اونکو اسلام نصیب کرے تمہاری تحریر جسمین تم ہم سبکو اپنی طرف بلاتے ہو
پہونچی سنو خداے مہربان نے یکایک اپنی طرف سے ایک ہادی واسطے گمراہون
کے بہیجا ہے یہہ ہادی خدا کے دین کو بمقابلہ سب بد دینون کے قائم کریگا
جو بد دین اس خدا کے دین کو رد کرینگے وہ اونکو قتل کریگا بد دینون پر
خدا کی لعنت ہے خدا کی پہٹکار کو تم لوگون نے بہی حال مین دیکھہ لیا ہے خدا
کے ہادی کے پاس بیشمار آدمی بیشمار لشکر ہین اسکو بہی تم نے دیکھہ لیا کہ جتنی
فوج تمنے بہیجی تہی اون سب کا کیا حال ہوا آؤ آؤ قرآن شریف کا اتباع کرو
قرآن شریف مین ہے جسنے مرتے دم تک دین خدا کو نہ پہچانا اوسپر خدا کی لعنت
ہے ابد الآباد تک ہم سبکو اسبات کا یقین ہے کہ اکیلے خدا ہی نے اس مہدی کو
بہیجا ہے یہہ مہدی تمہارے مال و متاع کو اوسیطرح چہین لیگا جسطرح کہ رسول
خدا محمد صلعم نے آنکر چہین لیا تہا خدا سے ڈرو فقط اوسی کی عبادت کرو اوسکی
طرف جہکو جب تک یہہ بات نہو گی ہمارے تمہارے بیچ مین تلوار کہڑی رہیگی ہادی
تم سب کفار کے مارنے کو بہیجے گئے ہین مہدی کے ہاتہہ سے وہی بچیگا جسکی تقدیر
مین اسلام لکہا ہوا ہوگا تم سمجہو کہ اس ہادی کی تلوار تمہاری گردنون پر ہوگی
جہان کہین تم بہاگ کر جاؤگے خدا کا طوق تمہاری گردنون مین برابر پڑا ہوا ہی
کسی جگہہ بہاگ کر کیون نجاؤ ہرگز یہہ تصور نکرو کہ یہہ تمہاری جماعت موجودہ
ہمارے مقابلے مین کافی ہے یہہ بہی خیال رکہو کہ ترکو نکو بہ نسبت تمہارے تہوڑی

اصلاح کرنا پڑیگا جب تک تم سب پکے مسلمان نہوجاؤگے خدا اور رسول کی پوری اطاعت نکروگے تب تک تم اپنے سر و گردن کو بچا نہین سکتے یاد رکھو کہ خدا نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے دین کو مانے اوسکو چاہیے کہ وہ خدا کے لئے لڑے جو لوگ خدا کو نہین مانتے بے شک وہ خدا کی تلوار سے قتل کئے جاوینگے خدا نے ابتک تم لوگون کو مہلت دے رکہی تہی تم نے اس مہلت کو غنیمت نہ سمجہا خدا تعالے بدون کو ہمیشہ مہلت دیکر آزماتا ہے زمانہ مہدی کا رشوت خواری کا زمانہ نہین ہے جسپر تم کافرون کا دار مدار ہے یاد رکھو جبتک زمین بہر مین پورا پورا اسلام قائم نہوگا تب تک مہدی کی تلوار میان مین داخل نہوگی انتہٰے مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہہ مہدی موعود یہی کام کرینگے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر کفار کو اسلام پر مجبور کردینگے ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نرہیگا جو انکی مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوجاویگا خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے رہی یہہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قائم نہین کہ یہہ وہی مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعوی ہادویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انمین وہ کہان اسطرح کا دعوی بہت اخیار اشرار نے بہی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا یہہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گہڑا ہے تو ہوسکتا ہے کہ یہہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہاے صدی اول صدی مین ہوتا ہے تجدید کبہی بواسطہ سیف و سنان بہی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبانی تالیف و بیان ہوا کرتی ہے

اس تجدید کے لیے یہی شرط ہے کہ مجدد سنت مردہ کو زندہ کرے بدعت زندہ
کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا
کے لیے نکرے خدا کے لیے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبد العزیز
تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو جیسے شیخ الاسلام
ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل
امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا
ہے ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ یا متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے
طرق بھی علحدہ علحدہ ہین کوئی صورت خاص اس کام کے لیے مقرر نہین ہے
یہی علم و تقویٰ کافی ہے عصمت اہل تجدید باتفاق جمہور شرط نہین ہے ہم
نہین جانتے کہ یہہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین
آپکو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین
چنانچہ اخبار پانیر مطبوعہ دہم اپریل ۱۸۸۴ء مین اخبار ابو مدارا سے نقل کیا ہے
کہ صاحب اخبار مذکور نے محمد احمد سے ملکر پوچھا کہ کیا تمکو دعوی مہدویت کا ہے
اونہون نے کہا ہم نے یہہ دعوی کبھی نہین کیا اسلام کے بڑے بڑے عالم ہزارون
شیوخ ترقی خواہ اسلام جو بالفعل ہمارے گرداگرد موجود ہین اگر ہم دعوی مہدی
ہونے کا کرین تو یہہ سب ہمکو چھوڑ کر علحدہ ہو جاوین ہرگز مقابلہ دشمن مین ہمارا
ساتھہ ندین انتہی حاصلہ مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف
تجدید موجود ہون دیوار کے پیچھے کی بات ہمکو معلوم نہین ہو سکتی اتنی دور کا
حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابط
نہین مصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کرکے خبر انکو طرح طرح کے پیکر دیکر
لکھا کرتے ہین اگرچہ بقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے مگر اس زمانے کے اخبار

سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بھول کر دو چار خبرین صحیح لکھہ جاتے ہون نہین تو اللہ اللہ خیر سلا فائدہ یہہ جتنا حال ان اخبار بے اعتبار سے سناد کیا گیا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہہ شخص محمد احمد مثل محمد بن عبدالوہاب کے ہونگے جنکی طرف فرقۂ وہابیہ منسوب ہے اسلئے کہ وہ بھی مدعی اسی مجددویت کے تھے قرآن وحدیث کیطرف دعوت خلق کرتے تھے انکا مذہب حنبلی تھا سودان کا مذہب معلوم نہین دعوی ان دونون کا قریب یکدیگر معلوم ہوتا ہے محمد بن سعود حاکم درعیہ نے اطاعت محمد بن عبدالوہاب اختیار کر کے موافق اونکے ارشاد کے دعوت دین کی کی جہاد اسلام کیا بہت سا ملک حجاز ویمن وغیرہ کا لے لیا مدت تک مکے مدینے مین انکا دخل رہا انکے بعد انکی اولاد نے بھی یہی شیوہ اختیار کیا روز بروز ترقی ہوئی یہانتک کہ پھر ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲۳۳ھ مین وہ سب ہنگامہ طے ہو گیا جسطرح فی الحال کل علاقے سودان کے مع خرطوم وغیرہ قلعون کے ہاتھہ مین اتباع محمد احمد کے آگئے ہین توفیق پاشا خدیو مصر وغیرہ سے انکے مقابلے مین کچھہ بن نہین پڑتا دیکھا چاہئے کہ انجام اس کام کا کیا ہوتا ہے اونٹ کس کل بیٹھے ترجمان وہابیہ مین حال دعوت نجدیہ و اہل نجد کا مفصل لکھا گیا ہے اس کتاب مین تو فقط بیان کرنا احوال مہدی موعود منتظر علیہ السلام کا ہے خدا انکو کہین جلدی سے بھیجدے عیسے علیہ السلام کو اجازت نزول بخشے ہمکو انکے اعوان و انصار مین حشر کرے بے انکے آئے قیامت کبری نہین آتی یہہ آجاوین تو قیامت آوے قیامت ظاہر ہو تو ہم اپنے رب کو ان آنکھون سے دیکھین

شنیدم وعدۂ دیدار فرداست — حصول مدعا موقوف انجاست

ازین حرفم دل وجانم درگدازست — قیامت بس رہ دور و درازست

بباغ جلوہ سیر و خود برافراز — سرت گردم قیامت جلوہ گر ساز

اسیر طرز و انداز جلالم	کہ خواند از شوق بیتے حسب حالم
برافگن پردہ از رخ بے محابا	یکے کن وعدہ امروز و فردا

عوام کا یہہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناہق ہو جاتے ہین دنیا مین جس کسی نے دعوی خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت کا یا مجتہدیت کا یا کشف کرامات کا کیا کچہہ نہ کچہہ تہوڑے بہت لوگ اوسکی طرف ہو گیے پہر انجام کچہہ ہی کیون نہو ہر افواہ پر کان رکہنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے لاحول و لا قوۃ الا باللہ ؎

نہ ہر خبر کہ در آید بگوش باید گفت	نہ ہر سخن کہ ز لب آید استوار بود
تراز وسے ز خرد پیش آر و نیک بسنج	کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود

۱۲ نکلنا دجال کا ہے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب حضور الملحمۃ وحضور الملحمۃ فتح قسطنطنیۃ وفتح قسطنطنیۃ خروج الدجال رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وابو داؤد والحاکم وصححہ بیہقی نے اپنے شیخ حاکم سے حکایت کیا ہے کہ پہلی نشانی جو بعد نکلنے مہدی کے ظاہر ہوگی وہ دجال ہے پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر نکلنا دابہ کا پہر نکلنا سورج کا مغرب سے کلام حاکم مین یہہ بہی آویگا کہ دابہ بعد طلوع شمس کے نکلیگا یہی توی ہے اسی ترتیب پر اس جگہہ بیان کیا جاتا ہے۔

فصل بڑی نشانی قیامت کی جو زمانہ مہدی مین واقع ہوگی نکلنا دجال کا ہی

اسکی اتنی خبرین ہین کہ کئی مجلدات مین آسکتی ہین کئی ائمہ نے اسکے حال مین تالیفات جداگانہ کی ہین عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلعم

يقول ما بين خلق ادم الى قيام الساعة امر اكبر من الدجال رواه مسلم
یعنی آدم کے پیدا ہونے سے قیامت تک کوئی امر دجال سے زیادہ بڑا نہین ہے
وعن ابی هريرة رضی الله عنه ثلث اذا خرجن لم تنفع نفسا ايمانها لم تكن امنت
من قبل الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها رواه الترمذی وصححه
آنحضرت صلعم کی دعا مین آیا ہے اللهم انی اعوذ بك من فتنة المسيح الدجال
تفسیر بغوی مین ہے کہ ذکر دجال کا قرآن شریف مین آیا ہے فی قوله تعالے لخلق
السموات والارض اكبر من خلق الناس مراد ناس سے اسجگہہ دجال ہے کل کا اطلاق
بعض پر آتا ہے صحیح بخاری مین ہے ما من نبی الا وقد انذره قومه زاد فی
رواية معمر لقد انذره نوح قومه وعند ابی داؤد والترمذی وحسنه عن
ابی عبيدة لم يكن نبی بعد نوح الا وقد انذر وعند احمد لقد انذره نوح امته
والنبيون من بعده واخرجه من اوجه اخر عن ابن عمر رضی الله عنهما یعنی نوح
علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا اوس نے دجال سے ڈرایا **فائدہ** دجال کا نام
صافی بن الصیاد یا صائد ہے مدینے مین پیدا ہوا یہہ بات جب ٹھیک ہو کہ ابن صیاد دجال
ٹھہرے لکن صحیح یہہ ہے کہ یہہ اور شخص تھا دجال اور آدمی ہے یا تو شیطان ہی بعض
جزائر مین اوسکو باندھ رکھا ہے اولاد شق نام کاہن مشہور سے یا خود شق ہی ہے
اسکی ماں ایک جنیہ تھی اسکے باپ پر عاشق ہو گئی اوس سے شق پیدا ہوا شیاطین اسکے
لئے عجائبات بنایا کرتے تہے سلیمان علیہ السلام نے اوسکو قید کر دیا ہے لقب دجال
کا مسیح ہے دجال مشتق ہے دجل سے دجل کہتے ہین خلط ولبس وخدع کو دجال
کے یہہ معنی ہوئے کہ وہ مکار ہے لوگون کو دہوکا دیگا اوسکو مسیح اسلئے کہتے
ہین کہ ایک آنکھہ اوسکی ممسوح ہو گی یعنی کانا ہے یا اسلئے کہ زمین کا مسح کریگا
یعنی ہر جگہہ پہریگا ابو الہیثم نے کہا مسیح بر وزن سکین ہے یعنی مکروہ صورت

حلیہ دجال

کسی نے کہا مسیخ ہے بخا معجمہ قاضی عیاض نے ان دونون لفظ کا انکار کیا کہا
یہہ تحریف ہے قاموس مین ہے اجتمع لنا فی سبب تسمیة المسیح خمسون قولا عیسے
علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہین یہہ اسلئے ہے کہ جس دکہہ والیکو وہ چہوتے وہ اچہا
ہوجاتا یا اسلئے کہ وہ اخمص نہ تہے جسطرح آنحضرت صلعم کی صفت مین آیا ہے کان
مسیح القدمین یا مان کے پیٹ سے ممسوح بالدہن نکلے یا زمین مین سیر کرتے پہرتے
تہے حلیہ دجال ایک جوان آدمی ہوگا یا بوڑہا دونون قول کی سند صحیح ہے جسیم
بہاری بدن ہوگا سرخ یا سفید خالص یا گندم گون تہیہ حدیث عبد اللہ بن معقل
سے نزدیک طبرانی کے آئی ہے فتح الباری مین کہا ہے ہوسکتا ہے کہ صاف رنگ
ہوگال سرخ ہون بال گہونگر والے ہونگے سیدہی یا بائین آنکہہ کانی ہوگی ٹینٹ
نکلا ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ عیب دونون آنکہہ مین ہوگا ایک تو بالکل کانی صفا
چٹ ہوگی دوسری آنکہہ مین پہلی ہوگی اوٹہی ہوئی بائین آنکہہ کا کانا ہونا حدیث
سمرہ مین آیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے ابن حبان وحاکم نے صحیح
کہا ہے پستہ قد ہوگا دونون پنڈلی کے بیچ مین فاصلہ ہوگا یا دونون پاؤن مین
ٹیڑہ ہوگی دونون آنکہون کے بیچ مین ک ف ر لکہا ہوا ہوگا ہر مسلمان کاتب غیر
کاتب اوسکو پڑہ لیگا مگر کافر نہین پڑہ سکیگا اوسکے اولاد نہوگی مدینے مکے مین داخل
نہو سکیگا اسکے ہمراہ وہ قوم ہوگی جنکے منہہ ڈہال کیطرح چوڑے چکلے ہون گے
تتاری ترک اسی شکل کے تہے ستر ہزار یہودی اصفہان کے اوسکا ساتہہ دینگے
طیلسان یا سیجان پہنے ہوئے تلوارین محلی لگائے ہوئے ہونگے طیلسان قوردانہ
کو کہتے ہین سیجان سبز طیلسان کو کہتے ہین آنکہہ اوسکی سویگی دل نہ سوویگا ناک
چونچ کیطرح ہوگی اسکی مان بڑی موٹی لنبی پستان کی تہی یہہ بہی لنبا تڑنگا ہوگا
روایت مین قد کا قصیر وطویل ہونا دونون آیا ہے یعنی موٹاپے کی نظر سے قصیر

ہوگا ورنہ اصل مین لنبا ہے ضخامت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ زیادہ تر ایسا ہوتا یا پہلے
قصیر ہوگا ابتدا مین پہر جب کفر ظاہر کریگا دعوی خدائی کا کریگا تو پہول پہال کر دراز
قد ہوجاویگا یہہ اللہ کی آزمایش ہوگی بندون کے لیے جسطرح سارے فتنے ہین
اسیطرح ایک یہہ فتنہ بہی قصر وطول کا ہے اسکا گدہا بہت موٹا تازہ ہوگا ایک
کان سے دوسرے کان تک چالیس گز کا فاصلہ رکہتا ہوگا جہان نظر پڑیگی وہان
اوسکا قدم پڑیگا اسکے مقدمۂ لشکر پر ایک آدمی ہوگا جسکے بدن پر بہت بال ہونگے
وہ کہیگا بدو یہہ یعنی بہاگو علی نے کہا دجال چالیس گز لنبا ہوگا پہلے گز سے اوسکا
گدہا سفید ہوگا زمین اسکے لئے لپیٹ دیجاویگی دجال بادل کو ہاتہہ سے پکڑلیگا
سورج سے پہلے مغرب تک پہونچ جاویگا دریا مین ٹخنے تک گہسیگا سیرت یہہ پہلے تو

سیرت دجال

دعوی ایمان وصلاح کا کریگا دین کیطرف بلاویگا لوگ اوسکا اتباع کرینگے روز بروز
غلبہ پکڑیگا یہانتک کہ کوفے مین آویگا یہان بہی اظہار دین کرکے لوگون کو برانگیختہ عل
پر کریگا پہر مدعی نبوت کا ہوگا ہر عقلمند اس بات سے گہبرا کر اوس سے جدا ہوجاویگا پہر
چند روز کے بعد کہیگا مین خدا ہون اوسوقت ایک آنکہہ کانی ایک کان مقطوع ہوجاویگا
دونون آنکہہ کے درمیان ک ف ر لکہا جاویگا جسکے دلمین ذرہ برابر بہی ایمان
ہے وہ اوسکو چہوڑ دیگا اسکو طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کعب احبار نے
کہا پہلے وہ طرف باب شرقی دمشق کے رخ کریگا یعنی ابتداء خروج مین پہر نظر نہ آویگا
مگر نزدیک نہر کسوہ کے پہر معلوم نہوگا کہ کدہر گیا پہر مشرق مین ظاہر ہوگا وہان
خلیفہ بنے گا پہر جادو ظاہر کرکے دعوی نبوت کا کریگا مسلمان لوگ اوسکے پاس
سے چلدینگے وہ نہر پر آویگا کہیگا جاری ہو وہ بہنے لگیگی پہر کہیگا بند ہوجا وہ
بند ہوجاویگی پہر کہیگا سوکہہ جا وہ سوکہہ جاویگی الحدیث بطولہ رواہ نعیم بن
حماد اکثر تابع اوسکے یہود و ترک تتار ہونگے اللہ تعالی شیاطین کو بہیجدیگا

فتنۂ دجال

وہ کہین گے ہم سے خاطر خواہ مدد لو یہہ کہیگا جاؤ لوگون سے کہو مین اونکا رب ہون
وہ سب طرف دوڑ جا وینگے فتنۂ دجال اسکے فتنے بے گنتی ہین ا اسکے ساتہہ دو
پہاڑ چلین گے ایک مین درخت پہل پانی ہو گا دوسرے مین آگ دہوان ہو گا
کہیگا یہہ تو بہشت ہے یہہ دوزخ ہے رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر ۲
کچھہ لوگون کو قتل کر کے زندہ کریگا ایک پہاڑ ثرید کا ایک نہر پانی کی ہمراہ ہوگی رواہ نعیم
عن حذیفۃ ایک روایت مین یون ہے کہ روٹی کا پہاڑ ساتہہ ہو گا لوگ جہد مین
ہونگے مگر جسنے اوسکا ساتہہ دیا وہ روٹی کہاویگا دو نہرین ہونگی ایک کو جنت دوسرے
کو نار کہیگا جو کوئی اوسکی جنت مین جاویگا وہ نار مین گیا جو نار مین گہسیگا وہ جنت مین
ہوگا رواہ احمد وابن خزیمۃ والحاکم وسعید بن منصور عن جابر ایک روایت
مین یون آیا ہے تم مین جو کوئی اوسکو پاوے تو اوس نہر مین جاوے جسکو وہ
آگ دیکہہ رہا ہے آنکہین بند کر کے سر نیچا کر کے اوسکو پی کہ وہ ٹہنڈا پانی ہے
بخاری مین مغیرہ بن شعبہ سے روٹی کا پہاڑ آیا ہے مسلم نے گوشت روٹی کا پہاڑ
روایت کیا ہے کسی روایت مین لفظ طعام وانہار ہے کسی مین طعام وشراب کسی مین
معہ مثل الجنۃ والنار نعیم کی روایت مین ابن مسعود سے یون آیا ہے معہ
جبل من مرق وعراق اللحم حار لا یبرد ونہر جار وجبل من جنان وخضرۃ و
جبل من نار ودخان یقول ہذہ جنتی وہذہ ناری وہذا طعامی وہذا
شرابی **فائدہ** ابن حبان کا صحیح مین اسطرف میل خاطر ہے کہ یہہ بہشت ودوزخ
خیال بندی ہوگی دلیل اسکی حدیث مغیرہ ہے صحیحین مین انہون نے کہا مین آنحضرت
صلعم سے حال دجال کا بہت پوچھا کرتا تہا مجھہ سے کہا تجھکو وہ کچھہ نقصان نہ پہونچاویگا
مین نے کہا لوگ کہتے ہین اوسکے ساتہہ روٹی کا پہاڑ ہوگا فرمایا ہو اہون من ذلک
یعنی وہ اس سے کمتر ہے نزدیک اللہ کے کہ سچ مچ اوسکے پاس یہہ ہو بلکہ ایسا

بکھائی دیگا حقیقت مین کچھ نہوگا روایت احدھما فی رأی العین ماء ابیض والاخریٰ
فی رأی العین نار تاجج بھی اسی کی موئید ہے ابن العربی مالکی نے کہا بلکہ سچ مچ ہوگا
یہ اللہ کا امتحان ہے بندون کے لئے ھواھون من ذٰلک کے یہ معنی ہین
کہ یہ اس لایق نہین ہے کہ اوسکا خوف کیا جاوے یا اللہ اپنے دوستون کو
اوسکے سبب سے گمراہ کردے اشاعہ مین کہا تحقیق پہلی ہی بات ہے روایت
فلیغمض ثم لیطأطأ راسہ فیشرب فانہ ماء بارد اسی پر دال ہے اسیطرح
یہ روایت فمن ادرک ذٰلک منکم فلیقع فی الذی یراہ انہ نار فانہ ماء
عذب بارد اسیطرح یہ روایت فالنار روضۃ خضراء والجنۃ غبرۃ ذات
دخان فرق ان دونون مین یہ ہے کہ یہ تو خرق عادت ہے خدا کی جنت ونار
حقیقت ہے وہ سوا خدا کے دوسرے کے لئے حقیقۃ نہین ہو سکتی ۴ زمین
دجال کے لئے ایسی لپٹ جاویگی جیسے بکری کا چمڑا تہ کر دیتے ہین یہ چالیس دن
کے اندر ساری زمین پر پہریگا کوئی شہر نہ بچیگا جہان نہ جاویگا اوسکو پامال کریگا
مگر حرمین شریفین تیہ ایسی جلدی چلیگا جیسے ہوا سے بادل بہاگتا ہے ۴ تین بار
چلاویگا سارے اہل مشرق ومغرب اوسکو سنین گے پرندہ کو ہوا سے پکڑ کر
سورج مین بہونے گا رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر و ۵ ایک دن مین دریا
کے اندر تین بار گہسیگا پانی دریا کا کمر تک نہ پہونچیگا ایک ہاتہ اسکا دوسرے ہاتہ
سے لنبا ہوگا لنبے ہاتہ کو دریا کی تہ تک لیجا کر مچھلی پکڑیگا رواہ ابونعیم عن حذیفۃ
۶ اسکا نکلنا وقت خفت دین اور ادبار علم کے ہوگا اکثر زمین مین کوئی ایسا باقی نہ رہیگا
جو اوس سے حجت کرے لیکن لوگ ذکر دجال کا بہول جاوینگے اکثر تابع اوسکے
یہی گنوار لوگ اور عورتین ہونگی یہانتک کہ آدمی اپنی مان بیٹی بہن بیوی کو
روکے گا اس ڈرسے کہ یہ کہین اوسکی طرف نکل نہ بہاگین انکو باندھ کر رکھیگا

وہ ایک گنوار سے کہیگا بھلا اگر مین تیرے باپ مان کو زندہ کردون تو تو مجھکو اپنا رب سمجھے گا وہ کہیگا ہان اوسوقت ایک شیطان اوسکے باپ کی صورت دوسرا مان کی صورت بنکر سامنے آویگا یہہ دونون کہین گے اے بیٹے اسکی تابعداری کر یہہ تیرا رب ہے وہ تابع ہوجاویگا سچ ہے ع کہ بے علم نتوان خدارا شناخت اسیلئے حذیفہ نے کہا کہ اگر دجال تمہارے زمانے مین نکلے تو لڑکے اوسکو حذف مارین یعنی کنکری ولکن وہ تو اوسوقت نکلیگا جبکہ علم ناقص ہوجاویگا دین خفیف پڑجاویگا **تنبیہ** مراد گنوارون سے اسجگہہ وہ لوگ ہین جو علما سے دور رہتے ہین گاؤن جنگل مین بستے ہین خواہ اعراب ہون یا اتراک یا اکراد یا اور کوئی کیونکہ انکے پاس تمیز حق و باطل کا نہین ہے اکثر نفوس طرف تصدیق خوارق کے مائل ہوتے ہین **فائدہ** حافظ ابن حجر نے کہا ابونعیم نے ترجمہ حسان بن عطیہ مین بسند صحیح خود روایت کیا ہے کہ نجات نہ پاویگا فتنۂ دجال سے کوئی مگر بارہ ہزار مرد سات ہزار عورتین پھر کہا ایسی بات رائے سے نہین کہی جاتی محتمل ہے کہ مرفوع ہو مگر اسکو مرسل کردیا ہے یا بعض اہل کتاب سے اخذ کیا ہو انتہٰے یا محمول ہے اسپر کہ اعراب ونصارے اتنے آدمی اوسکے فتنہ سے بچ جاوینگے کیونکہ قصہ مہدی مین آیا ہے کہ اونکے ہمراہ اس سے بھی زیادہ لوگ ہونگے قتل عثمان رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ جسکے دلمین دانہ برابر قتل ہونا عثمان کا ہوگا وہ تابع دجال ہوجاویگا اگر دجال کو پاویگا اگر نہ پاویگا قبر مین اوسپر ایمان لاویگا صاحب اشاعہ نے کہا اس بنیاد پر جو کوئی رافضی آجکے دن ہے اور وہ مہدی سے ہدایت حق نہ پاویگا تو وہ تابع دجال ہوجاویگا اسلئے کہ ہر رافضی قتل عثمان رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہے اس قتل سے راضی ہے اللہ تعالےٰ ہمکو محبت اصحاب رسول خدا صلعم پر مارے ۸ دجال کے ساتھہ دو فرشتے بھی بشکل دو نبیون کے ہونگے ایک داہنی طرف دوسرا

بائین طرف دجال کہیگا کیا مین تمہارا رب نہین ہون جلاتا ہون مارتا ہون ایک
فرشتہ کہیگا تو جھوٹا ہے کوئی آدمی نہ سنیگا مگر دوسرا فرشتہ کہیگا تو سچ کہتا ہی
اُسکو لوگ سنین گے انکو گمان ہوگا کہ اوس فرشتہ نے دجال کو سچا بتایا یہہ بہی
ایک فتنہ ہے حدیث ابن مسعود مین نعیم وحاکم کے نزدیک یون آیا ہے کہ جب
دجال یہہ کہیگا انا رب العالمین تو الیاس کہین گے کذبت الیسع کہین گے صدق
الیاس یہہ وہ دونون نبی ہین جنکے مشابہ یہہ دونون فرشتے ہونگے ۹ سارے
شیاطین مشرق مغرب کے اسکے ہمراہ رہین گے ایک ایک مرد کے پاس سو سو شیطان
باپ بہائی لونڈی غلام اولاد کی شکل بنکر آوینگے کہین گے تو ہمکو پہچانتا ہے وہ
کہیگا ہان یہہ میرا باپ ہے یہہ میری مان ہے یہہ میری بہن ہے یہہ بہائی ہے
وہ کہین گے بتاؤ یہہ کون شخص ہے یہہ کہیگا مجھکو خبر لگی ہے کہ یہہ دجال دشمن
خدا نکلا ہی یہہ کہین گے ٹھہر جا یہہ مت کہہ وہ تو تمہارا رب ہی تمہارے بیچ مین فیصلہ کریگا حکم دیگا
دیکھو یہہ اوسکی جنت ہی جسکو وہ لایا ہی یہہ اوسکی دوزخ ہی اوسکے ساتھ نہرین ہین طعام ہی یہہ کہیگا تم جھوٹے
شیاطین ہو وہ کذاب ہی ہمکو یہہ بات پہنچی ہی کہ رسول خدا صلعم نے تمہارا حال بیان کیا ہی ہمکو ڈرایا ہی
فلم مرحبا بل انتم الشیاطین وھو عدو اللہ اللہ اوسکی طرف عیسیٰ بن مریم کو بہیجیگا وہ اسکو قتل
کرینگے اوسوقت یہہ شیاطین اوسکے آس پاس سے ادہر ادہر نامراد ہوکر چلے
جاوینگے پہر آنحضرت صلعم نے فرمایا مین نے یہہ حدیث تمکو اسلیئے کی کہ تم بوجہ جاؤ
سمجہ لو یاد کر لو اسپر عمل کرو جو تمہارے بعد آوینگے اونکو سناؤ ایک دوسرے
کو یہہ حدیث کرتا ہے کیونکہ فتنہ دجال کا سب فتنون مین زیادہ تر سخت ہے
رواہ نعیم پہر نعیم وحاکم نے مستدرک مین ابن مسعود سے یون روایت کیا ہے
کہ عورت پاس دجال کے آکر کہیگی اے رب میرے بیٹے خاوند بہائی کو زندہ کردے
یہانتک کہ وہ ایک شیطان سے معانقہ کریگی سارے گہر شیطانون سے بہر جاوینگی

کوئی اعرابی آویگا کہیگا اے رب میرے اونٹ بکری زندہ کردو شیاطین اوسکو ویسی ہی اونٹ بکری اوسی عمر و رنگ و روپ کے دینگے وہ گنوار کہین گے یہہ ہمارا رب نہوتا تو ان مردونکو ہمارے لئے کیون جلا دیتا گویا پہلی حدیث تو اوسکے حق مین ہے جو اوسکی تکفیر کریگا یہہ دوسری اوسکے حق مین ہے جو اوسپر ایمان لاویگا اوسکی پیروی کریگا ۱۰ آواز بلند سے پکاریگا الی اولیائی الی اولیائی میرے دوستو میرے پاس آؤ اسکو سب مشرق مغرب والے سنین گے پھر کہیگا الیّ احبائی الیّ احبائی فانا الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی وانا ربکم الاعلی یہہ دشمن خدا جھوٹا ہے تمہارا رب ایسا نہین یاد رکھو اکثر اتباع دجال کے یہود و اولاد الزنا ہونگے رواہ ابن المبارک عن علی ۱۱ ایک قوم کے پاس آکر دعوت کریگا وہ اوسپر ایمان لے آوینگے آسمان سے کہیگا پانی برسا زمین سے کہیگا پیدا وار کر اس قوم کے جانور چارا کہا کر خوب طیار و تازہ ہوجاوینگے دودہ خوب دینگے پھر دوسری قوم کے پاس جاکر وہی دعوت کریگا وہ اوسکی بات کو رد کرینگے یہہ وہان پھر کہڑا نہوگا یہہ بچارے قحط مین پڑجاوینگے ہاتہہ مین کچھہ مال باقی نرہیگا رواہ مسلم عن النواس بن سمعان ۱۲ ویرانہ پر گزریگا کہیگا اپنے خزانے نکال سارے خزانے اوس جگہہ کے اوسکے ہمراہ ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیان رواہ مسلم ایضا عن النواس ۱۳ کوہ طور و کوہ زیتا سے کہیگا پہیل جاؤ وہ پہیل جاوینگے ہوا سے کہیگا دریا سے بادل اوبہار زمین پہ پانی برسا پانی برسیگا رواہ نعیم عنہ ایضا ۱۴ کہیگا مین ہون رب سارے جہان کا یہہ سورج میرے اذن سے چلتا ہے تم کہو تو اسکو روک دون وہ کہین گے اچھا یہہ اوسکو روک دیگا یہانتک کہ ایک دن برابر ایک مہینے کے جمعہ برابر سال کے ہوگا پھر کہیگا تم کہو تو مین اسکو چلا دون وہ کہین گے ہان دن برابر ایک گھڑی کے ہوجاویگا رواہ نعیم بن

حماد والحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۵ دجال کے نکلنے سے پہلے تین
سالین بہت سخت ہونگی اونمین لوگون کو بہوک لگے گی اللہ تعالےٰ آسمان کو حکم دیگا
کہ تہائی مینہہ روک لے زمین کو حکم دیگا تہائی پیداوار نکر پہر دوسرے سال حکم دیگا کہ دو
تہائی مینہہ روک زمین کو حکم ہوگا دو تہائی پیدوار نکر تیسرے سال حکم دیگا ایک قطرہ
نہ برسا زمین کو حکم ہوگا سبزہ نہ اوگا کوئی گہروالا نرہیگا جو نہ مرجاوے الاماشاء اللہ
کہا گیا اے رسول خدا لوگ پہر کسطرح زندہ رہین گے فرمایا تسبیح تکبیر کہانے کی جگہہ
ہوگی رواہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ والحاکم عن ابی امامۃ ۱۶ ایک شخص کو
ارہ سے چیر ڈالیگا دو ٹکڑے کرکے ڈالدیگا خود دونون کے بیچ مین گزر کر کہیگا دیکہو
مین اسکو ابہی اوٹہا بٹہالتا ہون کیا یہہ پہر بہی یہہ گمان کریگا کہ میرے سوا کوئی اور
بہی اوسکا رب ہے اللہ تعالےٰ اوسکو زندہ کردیگا یہہ خبیث اوس سے کہیگا تیرا رب
کون ہے وہ کہیگا اللہ میرا رب ہے تو دشمن خدا دجال ہے خدا جانتا ہے جیسا مینے
تجہکو اب پہچانا اس سے زیادہ کبہی پہلے نہ پہچانا تہا یہہ اوسکو دوبارہ قتل
کرنا چاہیگا مگر قابو نہ پاویگا رواہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ والحاکم والضیاء عن
ابی امامۃ محل خروج نکلنا دجال کا مشرق سے ہوگا بالیقین پہر ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ خراسان سے نکلیگا رواہ احمد والحاکم من حدیث ابی بکر دوسری روایت
مین یون ہے کہ اصبہان سے نکلیگا اخرجہ مسلم حدیث ابن عمر مین نزدیک حاکم
وابن عساکر اسطرح ہے کہ یہودیہ اصفہان سے برآمد ہوگا یہودیہ ایک جگہہ ہے
اصفہان سے باہر ومثلہ عند احمد عن عائشۃ وعند الطبرانی من حدیث فاطمۃ
بنت قیس یخرج من بلدۃ یقال لہا اصبہان من قریۃ من قراہا یقال لہا رستاق آباد
وقت نزدیک فتح قسطنطنیہ کے نکلیگا یعنی بعد فتح وقت قحط سنہ سالہ کے بعض روایات
مین یون ہے بعد فتح قاطع کے برآمد ہوگا جمع یون ہوسکتی ہے کہ ابتدا خروج کے

محل خروج

وقت خروج

دعوی خلافت و نبوت کا نزدیک فتح قسطنطنیہ کے ہوگا خروج اعظم و دعوی الوہیت
کا وقت فتح قاطع کے ہوگا جو خروج مقید ہے ساتھ چالیس دن کے وہ بھی بڑا لگتا ہے
مدت چالیس دن تک رہیگا ایک دن برابر ایک سال کے ایک دن برابر ایک
مہینے کے ایک دن برابر جمعہ کے ہوگا باقی سارے دن جیسے تمہارے دن کذا
فی حدیث النواس بن سمعان عند احمد و مسلم و الترمذی ایک روایت مین یون
آیا ہے اوسکا زمانہ چالیس دن کا ہوگا ایک سال جیسے آدھا برس ایک سال جیسے
ایک مہینا ایک سال جیسے ایک جمعہ رہے سہے دن جیسے آگ سے کوئی چنگاری
اوڑی صبح کو آدمی دروازہ شہر سے چلیگا دوسرے دروازہ تک نہ پہونچیگا
کہ اسمین شام ہوجاویگی اخرجہ ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ و الحاکم و الضیاء عن
ابی امامۃ فائدہ علما نے اس حدیث کی تاویل مین اختلاف کیا ہے کسی نے کہا
یہہ کنایہ ہے اس بات سے کہ لوگ فتنون مین ایسے مشغول ہونگے کہ اونہین معلوم
نہوگا دن کدہر گزر گیا انکے سامنے گزرنا دن کا ایسا ہوگا جیسے ایک گھڑی مہینا
ایسا ہوگا جیسے ایک دن سال ایسا ہوگا جیسے ایک مہینا کسی نے کہا نہین بلکہ یہہ
حدیث اپنے ظاہر معنی پر ہے کیونکہ دوسری حدیث انس مین آیا ہے لاتقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فیکون السنۃ کالشہر و یکون الشہر کالجمعۃ و تکون الجمعۃ
کالیوم و یکون الیوم کالساعۃ و یکون الساعۃ کالضرمۃ اخرجہ احمد و الترمذی
فی اشراط الساعۃ جواب ان دونون حدیث کے اختلاف کا یا تو ترجیح ایک حدیث کی
دوسری حدیث پر ہے یا جمع کرنا دونون مین ہے سو اگر ترجیح کی ٹھہریگی تو حدیث
نواس جو نزدیک مسلم کے ہے زیادہ تر قوی ہے اگر جمع تجویز کیجاوے گی تو اوسکی
کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ ایام اوسکے چالیس برس ہونگے ایام کو مجازاً سنین کہا ہے
پہر پہلا دن اس سال کا برابر ایک سال کے دوسرا برابر مہینے کے تیسرا برابر جمعہ کے

ہوگا باقی دن جیسے ہمارے دن پہر دوسرے سال کے دن گھٹ جاوینگے یہانتک
کہ ایک سال برابر آدہے سال کے ہوگا اسیطرح سال برابر ماہ کے ماہ برابر جمعہ
کے تا آنکہ پچھلے دن مثل فجر کے ہونگے ایک درسے دوسرے درتک نہ پہونچیگا کہ
شام ہوجاویگی سو ایک سال اوسکے سالون سے برابر کئی سال ہمارے کے ہوگا
اخیر سالین اوسکی بقدر ایک سال کے ہمارے سالون سے ہونگی حدیث ابن مسعود
جو اوپر گزری کہ سورج کو چلاویگا روکے گا اسکی مقوی ہے **فائدہ** آنحضرت
صلعم سے پوچھا جو دن برابر ایک سال کے ہوگا اوسمین ایک دن کی نماز پڑہی
جاویگی فرمایا نہین تم اوسکا اندازہ کرو یعنی ہر دن کا مقدار ٹہراکر پانچون نماز
پڑہو پہر دوسرا تیسرا دن مقرر کرلو چھوٹے دنون سے پوچھا کہ اوسمین نماز کسطرح
پڑہو گی فرمایا جسطرح تم بڑے دن مین اندازہ کروگے اوسیطرح اوسمین بہی
مقدار ٹہرالو اشاعہ مین کہا ظاہر یہہ ہے کہ تقدیر اسجگہہ برعکس اول ہے یعنی ایک
دن کی مقدار مین نماز پنجگانہ پڑہنا چاہیئے گو اس مقدار مین بہت سے دن
کیون نہ آجاوین دوسری صورت یہہ ہے کہ یہہ زمانہ بطریق عالم مثال کے ہوگا
کسی کے نزدیک یہہ ایام ہین کسی کی نظر مین یہہ سال ہین والکل موجود محقق
صوفیہ نے اس عالم کو ثابت کیا ہے خارج مین محسوس بتایا ہے یہہ بات نہین کہ محض
ایک خیال بے حقیقت ہو یہہ عالم درمیان عالم اجساد و عالم ارواح کے ہے
سیوطی نے المنجلی فی تطور الولی مین ابن عربی نے فتوحات مین والد ماجد مجدد نے
حظیرۃ القدس ریاض المرتاض مین ذکر اس عالم کا کیا ہے کیفیت خروج اس
بارہ مین حدیثین مختلف آئی ہین سب سے زیادہ مبسوط حدیث نواس کی ہے نزدیک
مسلم وغیرہ کے پہر حدیث ابی امامہ کی ہے نزدیک ابن ماجہ و ابن خزیمہ و حاکم
کے پہر حدیث ابی سعید کی ہے نزدیک مسلم کے و معناہ عند البخاری دوسری

حدیث بہی ابی سعید کی ہے نزدیک حاکم کے اشاعہ مین ان سبکو ایکطرح پہ ہانکا ہی
پہر بقدر امکان جمع بین الاختلافات کیا ہے اکثر مضمون حدیث نواس کا متفرق
طور پر اوپر گذر چکا جو زیادہ ہے وہ یہہ ہے جو کوئی پہنس جاوے اوسکی نار
مین اوسکو چاہیئے کہ فریاد کرے خداسے فواتح سورہ کہف پڑہے وہ آگ اسپر
بردٌ وسلام ہوجاویگی جسطرح ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تہی جب اسکا گذر
مکہ پر ہوگا ایک عظیم الخلقۃ کو وہان دیکہکر کہیگا تو کون ہے وہ کہیگا مین میکائیل
ہون مجہکو خدانے بہیجا ہے کہ تجہکو حرم مین آنے ندون پہر مدینہ پہ گذریگا وہان
بہی ایک عظیم الخلقۃ کو پاکر پوچہیگا تم کون ہو وہ کہین گے مین جبریئل ہون مجہکو
خدانے بہیجا ہے کہ مین تجہکو حرم رسول خدا صلعم مین نہ آنے دون دوسری
روایت مین ہے جس نقب پر نقاب مکہ و مدینہ سے آویگا وہان فرشتے ننگی تلوارین
لئے ہوئے کہڑے ہونگے مکہ مین میکائیل کو دیکہکر بہاگ کہڑا ہوگا چلاویگا منافق
مکہ کے اوسکے پاس نکلکر چلے جاوینگے اسیطرح مدینے مین نزدیک ضریب احمر کے جو
انتہائی سبخہ کے پاس ہے اوتریگا ایک مرد مومن اسکے پاس نکلکر آویگا اپنے یارون
سے کہیگا واللہ مین اوسکے پاس جاتا ہون دیکہون تو یہہ وہی ہے جس سے
ہمکو رسول خدا صلعم نے ڈرایا ہے یا اور کوئی ہے وہ کہین گے ہم تمکو نہین جانے
دیتے ہم اگر جانین کہ جب تم اوسکے پاس جاؤگے وہ تمکو قتل کر ڈالیگا تو ہم جانے
بہی دین مگر ڈر یہہ ہے کہ کہین تمہین کسی فتنے مین نہ ڈالدے یہہ مومن مرد بے
جاے نہ مانے گا جب چلکر پاس مشائخ دجال کے پہونچیگا وہ کہین گے کدہر آئے
یہہ کہیگا اسی مرد خارج کے ارادہ سے آیا ہون وہ کہین گے کیا تجہکو ہمارے
رب پر ایمان نہین ہے یہہ کہیگا وہ ہمارا سچا رب کیون ہونے لگا وہ کہین گے
اسکو قتل کرو کوئی کہیگا کیا تمکو تمہارے رب نے منع نہین کیا ہے کہ تم کسیکو

بے اوسکی اجازت کے نہ مارو یہہ کسی آدمی کو دجال کے پاس بھیجین گے کہ ہمنے
ایک شخص پکڑا ہے جو ایسا ایسا کہتا ہے ہم اوسکو قتل کرڈالین یا تیرے پاس
بھیجدین وہ کہیگا میرے پاس بھیجدو یہہ اوسکو پکڑکر پاس دجال کے لیجاوینگے
یہہ مومن اوسکو دیکھکر پہچان لیگا جسطرح رسول خدانے بیان کیا ہے لوگون
سے کہیگا یہہ وہی دجال ہے جسکا ذکر رسول خداصلعم نے فرمایا ہے دجال حکم
کریگا کہ اسکا سر توڑو پہر کہیگا اگر تونے میرے حکم برداری کی تو خیر ورنہ مین تجھکو
دو ٹکڑے کرڈالونگا وہ مومن پکار اوٹھیگا اے لوگو دجال مسیح کذاب یہی ہے
جسنے اسکا کہا نہ مانا وہ جنت مین ہے جسنے مانا وہ آگ مین گیا دجال کہیگا اسکی
پیٹھہ پیٹ کو ٹھونکو پہر کہیگا میرا کہنا مان نہین تو دو ٹکڑے کئے دیتا ہون یہہ کہیگا
تو مسیح کذاب ہے یہہ حکم دیگا کہ آرہ سے سرتاپا اسکو چیرڈالو ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ پاؤن گھسیٹ کر عجب الذنب پر لوہا رکھکر دو ٹکڑے کرڈالیگا ایک نشانی کے
انداز پر ایک ایک ٹکڑا پھینکدیگا پہر دونون ٹکڑون کے بیچ مین چلکر اپنے اولیار
سے کہیگا کہو تو اسکو زندہ کردون کیا تم نہین جانتے کہ مین تمہارا رب ہون وہ
کہین گے سچ ہے یہہ ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے مار کر کہیگا کھڑا ہوجا وہ
جی کر کھڑا ہوجاویگا دجال کے اولیار اس حال کو دیکھکر اوسکی تصدیق کرین گے
یقین جان لینگے کہ رب اونکا یہی ہے اوسکی بات مانین گے اوسکی تابعداری کرینگے
تب اوس مومن سے کہیگا کہ تو مجھپر ایمان نہین لاتا وہ کہیگا ما ازددت فیک الا
بصیرۃ یعنی ابتو مین نے خوب ہی تجھکو پہچان لیا سمجھہ بوجھہ لیا دوسری روایت
مین یون ہے لانا الآن اشد فیک بصیرۃ معنی مطلب ایک ہی ہے پہر لوگون مین
پکاریگا دیکھو مسیح کذاب یہی ہے میرے بعد اب کسی آدمی سے یہہ ایسا کام نکرسکیگا
دجال کہیگا قسم ہے تو میری اطاعت کر نہین تو تجھے حلال کرکے آگ مین ڈالدونگا

یہہ کہیگا واللہ مین کبہی تیری اطاعت نہین کرنیکا دجال اوسکو ذبح کرنے کے لئے پکڑیگا گردن سے ہنسلی تک تانبا بلانا چاہیگا مگر نہ بن سکیگا ایک روایت مین یون ہے کہ تانبے کے تختون جیسا اوسکو رکہیگا مگر اوسمین کوئی ہتہیار اثر نکریگا چارون ہاتہ پاؤن پکڑکر آگ مین پہینکدیگا لوگ جانین گے کہ اسکو دوزخ مین ڈالدیا وہ جنت مین گریگا آنحضرت صلعم نے فرمایا یہہ لوگون مین سب سے زیادہ درجہ مین مجہسے قریب سب مین بابت گواہی کے خدا کے پاس بڑا ہوگا **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے یہہ مرد مومن علی الاصح خضر علیہ السلام ہونگے جسطرح بعض احادیث صحیحہ مین آیا ہے کشف صریح بہی اسی پر دلیل ہے ایک قول یہہ ہے کہ یہہ مومن اصحاب کہف مین سے ایک شخص ہوگا اوپر گذرچکا ہے کہ اصحاب کہف مہدی کے اصحاب ہونگے مگر یہہ قول ثانی ضعیف ہے قالہ فی الفتوحات انتہے مین کہتا ہون کسی حدیث صحیح مین یہہ نہین آیا کہ یہہ مومن خضر ہین یہہ تو مجرد دعوی ہے مشایخ کا کشف صوفیہ ہے محدثین کے نزدیک خضر زندہ نہین ہین اگر کسی حدیث مین انکی تصریح آئی ہے تو وہ حدیث یا تو ضعیف ہے یا منکر یا شاذ اگر صحیح ہو تو ہوسکتا ہے کہ نام اوس مومن کا خضر ہو نہ یہہ کہ وہ خضر صاحب موسی علیہ السلام ہونگے روایت مصاحبت اصحاب کہف کے ساتہہ مہدی علیہ السلام اگر صحت کو پہونچ جاوے تو ہونا کسی ایک شخص کا اونمین سے کچہہ دور نہین اسلئے کہ کہف والے ابہی تک زندہ ہین سوتے ہین مرے نہین خضر کے غائب ہونیکو بہت دن ہوئے خضر اگر جیتے ہوتے تو یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ نزدیک رسول خدا صلعم کے زمانہ حیات نبوی مین نہ آتے فقط اولیاء امت ہی کو جابجا دکہائی دیتے سبحان اللہ قبر امام ابو حنیفہ رحمہ سے تو علم سیکہین مشکل حل کرین سید المرسلین دنیا مین جلوہ افروز ہون اون سے اگر ایک مسئلہ بہی نہ پوچہین حدیث صحیح مین تو یون آیا ہے لوکان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی

موسیٰ اگر جیتے ہوتے تو نہ بنتا اون سے کچھ مگر اتباع میرا معلوم ہوا اتباع کے لئے زندہ ہونا درکار ہے کیونکہ مرنے کے بعد عمل منقطع ہوجاتا ہے موسیٰ انبیاء اولوالعزم مین ہین انکے خضر مین ہنوز بحث ہے کہ ولی ہین یا نبی سو موسیٰ تو نبی ہو کر اطاعت کرتے مگر خضر جو موسیٰ سے رتبہ مین کم ہین انہون نے اتباع کیا ایک دن بھی تیئیس برس تک عہد رسالت مین آکر علیک سلیک تک نہ کی جو حدیث صاحب اشاعہ نے اسجگہہ ذکر کی ہے وہ خود اس مومن کے خضر ہونے سے انکار رہے اسلیئے کہ لفظ حدیث کا مومن ہے نہ خضر اس مومن کا یہہ قول ہوگا کہ یہہ وہی دجال ہے جسکی خبر ہمکو رسول خدا صلعم نے دی ہے سو ظاہر ہے کہ رسول خدا نے کوئی خبر دجال کی خضر علیہ السلام کو نہین دی ہان اگر حسب اعتقاد حنفیہ یہہ خبر انکو قبر امام اعظم رح سے ملی ہو تو خدا جانے سارے محدثین بدلیل حدیث صحیح بخاری منکر وجود خضر ہین ایسے مسائل مین آیت یا حدیث حجت ہوتی ہے کشف والہام ورویت خاص یا عام حجت نہین ہو سکتا تفصیل اس مسئلہ کی فتح البیان مین مذکور ہے ایسا مسئلہ لوگون کو علماے حدیث سے سیکھنا چاہیئے نہ اہل کشف وکرامات سے وہ اسبات کو کیا جانین کیا سمجھین ؎

کوچہ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے		خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

لیکن بات اتنی ہے کہ جب یہی بڑے بڑے صوفی ایسے مسئلے اپنی زبان سے نکالین کتابون مین لکھین لوگون کے دلمین حقیقت اوسکی جمادین اپنا مشاہدہ بیان کرین اپنی ملاقات ظاہر فرماوین صوفیہ کا اجماع نقل کرین تو پھر عوام اسلام کچے مسلمان اگر نہ بہکین تو کیا کرین کٹ ملا جاہل لوگ تو انہین کو اپنا ہادی خضر راہ سمجھہ گئے ہین یہہ اونکی بات کو کسطرح قبول نکرین یہی تو ایک بڑی مصیبت دین مین پڑی ہے کہ گمراہی بھی انہین حضرات کے طفیل سے ہوتی ہے ؎

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے		جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج

خیر جبکہ یہہ ماجرا اس مومن کا گذریگا تو مدینہ منورہ تین بار زلزلہ کریگا ہر منافق منافقہ اوسمین سے نکلکر دجال سے جا ملیگا اوسدن مدینہ پاک صاف ہو جاویگا جسطرح بہٹّی مین میل کچیل لوہے کا نکل جاتا ہے اوسدن کا نام یوم الخلاص ہوگا سب سے پیچہے عورتین نکلکر دجال کے پاس جاموجود ہونگی یہانتک کہ مرد پہر کر اپنی مان بیٹی بہن پہوپہی کو باندہیگا کہ مبادا کہین اوسکی طرف نکل بہاگین ایک روایت مین یون آیا ہے دجال آکر کوہ احد پر چڑہیگا مدینہ کیطرف جہانککر اپنے الفتون سے کہیگا یہہ سفید محل ہے یہہ مسجد احمد ہے **تنبیہ** اشاعہ مین لکہا ہے اس حدیث مین معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا کیونکہ خبر دی ہے اس امر کی کہ مسجد شریف بلند ہوگی گچ سے سفید کیجاویگی اسلئے کہ آپکے زمانے مین یہہ مسجد جرید سے بنی تہی چنانچہ یہہ خبر مطابق واقع کے ہوئی مسافت بعید سے مسجد موصوف سفید دکہلائی دیتی ہے سفید منارے دور سے چمکتے نظر آتے ہین شاید خروج دجال کا قریب ہے وہ اس بنا کو دیکہیگا واللہ اعلم انتہے یہہ بات صاحب اشاعہ نے سنہ ۱۱۰۶ مین لکہی تہی اب تو زمانہ خروج کا اور بہی زیادہ قریب آگیا ہوگا حدیث ام شریک بنت ابی العکر مین آیا ہے کہ مین نے کہا اے رسول خدا صلعم عرب اوسدن کہان ہونگے فرمایا کم ہونگے بیت المقدس اونکو کہینچ لیگا انکا امام مہدی نام ایک نیک آدمی ہے دجال شام کیطرف توجہ کریگا مسلمان بہاگکر جبل دخان مین جو شام مین ہے جا چہپین گے یہہ انکا حصار کر لیگا سخت جہد مین گرفتار ہونگے آخر لوگ تنگ آکر کہین گے یہہ محاصرہ کب تک رہیگا نکلو اس دشمن سے لڑین یا تو خدا شہادت دیگا یا فتح بخشیگا پہر اوسکے قتال پر بیعت کرینگے اللہ کو انکا صدق معلوم ہوگا پہر ایک ایسا اندہیرا آویگا کہ کسی ایک کو اپنا ہاتہہ تک نہ سوجہیگا اس درمیان مین عیسے ابن مریم اوترینگے اندہیرا دور ہوجاویگا یہہ اپنے درمیان مین ایک مرد کو دیکہین گے کہین گے تم کون ہو وہ کہین گے

مین خدا کا بندہ و کلمہ عیسے ہون تین کامون مین سے ایک کام اختیار کرو یا تو اللہ تعالے دجال و لشکر دجال پر اپنا عذاب بہیجے یا ان سبکو زمین دہسا وے یا تمہارا ہتہیار اوپر چلے اوسکا ہتہیار تمپر نہ چلے تیہ کہین گے اے رسول خدا یہی بہتر ہے اوسدن پہر تو دیکہیگا کہ ایک بڑا لنبا اکول شروب یہودی کا ہاتہ رعب سے اوسکی تلوار نہ اوٹہا سکیگا یہہ سب مسلمان اوپر غالب آجاوینگے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ امام مہدی نماز صبح کے لئے آگے بڑہین گے کہ اتنے مین عیسے علیہ السلام نازل ہونگے مہدی رجعت قہقری کرینگے تاکہ عیسے علیہ السلام آگے بڑہین لوگون کو نماز پڑہاوین اون سے کہا جاویگا اے روح اللہ آگے بڑہو یہہ بات وہ شخص کہیگا جسنے تحریمہ نماز نہ کیا ہوگا یہہ ارشاد کرینگے تمہارے امام بڑہکر نماز پڑہاوین پہر عیسے اپنا ہاتہ درمیان دوش امام مہدی کے رکہکر کہین گے تم بڑہو اقامت نماز کی تمہارے لئے کہی گئی ہے یہہ نماز پڑہاوینگے نماز سے پہر کر عیسے فرماوینگے چلو فتح کرو فتح ہوگی دجال ستر ہزار یہودی سے انکے پیچہے موجود ہوگا یہہ سب سیف محلی لئے ہوئے طیلسان پہنے ہوئے ہونگے دجال عیسے علیہ السلام کو دیکہکر ایسا گہلیگا جیسے نمک پانی مین گہلتا ہے پہر بہاگ نکلیگا یہہ فرماوینگے مجہکو تجہپر ایک چوٹ کرنا ہے جسمین تو مجہپر سبقت نہ لیجاویگا باب لد شرقی دمشق پر دجال کو پاکر قتل کرینگے یہود کو اللہ تعالے شکست دیگا **فائدہ** لد بروزن مد ایک جگہ ہے ناحیہ بیت المقدس مین لد سے رملہ تک ایک فرسخ کا فاصلہ جانب مشرق ہے اسکے درخت اوسکے درخت سے متصل ہین مسلم کی روایت مین یون آیا ہے کہ اس درمیان مین کہ دجال وہان ہوگا اللہ مسیح بن مریم کو بہیجیگا وہ سفید منارہ شرقی دمشق پر درمیان دو رنگین کپڑون کے اوترینگے لفظ حدیث کا مہرودتین ہے یعنی ہر دو ورس سے رنگے ہوئے ہونگے یہہ ایک زرد چیز ہوتی ہے یا زعفران یا درس کا رنگ ہے دو فرشتون کے بازوون پر ہاتہ رکہے ہوئے آوینگے سر جہکانیکے وقت

ایسا معلوم ہوگا کہ گویا بالون سے پانی ٹپکتا ہے اوٹہاتے وقت یون معلوم ہوگا کہ گویا
موتی جہڑتے ہین جس کافر کو انکی سانس پہونچیگی وہ مرجاویگا اوسکو پہر جینا حلال نہین
ہے سانس وہان تک جاویگی جہانتک نظر پہونچیگی یہہ دجال کو تلاش کرینگے باب لد
پر پاکر قتل کرینگے ایک روایت مین یون آیا ہے آسمان سے ندا ہوگی یاایھا الناس
مایمنعکم ان تخرجوا الی ھذا الکذاب الخبیث اس ندا کو لوگ سنکر کہین گے یہہ
کسی پیٹ بہرے آدمی کا کلام ہے زمین اوسوقت نور خدا سے چمک اوٹہیگی عیسیٰ بن مریم نازل
ہونگے کہین گے اے لوگو خدا کی حمد کرو تسبیح کرو یعنی اس بات پر کہ مین تمہارا قوت
بازو ہون یہہ لوگ ایسا ہی کرینگے اصحاب دجال بہاگنا چاہین گے اللہ تعالےٰ زمین
کو انپر تنگ کردیگا نصف ساعت مین باب لد پر آکر عیسےٰ علیہ السلام کو پاوینگے دجال انکو
دیکہکر اپنے یارون سے کہیگا اقامت نماز کہدو یہہ انکے ڈر سے کہیگا پہر ان سے کہیگا
نبی اللہ اقامت نماز ہوگئی ہے یہہ فرماوینگے اے دشمن خدا تجہکو یہہ توزعم ہے کہ رب العالمین
تو ہی ہے پہر تو نماز کسکی پڑہتا ہے ایک مقرعہ سے اوسکو قتل کرینگے **تنبیہ** جمع ان
روایات مین یون ہے کہ پہلے تو دمشق مین منارۂ سفید پر سے اوترینگے یہہ منارہ
ابتک موجود ہے اوسوقت یہہ گہڑی دن ہوگا کتاب فتوحات سے اوپر گزر چکا ہے
کہ لوگون کو نماز عصر پڑہاوینگے احتمال ہے کہ ظہر کے بعد اوترینگے مگر بسبب شغل
قرعہ اندازی کے درمیان یہود ونصارے کے وقت عصر کا آجاویگا لوگون کے
ساتہہ نماز پڑہینگے امام ہونگے جسطرح ایک روایت مین آیا ہے پہر وہان سے
بیت المقدس کو مسلمانون کی فریادرسی کو تشریف لاوینگے یہان نماز صبح مین آوینگے
مہدی کے لوگون نے تکبیر تحریمہ کہہ لی ہوگی بعض نے نہ کہی ہوگی وہ انکے پاس
آویگا یہہ مہدی کو نماز مین پاوینگے مہدی قہقری کرنا چاہین گے مہدی کا پہرنا
دیکہکر یہہ شخص کہیگا آپ بڑہین آدہر عیسیٰ علیہ السلام مہدی کے کاندہے پر ہاتہ

رکھکر فرما وینگے تم ہی بڑہو اوس آدمی سے کہین گے تمہارے ہی امام کو بڑہنا چاہئے
مہدی فعل سے وہ شخص قول سے اس بات کو قبول کریگا تاکہ جواب ہر بات کا موافق
قول کے ہو پھر جب صبح ہوجاویگی اصحاب دجال چلدینگے زمین اونپر تنگ ہوجاویگی
یہہ اونکو باب لد پر پاوینگے وقت ظہر کا آجاویگا وہ لعین اپنے بچاؤ کے لئے حیلہ
اقامت نماز کا کریگا جب دیکھے گا کہ کوئی صورت خلاص کی نہین ہے مارے ڈر کے
مثل نمک کے پانی مین گھل جاویگا یہہ اوسکو قتل کرینگے یا وہ بے وقت نماز پڑہنا
چاہیگا حالانکہ اوسکی ضلالت جہالت ساتھہ خدا کے سب سے زیادہ بڑہی ہوئی ہے
اسی تاویل کے قریب ہے روایت ابن المبارک کی علی رضی اللہ عنہ سے کہ قتل کریگا
اللہ دجال کو شام مین عقبہ افیق پر جب کہ تین گھڑی دن گزرچکا ہوگا ہاتھہ پہ عیسی
بن مریم علیہما السلام کے قاموس مین ہے افیق کامیر ومنہ عقبة افیق انتہی اشامہ
مین کہا ہے اس جگہہ ایک اور وجہ ہے قریب تر بتحقیق وہ یہہ ہے کہ پہلے گزرچکا ہے کہ
نماز ایام قصار مین بزمانہ آخر ایام دجال اندازے سے پڑہی جایا کریگی سو احتمال ہے
کہ یہہ اندازہ موافق اوسوقت کے پڑے اس صورت مین کچھہ اشکال نہین ہے اور ترنے
مین عیسی علیہ السلام کے دمشق مین چھہ گھڑی دن چڑہے د پھر انکی نماز عصر پڑہنے
مین ھذا جواب مبنی علی التحقیق اللہ تعالے یہود و اصحاب دجال کو شکست دیگا
کوئی چیز درخت پتھر دیوار جانور وغیرہ مین سے جو خدانے پیدا کی ہے باقی نرہیگی مگر
اللہ اوسکو گویا کردیگا وہ کہیگی اے مسلمان بندہ خدا یہہ ہے یہودی یعنی اسکو قتل
کرو ایک روایت مین آیا ہے کہ ہر چیز یون کہیگی یہہ ہی دجال آؤ اسکو قتل کرو مگر درخت غرقد
کا کہ یہہ یہود کا درخت ہے وہ کچھہ نبولے گا آنحضرت صلعم نے فرمایا فیکون عیسی بن
مریم فی امتی حکماً عدلاً واماماً مقسطاً یعنی عیسی میری امت مین حاکم عادل امام
منصف ہونگے اے اللہ ہمین عیسے علیہ السلام کو جلد دکھلادے عیسوی محمدی بناوے

ہمارے جینے مرنے کو درست کردے ہم اپنی آنکھہ سے دیکھہ لین کہ سوا کتاب وسنت کے کوئی دین دنیا مین باقی نہین ہے سب سنی مسلمان کہلاتے ہین کوئی حنفی مالکی وہابی زیدی نہین کہلاتا ہے

نزائر از کجکول اہل رائے نتوان لقمہ خورد		بر سر خوانِ رسول اللہ مہمانیم ما

کیفیت نجات کی فتنۂ دجال سے

یہہ نجات دو طرح پر ہوگی ایک علم سے دوسری عمل سے علم سے اسطرح پر کہ دجال کہا ویگا بیوے گا اللہ تعالے کہانے پینے سے پاک ہے وہ کانا ہوگا اللہ کانا نہین ہے اللہ کو کوئی دیکھہ نہین سکتا جب تک کہ نہ مرے اسکو سب زندہ لوگ دیکھین گے الی غیر ذالک عمل سے یون کہ آدمی مکے یا مدینے مین جا رہے کہ یہان دجال کا دخل نہوگا یا مسجد اقصی یا مسجد طور مین جا ٹہرے کیونکہ بعض روایات مین یہہ بہی آیا ہے کہ وہ یہان بہی نہ آویگا دس آیتین اول سورہ کہف کی پڑہے یا پہاڑون جنگلون مین بہاگ جاوے اسلئے کہ اکثر داخل ہونا اوسکا قریون مین ہوگا عبیدہ بن عمر سے روایت ہے کچہہ قومین ہمراہ دجال کے ہوجاوینگی یہہ لوگ کہین گے کہ ہم اوسکے ساتہہ ہین ہمین معلوم ہے کہ یہہ کافر ہے لکن ہم کہانے پینے درخت چرانے کے لئے اسکے ساتھہ مین گ جب اللہ کا غضب اوتریگا تو انپر بہی نازل ہوگا رواہ نعیم بن حماد ایک عمل یہہ بہی ہے کہ اوسکے منہہ پر تہوکدے ابی امامہ نے مرفوعًا روایت کیا ہے فمن لقیہ منکم فلیتفل فی وجہہ رواہ الطبرانی دوسرا عمل یہہ ہے کہ تسبیح تکبیر تہلیل مین مشغول ہوجاوے آخر زمانہ قحط مین یہی ذکر مومن کی غذا ہوگا یا جو کوئی اوسکے فتنے مین مبتلا ہو وہ ثابت وصابر رہے گو وہ اسکو اپنی آگ مین جہونک دے یہہ آنکہین بند کرلے اللہ سے مدد چاہے وہ آگ اسپر ٹہنڈک وسلامتی ہوجاویگی رہی یہہ بات کہ اوسکو کون قتل کریگا

سو گز رہچکا ہے کہ قاتل اوسکے عیسے علیہ السلام ہین وللہ الحمد **فائدہ** ابن ماجہ نے
کہا مین نے طنافسے کو سنا کہتے تھے مین نے محاربی سے سنا ہے کہتے تہے ینبغی ان یدفع
هذا الحدیث یعنی حدیث الدجال الی المؤدب حتی یعلمه الصبیان فی الکتاب
انتہے یعنی دجال کی حدیث میانجیون کو دینا چاہئے کہ وہ مکتب مین بچونکو سکہا دین
مین کہتا ہون یہہ حدیث تو دینا ہی چاہئے لکن اسکے ساتہہ وہ حدیث بہی دینا
مناسب ہے جسمین تیس دجالون کے نکلنے کا اس دجال سے پہلے ذکر آچکا ہے
اسلئے کہ اب خلفاء دجال اس زمانے مین بہت پیدا ہو گئے ہین کل نفس و جہنا کا
ڈنکا چار دانگ ہند مین بالخصوص بج رہا ہے **فائدہ** علامت خروج دجال سے ایک
بہول جانا اوسکے ذکر کا ہے منبرون پر لفظ حدیث کا یہہ ہے کہ غافل ہوجاوینگے
لوگ اوسکی یاد سے یعنی چرچا اوسکے نکلنے کا آخر زمانہ مین کسی کی زبان پر نہوگا منبرون
کا ذکر اشاعہ مین شاید اسلئے کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے حدیث تمیم داری کو جو
اوس ملعون کو ایک جزیرے مین دیکہہ آئے تہے بر سر منبر روایت فرمایا تہا سلف بہی اوسکا
منبر پر کرتے تہے تاکہ سب لوگون کو یاد رہے اوسکے فتنے سے غافل نرہکر بچاؤکی فکر کرتے
رہین اوسکی علامات دیکہکر قیامت کے قریب آنے پر یقین لاوین واللہ اعلم مین کہتا ہون
مدت سے یہہ امت اسلام ذکر دجال سے غافل ہو گئی ہے اوسکے نکلنے کو بالکل بہول گئی
ہے یہہ غفلت و نسیان ایک بڑی نشانی اوسکے قرب خروج کی ہے اس صدی مین اگر
نہ نکلا تو پہر پندرہوین صدی مین کچہہ عجب نہین کہ برآمد ہو اسلئے کہ اب مادہ ظہور امام
و روح اللہ علیہما السلام کا طیار ہے دنیا جور و ظلم سے بہر چکی ہے مسلمانی نام کو
رہگئی ہے اسلام غریب و حقیر ہو گیا ہے اعوان و انصار دجال ہر قطر و مصر مین بکثرت
موجود ہین علماء و وعاظ کی کثرت ہے مگر کوئی عالم اپنے وعظ مین ذکر خروج دجال
کا نہین کرتا لڑکون کو جانے دو بوڑہون سے پوچہو تو انکو بہی کچہہ خبر دجال کی انتظار

اوسکے خروج کا نہین ہے ایسے ہی عالمون کے حق مین فرمایا ہے من عندھم تخرج الفتنة وفیهم تعود ۵

ہر فتنہ کہ مے خیزد از کوے تو میخیزد		دیوانگی و مستی از بوے تو مے خیزد

اے اللہ عز وجل تو ایسا کر کہ جہاری جلد آجاوین عیسٰے علیہ السلام اب تو رونق بخشش ہون **فائدہ** صحابہ و تابعین وغیرہم نے اختلاف کیا ہے کہ دجال وہی ابن صیاد ہے جو زمانۂ رسول خدا صلعم مین پیدا ہوا تھا اندر مدینۂ منورہ کے یا کوئی اور شخص ہے ہر قول کے لئے دلیلین ہین فتح الباری مین اسکی بہت اچھی تقریر و ترجیح مع دلائل کے لکھی ہے راجح یہہ ہے کہ دوسرا شخص ہے اسلئے کہ قصہ تمیم داری کا قصۂ ابن صیاد سے متاخر ہے آنحضرت صلعم نے جب یہہ خبر دی کہ وہ بحر شام یا بحر یمن مین نہین ہے بلکہ مشرق کیطرف ہے تو اوسوقت ابن صیاد مدینہ مین موجود تھا ہوسکتا ہے کہ ابن صیاد بھی ایک دجال اصغر تھا مثل دیگر دجاجلہ کے ظاہر مین اسلام لایا ہو **فائدہ** دجال کے قصے مین نزدیک مسلم کے یون آیا ہے جابر نے کہا سنا مین نے منادی رسول خدا صلعم کو ندا کرتا تھا الصلوٰة جامعة مین مسجد کیطرف نکلا حضرت کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے منبر پر بیٹھے ہنستے تھے فرمایا ہر آدمی اپنے مصلے پر ٹھہرا رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو مین نے کس لئے تمکو جمع کیا کہا اللہ و رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا قسم خدا کی کسی رغبت رہبت کے لئے تمہین جمع نہین کیا ہے لکن اسلئے اکٹھا کیا کہ تمیم داری ایک مرد نصرانی تھا آیا اسلام لایا مجھ سے ایک بات کہی جو موافق اوس بات کے ہے کہ مین تم سے کہتا تھا مسیح دجال کے مقدمے مین اسنے مجھ سے یہہ کہا کہ مین ایک دریائی ناؤ مین سوار ہوا ہمراہ تیس نفر کے قبیلۂ لخم و جذام سے ایک مہینے تک دریا کی موج ان سے لعب کرتی رہی آخر ایک جزیرہ کیطرف بوقت غروب شمس کے پہونچکر پناہ پکڑے ہوئے یون مین بیٹھکر وہان جا اوترے ایک دابّہ اَھلب انکو ملا

اہلب کے معنی یہہ ہین کہ اوسکے بدن پر بہت بال تہے ابو داؤد کی روایت مین یون ہے ایک عورت ملی وہ اپنے بال کھینچتے ہوئے چلتی تہی انہون نے کہا تیری خرابی ہو تو کون ہے اوسنے کہا مین جساسہ ہون یعنی خبرونکی جاسوسی کرتی ہون ابن عمرو نے کہا دابۃ الارض یہی دابہ ہے جو زمانہ آخر مین نکلیگا سب سے بات چیت کریگا پہر اوس نے کہا اس آدمی کے پاس چلو جو تہخانے مین ہے وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے جب اوسنے نام مرد کا لیا ہم ڈرے کہ یہہ کوئی شیطانی نہو پہر جلدی سے اوس دیر مین جا پہونچی وہان ایک انسان اعظم الخلق دیکہا خوب ہی جکڑ بند تہا اوسکے دونون ہاتہ اوسکی گردن سے بندہی ہوئی تہی زانو سے ٹخنے تک وثاق مین تہا ہم نے کہا تیری خرابی ہو تو کون ہے کہا تمکو میری خبر پر قابو ملا تم بتاؤ تم کون ہو ہم نے کہا ہم عرب کے لوگ ہین جہاز پر سوار ہوئے تہے پہر باقی حال کہا اوس نے کہا نخل بیسان کا حال تو بتاؤ بیسان بفتح بار ایک گاؤن ہے شام کا وہ پہل بہی لاتا ہے ہم نے کہا ہان قریب ہے کہ اب پہل نہ لاویگا پہر کہا بحیرۂ طبریہ کی خبر سناؤ اوسمین پانی ہے ہمنے کہا بہت ہے کہا اب جلدی سوکہہ جاویگا پوچہا چشمہ زعر کی خبر دو زعر بضم زاے وفتح عین معجمہ ایک معروف شہر ہے شام مین بجانب شرق اس چشمہ مین پانی ہے وہان کے لوگ اس پانی سے کہیتی کرتے ہین ہم نے کہا ہان پانی بہی ہے لوگ کہیت بہی اوس سے سینچتے ہین کہا آن پڑہون کے نبی کی کیا خبر ہے انہون نے کیا کیا ہم نے کہا مکے سے نکلکر یثرب مین جا رہے ہین پوچہا عرب اوس سے لڑے ہم نے کہا ہان کہا انہون نے اون سے کیا معاملہ کیا ہم نے کہا جو آس پاس کے عرب ہین اونپر وہ غالب آگئے ہین اونہون نے اونکی اطاعت قبول کی ہے کہا اونکے لئے بہتر ہے کہ وہ اونکی اطاعت کرین اور مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین مسیح ہون قریب ہے کہ مجہکو اذن ہو نکلنے کا مین نکلکر ساری زمین کی سیر کرونگا کوئی گاؤن نہ بچے گا مگر چالیس رات کے اندر

وہان آ ونگا سوا مکہ وطیبہ کے کہ یہہ دونون مجھپر حرام ہین جب جا ہونگا کہ ایک مین ان
دونون جگہہ سے داخل ہون تو ایک فرشتہ ہاتہہ مین ننگی تلوار لیئے ہوے میرے
سامنے آویگا مجھکو وہان سے روکے گا اوسکے ہر رستے پر فرشتے نگہبان ہون گے
آنحضرت صلعم کے ہاتہہ مین ایک لکڑی یا چہڑی تہی اوسکو زمین پر مار کے فرمایا طیبہ
یہی ہے یعنی مدینہ تین بار یہہ کلمہ ارشاد کیا مین نے تمکو یہہ حدیث سنائی تہی لوگون
نے کہا ہان مگر وہ بحر شام یا بحر یمن مین ہے نہین بلکہ وہ تو مشرق کیطرف سے آویگا
پہر ہاتہہ سے اشارہ طرف مشرق کے کیا بعض طرق حدیث مین نزدیک بیہقی کے
یون آیا ہے کہ دجال شیخ ہوگا یعنی بوڑہا نہ جوان اسکی سند صحیح ہے **تنبیہ**
قصۂ دجال مین کئی علامات ہین ا قحط شدید تیہہ تین برس تک لگاتار رہیگا اسکی
طرف اشارہ ہے اس حدیث مین یکون بین یدی الساعۃ سنوات خداعات
یصدق فیہا الکذاب ویکذب الصادق ۲ قریب ہونا زمانہ کا یہانتک کہ سال
ماہ کیطرح ماہ جمعہ کیطرح جمعہ دن کیطرح دن ساعت کیطرح ساعت شعلہ کیطرح
گزریگا یعنی رات دن چہوٹے ہونگے ۳ زمین کا اپنے خزانون کو نکالنا یہہ زمانہ
مہدی وعیسے ودجال تینون مین ہوگا زمین ہر ایک کے لئے اوسکو باہر نکالیگی مگر
یہہ نکلنا دو زمانون مین رحمت کے لئے ہے زمانۂ دجال مین بلا و امتحان کے لئے
ہوگا معلوم ہوا دنیا مین خیر و شر برابر رہا کرتا ہے استدراج وکرامات دونون
کا ظہور ہوتا ہے فقط اتنی بات ضرور ہے کہ آخر کو غلبہ حق ہی کا ہوتا ہے باطل
مٹ جاتا ہے اما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض
۴ ہر طرف سے شیطانون کا برآمد ہونا جہوٹے جہوٹے اخبار لانا لوگون پر قرآن
کا پڑہنا ۵ کچھہ تومون کا ایمان لاکر کافر ہوجانا بت پرستی کرنے لگنا طیالسی نے
ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے لاتقوم الساعۃ حتی یرجع اناس من امتی

الی عبادۃ الاوثان یعبدونھا اس مقدمے مین بہت حدیثین آئی ہین مراد اوثان
سے اگر یہی پتھر کے بت ہین تو معنی حدیث کے بدلالۃ النص ثابت ہین اور اگر عبادت
غیر خدا مراد ہے تو جتنے انواع شرک کے ہین وہ باشارۂ نص اس حدیث مین داخل
ہین بت اوسمین بد خول اولی داخل رہین گے اسلئے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی
بت ہے وہی طاغوت ہے وہی جبت ہے جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی تقلید
پرستی بدعت پرستی رائے پرستی ع

غیر حق ہرچہ دلت را بربود		سد راہ تو ہمان خواہد بود

ہمارا مشرب تو یہہ ہے ع

دلا رامے کہ داری دل در و بند		دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

نزول عیسیٰ علیہ السلام

انکا آسمان سے زمین پر اوترنا علامات قریبہ قیامت سے ہے قال تعالیٰ وان
من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کوئی کتاب والا نہین ہے مگر وہ ایمان
لاویگا عیسےٰ علیہ السلام پر اپنے یا اونکے مرنے سے پہلے مسلمان تو اونکے اوترنے
سے بہت پہلے جب سے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ایمان لاچکے ہین خدا کا
بندہ خدا کا کلمہ خدا کی روح جانتے ہین حاکم عدل امام منصف پہچانتے ہین رہے
یہود و نصاریٰ سو جب حضرت مسیح علیہ السلام زمانہ آخر مین اوترینگے یہہ
اوسوقت ایمان لاوینگے یہہ ایمان لانا یون ہوگا کہ اونکو خدا کا نبی و رسول
و عبد سمجھکر اونکی اطاعت کرینگے مسلمان ہوجاوینگے جو مسلمان نہوگا وہ قتل کیا
جاویگا یہود جو اونکے دشمن ہین اونکو جھٹلاتے ہین اوسدن یہہ اونکو سچا سمجھہ
لینگے نصاریٰ جو اپنے گمان مین اونکی راہ پر چلتے ہین یا اونکو خدا کا بیٹا خیال

کرتے ہین ثالث ثلاثہ کہتے ہین اپنی غلط فہمی معلوم کرلین گے دیکھین گے کہ وہ
بہی وہی دین لائے جو محمد رسول اللہ صلعم لائے تہے اسی اسلام کے تابع اسی
امام کے مقتدی ہین وقال تعالیٰ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا یعنی عیسیٰ علیہ السلام
قیامت کے آنے کی نشانی ہین تو قیامت آنے مین کچہہ شک وشبہہ نکر اس لفظ علم
کو بفتح عین ولام وکسر عین وسکون لام دونون طرح پر پڑہا ہے اول قرأت
کو شاذ کہا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم
حکما عدلا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ الحدیث رواہ
الشیخان وفی روایۃ لمسلم عنہ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب
بنحوہ اس حدیث کی صحت مین کچہہ بحث نہین ہے اسلئے کہ قرآن مقدس کے بعد کوئی
کتاب صحیح بخاری صحیح مسلم سے زیادہ تر صحیح نہین ہے اس حدیث مین مخبر صادق نے
خدا کی قسم کہا کر اوترنا عیسیٰ علیہ السلام کا بیان فرمایا ہے جسطرح عیسیٰ علیہ السلام
نے انجیل مین بڑے دہوم دہام سے خبر خاتم رسل کے نام نشان بتا کر دی تہی سو
اوسیطرح خاتم رسل صلعم نے بہی خبر انکے نزول کی ہمکو دی ہے بلکہ خود خدائے پاک
نے یہہ خبر ذریعۂ قرآن کریم ہمکو سنائی ہے کوئی شخص مجتہد بوجہ حدیث لا مہدی الا
عیسیٰ باوجود ضعف سند کے اگر مہدی کے آنیکا انکار کرے تو کرے اسلئے کہ
قرآن مین اونکے ظہور کی خبر نہین دی ہے صحیحین مین اونکا ذکر صراحۃً نہین آیا
ہے گو احادیث مہدی کو علماء اسلام نے متواتر المعنی کہا ہے سنن مین ان حدیثون
کو روایت کیا ہے مگر نزول مسیح علیہ السلام مین تو بال برابر کا بہی کچہہ فرق
دہوکا نہین ہے عیسائی بہی اونکے آنے کے قائل ہین منتظر ہین ہم نے مانا مہدی
نہ آوین اسمین کچہہ تکذیب قول مشہور اہل اسلام کی نہین ہے ابن مریم تو سبکے

نزدیک ضرور ہی آوینگے کہین خدا اونہین کولے آوے جو بات ہم مہدی کے آنے
سے خیال کرتے ہین وہ کام ان سے بہی بخوبی نکلیگا مہدی آوین یا نہ آوین اسلام
کا کچہہ نقصان نہین انکا آنا ہی ہمکو کفایت ہے انکے آنے سے یہہ بات تو قائم ہوجائیگی
کہ اب قیامت بہی لگے ہاتہہ چلی آتی ہے دین اسلام برحق ہے دین غیر اسلام ناحق ہے

بشارت

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تزال
طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ
بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء
تکرمة اللہ ھذہ الامة رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے اسلام
دنیا مین آیا ہے تب سے لیکر قیامت تک قائم رہیگا یہہ نہوگا کہ اہل حق بالکل ملیامیٹ
ہوجاوین بلکہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ حق بات پر لڑتا رہیگا قیامت تک اوسکو
غلبہ ہوگا مراد لڑنے سے اگر حرب وضرب ہے تو مراد گروہ سے جماعت لوگ اسلام ہے
اور جو یہہ مراد ہو کہ اہل علم بحث کرتے رہین گے تو پہر یہہ گروہ بالیقین اہل حدیث ہی
کا گروہ ہے کہ یہہ ہمیشہ اہل بدعت اہل رائے وغیرہم پر غالب رہتے ہین اگرچہ معنی اول
اظہر ہین مگر دونون معنی مراد لینے سے بہی کوئی مانع نہین بلکہ اور حدیثین صحیح اسی
پہلے معنی کی تائید وتقویت کرتے ہین فرضاً اگر پہلے ہی معنی متعین رہین تو بہی یہی
بات ٹہرتی ہے کہ بقاء اسلام کا الی یوم القیام برابر ہر زمانے و ایام مین تا
طلوع شمس من المغرب رہیگا یہہ نہوگا کہ زمین کے پردے سے دین اسلام قبل
قیامت بالکل اوٹہہ جاوے کسی جگہہ بہی حکومت اسلام کی باقی نرہے ہمکو جسطرح
وجود رب صدق رسول پر ایمان ہے اسیطرح اس بات کا بہی یقین ہے کہ

دنیا مین خصوصاً بزمانہ آخر اگرچہ اکثر ملکون ولایتون جزیرون بندرون مین حکومت غیر اسلام کی ہوجاویگی مسلمان غریب اسلام کمیاب ہوجاویگا لکن یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ کوئی اس دین حق کو بالکل مٹادے سبکو اپنے دین باطل مین ملالے یا اپنے الحاد مین شریک کرلے ٥

عنقا شکار کس نشود دام باز چین		کاینجا ہمیشہ باد بدست ست جام را

اس قول کے دلائل حدیث شریف سے کتاب طبائع المقدورین مفصل طور پر لکھے گئے ہین یہہ جگہہ زیادہ شرح وبسط کی نہین ہے **فائدہ** مراد امیر سے حدیث مین اس جگہہ یا تو مہدی علیہ السلام ہین جسطرح دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے یا کوئی اور بادشاہ اسلام ہے جسکے وقت مین حضرت مسیح علیہ السلام کا اوترنا روے زمین پر ہوگا مگر اول ارجح ہے اسلئے کہ نبی کے ہوتے ہوئے ایسا ہی امام نماز پڑہانے کو چاہئے جو مہدی وقت ہو ہر بادشاہ کے پیچہے نبی کا نماز پڑہنا کچہہ خوب لگے نہین اوترتا اگرچہ کوئی مانع عقلی شرعی اس بات سے بہی نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے اپنے صحابہ کے پیچہے نماز پڑہی ہے مگر صحابہ کا سا امیر اوسوقت کہان ہوگا سوا مہدی کے جسکے پیچہے ایسا پیغمبر جلیل القدر اولوالعزم اقتدا کرے واللہ اعلم **فائدہ** عیسے علیہ السلام کا نام نسب مولد تو قرآن ہی سے معلوم ہوچکا ہے رہا حلیہ وسیرت سو حدیث عقیل بن خالد مین نزدیک بخاری کے آیا ہے کہ یہہ سرخ سفید رنگ بال گہونگروالے چوڑے سینہ کے ہونگے ایک روایت مین یون ہے گندم رنگ ہونگے جیسے کسی بہت اچہے آدمی کو گندم گونون مین سے تونے دیکہا ہو بال سیدہے ٹپکتے ہوئے دونون شانون کے بیچ مین ایک لمہ کنگہی کئے ہوئے حدیث ابن عباس مین آیا ہے مین نے عیسے کو دیکہا میانہ قد سرخ وسفید سیدہے بال دوسری روایت ابی ہریرہ مین اتنا اور

زیادہ کیا ہے کہ گویا ابہی حمام مین سے نکلے چلے آتے ہین سرخ وگندم گون ہونے
مین کچھہ مخالفت نہین گندم رنگ جب صاف ہوگا تو سرخ معلوم ہوگا جس کافر کو
انکی سانس لگے گی ہوا ابہو نچیگی وہ مرجاویگا سیرت کی یہہ صورت ہے کہ صلیب کو توڑینگے
گے سور کو جان سے مارینگے بندرون کو قتل کرینگے جزیہ لینا بند کر دینگے سوا
اسلام کے کچہہ قبول نکرینگے سبکا ایک دین ہوجاویگا سوا اللہ کے کوئی پوجا
نجاویگا زکوۃ دینا ترک ہوجاویگا اسلیئے کہ لینے والا اوسکا نملیگا خزانے کے خزانے
ظاہر ہونگے مال مین کوئی شخص رغبت نکریگا اسلیئے کہ قیامت کا قریب آنا اوسے معلوم
ہے بغض دشمنی دور ہوجاویگی عداوت کے اسباب ہی باقی نرہین گے ہر زہریلے
جانور کا زہر جاتا رہیگا بچے سانپ بچہو سے کہیلین گے ان سے اونکو کچہہ ضرر
نہونچیگا بہیڑیا بکری کے ساتھہ چریگا بکری کو نستاویگا زمین صلح سے بہرجاویگی
لڑائی گم ہوجاویگی زمین اپنی پیدا اوار خوب اوگاویگی جیسے آدم علیہ السلام
کے زمانے مین اُگاتی تہی یہاںتک کہ چند نفر ایک خوشہ انگور پر جمع ہونگے سبکا
پیٹ بہرجاویگا اسیطرح ایک انار سے بہت لوگ سیر شکم ہوجائینگے گھوڑے سستے
بکین گے اسلیئے کہ لڑائی ہی نرہیگی بیل مہنگے ہوجاوینگے اسلیئے کہ ساری زمین
جُت جاویگی یہہ شریعت نبویہ کے مقرر کرنے والے ہونگے اس امت کیطرح رسول
ہوکر نہین آئے ہونگے آسمان سے اوترنے کے پہلے اس حکم خدا کو معلوم کرچکے
ہونگے کہ دین اسلام ہی کو قائم رکہنا چاہیئے اشاعہ مین کہا ہلے عیسےٰ علیہ السلام
نبی ہین معہذا امت محمد صلعم مین ہونگے صحابی بہی ہین شب معراج مین آنحضرت صلعم
کو دیکہا ہے اسوقت وہ افضل صحابہ ہونگے انتہےٰ جو زمانہ ایسا ہو کہ اوسمین عیسےٰ
سا پیغمبر مہدی سا امام موجود ہو یہہ بادشاہ ہون وہ وزیر ہون اوس زمانے
کا اوس زمانے کے لوگون کا کیا پوچہنا ہے ۵

وزیرے چنین شہر یارے چنان		بھان چون نگیرد قرارے چنان

فائدہ قریش کا ملک چھین لیا جاویگا ابن حجر نے قول مختصر مین انسے پہلے سخاوی
نے قناعہ مین یہ لکھا ہے اسکے معنی یہ ہین کہ قریش کو اختصاص ساتھ کسی چیز
کے بدون پوچھے انکے باقی نرہیگا تو یہ بات کچھ معارض اوس حدیث کی نہ ٹھہری
کہ لا یزال هذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان انتھی صاحب اشاعہ نے
کہا یہ حدیث جابر جسکو مسلم نے روایت کیا ہے فیقول امیرهم لعیسی تعال
صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة اسی پر دلالت
کرتی ہے اس صورت مین کچھ منافات اس امر مین نہین کہ یہی مهدی موعود زمانہ
عیسے علیہ السلام مین امیر ہون لکن امور مملکت مین مراجعت طرف مسیح کے کرتے رہین
یہ ایک دوسری وجہ ہے واسطے جمع بین الروایات کے درباب مدت ملک مهدی
علیہ السلام کہ نو برس وغیرہ تو محمول ہین مدت مابعد نزول عیسوی پر چالیس
برس وغیرہ باعتبار ساری مدت کے ہین مع زمانہ عیسوی کے چنانچہ اسکی طرف
پہلے اشارہ بھی ہو چکا ہے فائدہ کوئی کہے کہ اس حدیث کے معنی کسطرح صحیح
ہوسکتے ہین لا یزال هذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان حالانکہ ہم دیکھتے
ہین کہ مدتون سے قریش کسی جگہہ کے مالک نہین ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ مطلب
حدیث کا یون ہی کہ استحقاق خلافت کا قریش ہی کے لئے ہے گو کوئی ظالم براہ ظلم
ان سے ملک لیلے چھین لے اسمین شک نہین کہ عیسی علیہ السلام کمال عدل ظاہر کرینگے
اونسے یہ بات کب ہوسکے گی کہ وہ قریش کا حق داب بیٹھین انتھے مین کہتا ہون
جب سے خلافت بنی عباس کی بغداد و مصر سے جاتی رہی ادہر اودہر کے لوگ حاکم
ملک بن بیٹھے تب سے کسی بادشاہ کا لقب خلیفہ نہوا سبکے سب امیر خان یا سلطان
کہلاتے رہے آپکو نائب خلفاء سمجھا کئے چنانچہ ابتک بھی فرمان روای اسلامبول کو

سلطان کہتے ہین خلیفہ نہین کہتے اسلئے کہ خلافت مخصوص ہے ساتھہ قریش کے سید
ہون یا شیخ سید ہون تو اور بھی بہتر ہے مگر شیخون کی امامت بھی صحیح ہے نہ جسطرح
بعض روافض کا عقیدہ ہے کہ امام کا فاطمی ہونا شرط ہے مہاجرین قریش تھے
انصار قریش نہین ہین یمن مین چند مدت حکومت سادات حسنیہ کی رہی اولاد
امام زید بن علی بن حسین نے بھی ڈنکا حکومت کا بجایا مکہ شریف مین مدت سے
شرافت اولاد حسن مین ہے یہ حنفی مذہب یا شافعی ہوتے رہے یمن والے
زیدی مشرب تھے زیدی فروع مین بالکل حنفی ہین اسیلئے کسی نے امام ابو حنیفہ
کو بھی زیدی لکھا ہے انہون نے زید کی حمایت کی تھی اونکے خروج کو خلیفہ وقت
پر جائز سمجھا تھا ابو حنیفہ علی مرتضے کو عثمان سے بہتر سمجھتے تھے محدثین یمن نے جسطرح
سارے مذاہب روے زمین سے موہنہ موڑ کر اتباع دلیل اختیار کیا ہے اسیطرح
روافض نواصب زیدیہ اہل راے وغیرہ کا رد بھی لکھا ہے ساری اصول وفروع
انکے سست وبیکار کردئے ہین مگر وہ اصل وفرع انکے جو موافق دلیل کے باقی
رہے سو شرکت بعض مذاہب کی بعض مسائل مذہب دیگر سے کسیکو احد الفریقین
مین سے مفر نہین سیکڑون فروع زیدیہ ہین جنمین حنفیہ اونکے موافق متبعین
کے مخالف ہین سو اس سے کیا ہوتا ہے ع انچہ مردم میکنند بوزینہ ہم ٭ محل
نزول عیسے علیہ السلام اسکا بیان اوپر گزر چکا کہ دمشق مین دو فرشتون کے
بازوؤن پر ہاتھہ رکھے ہوئے منارۂ شرقی پر سے پھر ہر دن پر چڑہے اوتر کر منبر مسجد
پر بیٹھین گے اوسوقت مسلمان مسجد مین آوینگے یہود انصاری بھی انکی امید مین
لگے ہونگے آدمیونکی اتنی بھیڑ ہوگی کہ اگر کوئی چیز پھینکی جاوے تو آدمی ہی
کے سر پر گرے زمین پر نہ گرے ٭

محل نزول

کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی		پیا سو سبیل ہے سر کو شہ لگی ہوئی

مسلمانون کا موذن ہیود کا بوق والا نصاری کا ناقوس والا آویگا یہہ قرعہ ڈالین گے
قرعہ نہ نکلے گا آخر موذن ہی اذان دیگا یہود و نصاری مسجد سے باہر چلے جاوینگے عیسے
علیہ السلام مسلمانون کے ساتھہ نماز عصر پڑھین گے پہر اہل دمشق کو ساتھہ لیکر طلب
دجال مین نکلین گے بہت سکینہ و متانت سے چلین گے زمین انکے لئے سمٹ جاویگی
انکی نظر قلعون کے اندر گاؤن کے اندر تک اثر کر جاویگی جس کافر کو انکی سانس کا
اثر پہونچیگا وہ فی الفور مر جاویگا یہہ بیت المقدس کو بند پاوینگے دجال نے اوسکا
محاصرہ کر لیا ہوگا اوسوقت نماز صبح کا وقت ہوگا جسطرح اوپر گزر چکا **مدت وفات**
حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ینزل عیسیٰ بن مریم فیمکث فی
الارض اربعین سنۃ رواہ الطبرانی وابن عساکر یعنی عیسے علیہ السلام زمین
مین چالیس برس رہین گے دوسری حدیث مین آیا ہے انہ یمکث اربعین سنۃ
ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ عند نبینا صلعم اخرجہ ابن
ابی شیبۃ واحمد وابوداؤد وابن جریر وابن حبان عنہ یعنی چالیس برس
ٹھہر کر انتقال کرینگے مسلمان نماز جنازے کی پڑھہ کر نزدیک رسول خدا صلعم کے
انکو دفن کرینگے عائشہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل
الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ اماما عدلا وحکما مقسطا اخرجہ
ابن ابی شیبۃ واحمد وابو یعلی وابن عساکر ایک روایت مین ابی ہریرہ سے
یون آیا ہے یلبث عیسیٰ بن مریم فی الارض اربعین سنۃ لو یقول للبطحاء
سیلی عسلا لسالت عسلا اخرجہ احمد فی الزہد یعنی عیسے علیہ السلام زمین مین چالیس
برس قیام کرینگے اگر بطحا سے کہین کہ شہد ہو کر بہ تو وہ بہ چلے بطحا کہتے ہین زمین
سنگریزہ کو دوسری روایت مین پینتالیس برس آئے ہین سو مدت کچھہ قلیل منافی مدت
کثیر کے نہین ہے روایت چالیس سالہ مین کسر کو چھوڑ دیا ہے ایک روایت مین سات

ہی برس آئے ہین تیہ یون ہوسکتا ہے کہ جب آسمان پر گئے تہے تینتیس برس کے تہے اب سات برس اوتر کر رہین گے یہہ چالیس برس ہوے مگر جبکہ قلیل منافی کثیر نہ ٹھہرا تو حاجت اس جمع کی بہی نرہی حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک احمد و ابن جریر و ابن عساکر کے آیا ہے تیہ روحا رہین آکر وہان سے حج یا عمرہ کرینگے یا دونون نسک بجا لاوینگے مسلم و ابن ابی شیبہ کے نزدیک حدیث ابی ہریرہ مین یون آیا ہے اہلال کرینگے عیسے بن مریم فج روحا سے حج و عمرہ کا یا دونون کا فج کے معنی راہ ہین روحا ایک جگہہ ہے درمیان مدینہ و وادی صفرا کے مکہ کے رستے مین دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لیسلکن فجا حاجا او معتمرا ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولارد ن علیہ یعنی میری قبر پر آکر سلام کرینگے مین جواب دونگا ابو ہریرہ نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ای بنی اخی ان رایتموہ فقولوا ابو ہریرۃ یقرئک السلام اخرجہ الحاکم وصححہ و ابن عساکر اے میرے بھتیجو اگر تم اونکو دیکھو تو کہنا کہ ابو ہریرہ نے تمکو سلام کہا ہے انتہے مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے تو میرا سلام پہونچاوے اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بہی او سوقت تک زندہ رہا تو پہر کچہہ حاجت اس وکالت کی نہین ہے ع چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے ॥ دوسری روایت انس مین نزدیک حاکم کے یہہ لفظ آیا ہے قال رسول اللہ صلعم من ادرک منکم عیسیٰ بن مریم فلیقرءہ منی السلام تم مین سے جو کوئی عیسے کو پاوے وہ اون سے میرا سلام کہے تیہ خطاب ہے ساری امت کو مین بہی ایک فرد اسی امت کا ہون اگر مین نے اونکو پایا تو سب سے پہلے مین ہی انشاء اللہ تعالے سلام رسول خدا صلعم کا پہونچاؤنگا ورنہ میری اولاد مین سے جو کوئی انکو پاوے بڑی حرص سے اس سلام نبوت کو اون تک پہونچاوے تاکہ پہلا لشکر کتائب محمدیہ سے مین ہی ہون یا میری اولاد ہووے و باللہ التوفیق ۵

زمانہ ابن مریم کا اگر توفیق ہاتھ آئے		تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

ایک روایت مین یہہ آیا ہے کہ وہ اوترکر بیاہ کرینگے اونکے اولاد ہوگی پہر مدینے
مین مرینگے یہہ مرنا شاید وقت حج وزیارت مسجد کے ہوگا ورنہ وہ تو بیت المقدس
مین رہین گے عبد اللہ بن سلام نے کہا توریت مین جہان صفت محمد صلعم کی لکہی ہے
وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ عیسےٰ بن مریم انکے پاس دفن ہونگے اخرجہ الترمذی و
ابن عساکر واخرج البخاری فی تاریخہ والطبرانی وابن عساکر عنہ قال یدفن
عیسی بن مریم مع رسول اللہ صلعم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً یعنی یہہ پاس
رسول خدا وابوبکر وعمر کے دفن ہونگے یہہ چوتہی قبر ہوگی بقاعی نے کتاب سر الروح مین
ذکر کیا ہے کہ ابن المراعی نے تاریخ مدینہ مین آن الجوزی نے منتظم مین ابن عمر سے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ عیسےٰ زمین مین اوترکر بیاہ کرینگے بچے پیدا ہونگے پینتالیس برس
رہکر مرینگے میرے ساتہ میری قبر مین دفن ہونگے مین اور عیسےٰ ایک ہی قبر سے بیچ
مین ابی بکر وعمر کے اوٹہین گے اس روایت کو قرطبی نے آخر تذکرہ مین ابی جعفر
میانسی کیطرف نسبت کیا ہے **فائدہ** ان حدیثون مین رد ہے نصاریٰ ور وافض
پر نصاریٰ پر اسطرح کہ اگر عیسےٰ خدا کے بیٹے ہوتے تو بیاہ نکرتے اولاد نہوتی
مرتے بہی نہین کیونکہ اللہ پاک کی نہ کوئی صاحبہ ہے نہ ولد ہے نہ اوسکو موت آویگی
وہ توحی وقیوم ہے روافض پر اسطرح کہ ابوبکر وعمر اگر برے ہوتے تو حشر
رسول خدا وعیسےٰ علیہ السلام کا درمیان ان دونون کے نہوتا تذنیب اشجہ
اشاعہ مین یہہ لکہا ہے بعض جاہل حنفی کہتے ہین کہ عیسےٰ ومہدی دونون مقلد مذہب
امام ابوحنیفہ کے ہونگے بعض مشائخ طریقہ نے جو بلاد ہند مین تہے اپنی فارسی تصنیف
مین اسکا ذکر کیا ہے وہ تصنیف اوس دیار مین شائع ہے بعض حنفیہ نے جو عالم
کہلاتے ہین تدریس کرتے ہین اس بات کو مشہور کر رکہا ہے اسپر فخر کرتے ہین اپنی

درس مین روضہ نبویہ کے اندر اس بات کی تقریر کرتے ہین مجہہ سے بہی کہا مین نے
انکار کیا قائل و ناقل و مقرر کو جاہل بتایا اوسنے میرا انکار سنکر مجہکو منسوب طرف
تنقیص امام ابی حنیفہ کے کیا وحاشاہ من ذلک ولو سمعہ الامام ابوحنیفۃ لافتی بتعزیر
ناقلہ او بتکفیر قائلہ پہر ایک مدت کے بعد مین نے ایک کتاب تالیف ملا علی قاری ہروی
نزیل مکہ مکرمہ دیکہی جسکا نام المشرب الوردی فی مذہب المہدی ہے اوسمین اونہون
نے اس قول کو نقل کرکے رد کیا ہے مین نے وہ کتاب نزدیک اس مدرس کے
بہیجدی مجلس درس مین پڑہی گئی سب شاگردون کے روبرو رسوا ہوا انتہے پہر
کلام علی قاری کا سکہہ مختصر کرکے ذکر کیا کہا یہہ نقل کرنا اغون ہے قبول عوام
حنفیہ پر اسلیئے کہ یہہ لوگ اڑے ہوے مین اپنی نقول اہل مذہب پر اگرچہ کچہہ تعلق
اوسکا فقہ سے نہو قال رحمہ اللہ تعالیٰ مجہہ سے اس قضیہ یعنی مسئلہ تقلید مین
ایک ایسے شخص نے معارضہ کیا جو فضیلت سے بالکل عاری ہے ایک نقل دکہلائی
جو وفاتر مین لکہی ہے جسکے بطلان پر ہر صاحب عقل قاصر بہی یقین کرتا ہے علاوہ اسکے
یہہ نقل کتاب مجہول سے ہے ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ سواے کتب متداولہ کے
کسی اور کتاب سے نقل کرنا جائز نہین خواہ علوم اصولیہ مین ہو یا فروعیہ مین اسکے
سوا رکاکت الفاظ و مبانی دلیل ہین بطلان معانی پر آب اوسکے لفظ سنو کہ خدا کے
وبال ملک متعال کے غضب سے نہ ڈر کر یہہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ کو ساتہہ
شریعت و کرامت کے خاص کیا ایک کرامت انکی یہہ ہے کہ خضر علیہ السلام ہر دن وقت
صبح کے انکے پاس آکر احکام شریعت سیکہتے تہے پچاس برس تک سیکہا کیئے جب
ابوحنیفہ مر گئے خضر نے خدا سے مناجات کی کہا اے اللہ اگر میری کچہہ بہی منزلت
تیرے نزدیک ہے تو تو ابوحنیفہ کو اجازت دے کہ وہ مجہکو اپنی قبر مین سے مطابق
اپنی عادت کے علم سکہایا کرین تاکہ مین شرع محمد صلعم کو پورا پورا سیکہہ لون طریقت

حقیقت دونون مجھکو حاصل ہوجاوین ندا آئی قبر پر جاؤ جو چاہو وہ سیکھو خضر انکو تیس
برس تک سیکھا کئے یہانتک کہ سارے دلائل واقاویل پورے پورے سیکھ لئے پھر
خضر نے مناجات کی الٰہی اب کیا کرون ندا آئی جاؤ عبادت کرو یہانتک کہ میرا حکم آوے
فلانے بقعہ مین جاکر فلان شخص کو شریعت سکھاؤ خضر نے ایسا ہی کیا پھر ایک مدت کے
بعد ماوراء النہر مین ایک جوان ظاہر ہوا اوسکا نام ابو القاسم قشیری تھا وہ اپنی
مان کی بہت خدمت وحرمت کرتا تھا ایک بار اوس نے اپنی مان سے کہا مجھکو طلب
علم کی حرص لگی ہے علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے جو طلب علم مین ہوگا جنت اوسکی
طلب مین ہوگی مجھکو اجازت دو کہ مین بخارا مین جاکر علم سیکھون مان نے سوچا کہ
اگر مین اسکو اذن ندونگی تو خیر سے منع کرنے والی ہونگی اگر اذن دیتی ہون تو
اسکی جدائی پر مجھسے صبر نہوسکے گا ناچار اذن ہی دیا قشیری کو وداع کیا تھا ایک
جوان کو اپنے ہمراہ لیکر نکلے دونون نے طلب علم مین سفر کیا مان دروازے پر
بیٹھکر غم مین رویا کرتین کہتین اے اللہ مین نے اپنی جان پر طعام وگھر کو حرام
کرلیا ہے مین یہان سے نہ اوٹھونگی جب تک کہ اپنے بیٹے کو نہ دیکھ لون قشیری مع
اپنے رفیق کے رات کو ایک جگہہ اوترے کہ کہانا کہاوین اتنے مین پاخانہ پھرنے کو
باہر نکلے سارے کپڑے موت مین بھر گئے اپنے ہمراہی سے کہا تم توجاؤ مین گھر جاتا ہون
مجھکو ڈر ہے کہ کہین دوسری منزل پر نجاست میرے بدن کو نہ لگ جاوے تیسری
منزل پر روح کو ناپاکی نہ پہونچے مان کے پاس بیٹھنا بہتر ہے تھ اپنی مان کے پاس
واپس چلے آئے دیکھا جس جگہہ سے انکو رخصت کیا تھا وہین بیٹھی ہوئی ہین وہ انکو
دیکھکر کھڑی ہوگئین مصافحہ کیا الحمد للہ کہا خدا نے خضر کو حکم بھیجا کہ قشیری کے پاس
جاؤ وہ علم سکھاؤ جو تم نے ابو حنیفہ سے سیکھا ہے کیونکہ اوسنے اپنی مان کو راضی رکھا
خضر پاس ابو القاسم کے آئے کہا تو نے ہی ارادہ سفر کا طلب علم کیواسطے کیا تھا پھر

اپنی مان کی رضامندی کے لئے چہوڑ دیا مجہکو خدا نے حکم دیا ہے کہ مین ہر دن علی الدوام
آکر تجہکو علم سکہایا کرون غرضکہ خضر تین برس تک روزانہ آتے سارے علوم جو انہون
نے ابو حنیفہ سے تیس برس مین سیکہے تہے تین برس مین انکو سکہا دیئے علم دقائق و
حقائق و دلائل کا بہی بتا دیا یہہ مشہور دہر فرید عصر ہو گئے ہزار کتابین تصنیف
کین صاحب کرامت تہے بہت سے لوگ انکے شاگرد مرید ہوئے ایک مرید جو بڑا دوست
تہا اوسکو کتابین گنکر ایک صندوق مین بہر کر سپرد کردین کہا مجہکو ایک بات پیش آئی ہے
تو اس صندوق کو جیحون مین ڈال آ مرید صندوق لیکر چلا جب انکے پاس سے نکلا
جی مین کہا بہلا مین ان مصنفات شیخ کو کسطرح پانی مین پہینک آؤن اونکو
حفاظت سے رکہونگا شیخ سے کہدونگا پہینک آیا ہون چنانچہ واپس آکر
یہی کہا شیخ نے پوچہا پہینکتے وقت کوئی علامت بہی دیکہی اسنے کہا مین نے تو کچہہ
بہی نہین دیکہا فرمایا جاؤ صندوق پہینک آؤ مرید نے چاہا کہ پہینک آوے پہر نہو سکا
پہلی بار کیطرح پہر کر شیخ کے پاس آیا پوچہا پہینک آیا کہا ہان پوچہا کیا دیکہا کہا
کچہہ بہی نہین دیکہا شیخ نے فرمایا تو نے صندوق نہین پہینکا اب جا پہینک کر آ اسلئے
کہ اوسمین اللہ کی شریعتین ہین تو میرے حکم کو ردنکر آخر بچار مرید جا کر صندوق
کو پہینک آیا پانی مین سے ایک ہاتہہ نکلا اوسنے صندوق کو لے لیا مرید نے کہا
تو کون ہے اوس نے پانی مین سے جواب دیا مین حفظ امانت شیخ پر موکل ہون
مرید پہر آیا شیخ نے پوچہا کہو تم پہینک آئے کہا ہان پوچہا کیا دیکہا کہا پانی ہٹ
گیا ایک ہاتہہ نکلا اوسنے صندوق لیلیا مین حیران ہو کر رہگیا اسمین کیا بہید ہے
شیخ نے فرمایا جب قیامت قریب آویگی دجال نکلیگا عیسیٰ بیت المقدس مین اوترینگے
ایک طرف انجیل رکہین گے پہر کہین گے کتب محمدیہ کہان ہین خدا نے مجہکو حکم
دیا ہے کہ مین تمہارے درمیان مین مطابق اونہین کتابون کے حکم کرون

انجیل کے موافق حکم نکرون لوگ دنیا مین ان کتابون کی تلاش کرینگے شہرون شہرون ڈھونڈھتے پھرینگے کوئی کتاب کتب شرع محمدی کی نہ ملیگی عیسے متحیر ہو کر کہین گے آلہی مین تیرے بندونمین کسطرح حکم کرون سوا انجیل کے کچھ نہین ملتا اوسوقت جبرئیل آکر یہہ کہین گے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ نہر جیحون پر جاؤ وہان دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو یا امین صندوق ابی القاسم القشیری مجھکو صندوق دے مین عیسےٰ بن مریم ہون مین نے دجال کو قتل کیا ہے عیسےٰ علیہ السلام جیحون پر جاکر دو رکعت نماز پڑھین گے جسطرح جبرئیل نے اونکو حکم دیا ہے وہی کہین گے پانی شق ہو کر صندوق نکلے گا یہہ اوسکو لیکر جب کھولین گے اوسمین اونکی پھر پاوینگی ہزار کتابین ہونگی ان کتابون سے شریعت محمدی کو زندہ کرینگے پھر عیسیٰ جبرئیل سے سوال کرینگے کہ ابو القاسم قشیری کو یہہ مرتبہ کسطرح ملا وہ کہین گے مان کے راضی رکہنے سے نقل من کتاب انیس الجلساء انتہےٰ علی قاری نے بعد حکایت اس نقل کے یہہ لکھا ہے کہ باوجود اس رکاکت و لحن کے یہہ کلام کسی ملحد کا ہے جو دین کے بگاڑنے مین کوشش کرتا ہے کیونکہ حاصل اسکا یہہ ہے کہ وہ خضر جنکے حق مین خدا نے عبداً من عبادنا اٰتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علماً فرمایا ہے موسیٰ علیہ السلام نے اون سے تعلیم پائی ہے وہ منجملہ تلامیذ ابی حنیفہ کے ہین پھر عیسےٰ علیہ السلام بہی اولوالعزم ہو کر عالم احکام اسلام ہو کر شاگرد ابو حنیفہ ٹھہرے شاگرد کی تیز فہمی کو تو دیکھو کہ اوس نے تین برس مین خضر سے وہ سب کچھ سیکھ لیا جو خضر نے تیس برس مین ابی حنیفہ سے اوقات حیات و ممات مین سیکھا تھا انتہےٰ مین کہتا ہون تیس برس کیسے پچاس برس زندگی مین پچیس برس قبر سے سیکھا یہہ سب پچھتر برس ہوئے اتنی مدت دراز کا علم قشیری نے تین برس مین خضر سے سیکھ لیا اوستاد سے تو یہہ شاگرد ہی اچھے نکلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر ملی قاری نے کہا تعجب تو یہہ ہے کہ

ابوالقاسم قشیری طبقات حنفیہ مین بہی معدود نہین ہین یعنی پہر اتنی حمایت ابوحنیفہ کی کیون ہے دوسرا تعجب یہہ ہے کہ حضر رسول خدا صلعم کو تو پاوین اون سے اونکے علمار صحابہ کرام سے تو کچہہ نہ سیکہین جیسے علی مرتضےٰ جنکو باب مدینۃ العلم فرمایا ہے اقضی الاصحاب کہا ہے زیدؓ بن ثابت کہ انکو افرض صحابہ بتایا ہے ابیؓ بن کعب کہ انکو اقرا اصحاب فرمایا ہے معاذ بن جبل کو اعلمہم بالحلال والحرام کہا ہے علمار تابعین سے بہی علم حاصل نکرین جیسے فقہار سبعہ سعید بن المسیب مدینے مین عطا مکے مین حسن بصرہ مین مکحول شام مین بلکہ اپنی جہل پر راضی ہوکر مسائل شریعت کو آخر عمر ابی حنیفہ مین تعلم کرین یہہ بات ایسی ہے جسکا بطلان کسی کم عقل بیوقوف پر بہی مخفی نہین ہے چہ جاے اہل شعور وعقل کے یہانتک کہ علمار مذاہب نے اس بات کو ایک سخرا پن سمجہا ہے قلت عقل طائفہ حنفیہ پر دلیل ٹہرایا ہے حنفیہ نے اتنا بہی نجانا کہ بہلا کوئی بہی اس بات پر رضی ہوگا انتہے مین کہتا ہون متاخرین حنفیہ کا حال بہی اب مثل روافض کے ہوگیا ہے انکی عقل بہی مثل اونکی عقل کے ماری گئی ہے جسطرح وہ اپنے خیال مین ائمہ اہلبیت کیطرف سے لڑتے سر پہوڑتے ہین اوسیطرح یہہ بہی امام ابوحنیفہ رح کے لئے اپنی جان ہلاک کئے دیتے ہین یہہ نسوان امت سفہار ملت اسرار را سے گرفتار قیاس اتنا بہی نہین سمجہتے کہ شریعت کو تو رسول خدا صلعم لائے تہے نہ امام صاحب یہہ امام ہون یا کوئی اور امام جب شریعت ابوحنیفہ کی ہوئی تو ابوحنیفہ رح امام کاہے کو ہوے پیغمبر ٹہرے استغفر اللہ

ع این امامت نشد قیامت شد۔ خیر یہی سہی کہ امام صاحب شریعت ہین یا ساری شریعت رسول خدا کی انہین کے مذہب مین منحصر ہے تو پہر اب مقلدین کو یہہ بہی چاہئے کہ ایسے فتنہ وفساد کے وقت مین جو آجکل دنیا مین موجود ہین یا تو بغداد مین جاکر تعلیم مذہب کی قبر شریف جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالےٰ سے کرلین یا جو حنفیہ قائل

حیات خضر کے ہین وہ بذریعہ اپنے مشائخ طریقت کے خضر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر
ہوکر علم سینہ بسینہ امام ابوحنیفہ رح کا سیکھین بلکہ خضر سے یہ بھی فرمایش کرین کہ بحکم
عصاے پیر بجاے پیر یہہ وقت آپکی امداد کا ہے آپ شاگرد رشید حضرت امام
کے ہین آپکی اونی توجہ سے قشیری نے ہزار کتابین تالیف کرکے نہر جیحون مین امانت
رکھی ہین وہ عیسے علیہ السلام کے کام آوینگی اب ہم مین سے کسی ایک شخص کو اپنا
شاگرد بناکر سوہ وسوہی کتابین تالیف کروادیجیے کہ یہہ کتب بکار آمد امام مہدی
ہون ورنہ وہ ان حقائق ودقائق شریعت سے جو جناب کو امام اعظم رح سے حاصل
ہوئے ہین بالکل محروم رہ جاوینگے افسوس ہے کہ خضر زندہ بھی ہین امام صاحب
کے شاگرد بھی ہین بعض اکابر حنفیہ سے انکی ملاقات بھی ہوئی ہے مگر ابتک کسیطرح
کا نفع مذہب حنفی کو ان سے نہین ہوا خضر بھی گویا شیعون کے مہدی ٹھہرے
ہین اس قصے سے یہہ بھی باشارۃ النص معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ عیسے ومہدی
علیہما السلام مین خضر موجود نہونگے کیونکہ خضر کے ہوتے ہوئے تصنیفات قشیری کی کیا
حاجت ہے خضر علیہ السلام کو خدا جانے کیا ہوا ہے کہ نہ تو رسول خدا صلعم سے آکر ملے
نہ عیسے علیہ السلام سے ملین گے جب ملتے ہین تو کسی مقلد حنفی مذہب یا صوفی شافعی
مشرب یا کسی اور درویش صاحب کشف ہی کو ملتے ہین یا اول امام ابوحنیفہ رح سے
ملے تھے اب جو امام مہدی آوینگے تو اون سے پھر نہ ملین گے حالانکہ بقول حنفیہ
مذہب امام مہدی کا وہی مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ہوگا خضر اگر اونکے شاگرد ہین
تو مہدی اونکے مقلد ہونگے باوجود اس اتحاد مذہب وطریقہ کے پھر بین بین رہنا
خضر کا ہمکو تو کچھہ پسند نہین آتا مقلدون کو پسند اگر آتا ہے تو آیا کرے ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم	صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

پھر علی قاری نے کہا اگر ساری خطایاے مبانی ومعانی کے قصۂ مذکور سے تعرض

کیا جاوے جس سے صریح نقصان عقل ناقل نقل مذکور معلوم ہوتا ہے تو ایک
مستقل کتاب بنتی ہے مگر مین نے بمفواے قول خدا خذ العفو وأمر بالعرف
واعرض عن الجاہلین اوس سے اعراض کیا یہہ قول اس قائل کا باطل ہے بلکہ
کفر ہے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہان لا نبی بعدی آیا ہے اسکے
معنی نزدیک اہل علم کے یہہ ہین کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا سبکی نے
اپنی تصنیف مین صراحت کی ہے اسبات کی کہ عیسے علیہ السلام ہمارے ہی نبی کی
شریعت کا حکم دینگے قرآن وحدیث کی روسے اس سے یہہ امر راجح سمجھا جاتا ہے
کہ وہ سنت کو جناب نبوت سے بطریق مشافہہ کے بغیر کسی واسطے کے یا بطریق وحی
والہام کے حاصل کرینگے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب انہون نے
بہت حدیثین روایت کرنا شروع کیا اور لوگون نے اونپر انکار کیا تو انہون نے
کہا اگر عیسے بن مریم میرے مرنے سے پہلے اوترین اور مین اونکو حدیث کی روایت
کرون رسول خدا صلعم سے تو وہ میری تصدیق کرینگے یہہ دلیل ہے اس بات پر
کہ وہ عالم جمیع علوم سنت نبی صلعم کے ہونگے اونکو اسکی حاجت نہوگی کہ وہ سنت کو
کسی امتی سے اخذ کرین یہانتک کہ ابو ہریرہ جنہون نے خود جناب رسالت سے احادیث
کو سنا ہے وہ بہی محتاج اونکی تصدیق کے ہین انتہے مین کہتا ہون اس تکلیف کی
کیا ضرورت ہے کہ وہ بلا واسطہ علم سنت کو مشافہۃً حاصل کرینگے کوئی حدیث صحیح
اس باب مین اگر ملے تو تو یہہ بات ٹہیک ہے ورنہ قرآن وکتب سنت جو آج دنیا
مین موجود ہین اور قیامت تک باقی رہینگی دریافت حکم خدا ورسول کے لئے کافی
ہین انکے ہوتے ہوئے باین سند متصل مرفوع ضرورت اخذ بالمشافہہ کی کیا ہے یہہ
مشافہہ بہی اگر ثابت ہو تو عالم مثال یا ارواح مین ہوسکتا ہے نہ اس عالم مین پہر اسپر
دلیل کیا ہان یہہ بات اور ہے کہ اونکو وحی آویگی جسطرح حدیث نواس بن سمعان مین

نزدیک مسلم وغیرہ کے آیا ہے فیقتل عیسی الدجال عند باب لد الشرقی فبینما ھم
کذالک اذا وحی اللہ تعالے الی عیسی بن مریم انی قد اخرجت عباداً من عبادی
لا بدان لک بقتالھم فحرز عبادی الی الطور الحدیث ظاہر یہی ہے کہ لانے والے
اس وحی کے جبرئیل علیہ السلام ہونگے بلکہ اسی کا ہمکو یقین ہے اسمین کچھہ تردد نہین
کیونکہ اونکا وظیفہ یہی ہے کہ وہ درمیان خدا و انبیاء کے سفیر ہوتے ہین نیہ بات
کسی دوسرے فرشتے کے لئے معلوم نہین ابو حاتم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے انه
وکل جبریل بالکتب و بالوحی الی الانبیاء مگر اس سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ یہہ
وحی تعلیم شریعت کے لئے ہوگی بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ بیان احکام حوادث و انتظام
آفات کے واسطے ہوگی کیونکہ شریعت تو دنیا مین پہلے ہی سے موجود ہے کتاب
وسنت باقی ہے اوسکے لئے ضرورت وحی کی جب سمجھی جاتی کہ قرآن و حدیث کافی
نہوتے حالانکہ قرآن پاک مین صاف فرما دیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اس اکمال کے بعد اب کیا حاجت وحی کی اس دین مین
باقی رہی ہے جسکے لئے عیسے علیہ السلام محتاج پیغام کے ہونگے وحی اگر آویگی تو
اون کامون کے لئے آویگی جو زمانہ عیسوی مین ملاحم و آفات کی جنس سے پیش
آنے والے ہین جیسے نکلنا یاجوج ماجوج کا یہہ حدیث ان جبریل لا ینزل الی الارض
بعد موت النبی صلعم بے اصل ہے حالانکہ کئی حدیث مین آنا جبرئیل کا آیا ہے جیسے
وقت مرنے کے طہارت پر شب قدر مین دجال کے روکنے کو مکہ مدینے سے الی غیر ذلک
فائدہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے کسی نے پوچھا عیسے علیہ السلام آخر زمانے
مین جب اوترینگے تو حافظ قرآن وسنت ہونگے یا کتاب وسنت کو اوسوقت کے
علماء سے تلقی کرینگے انہون نے جواب لکھا کہ یہہ بات کسی جگہہ نہین آئی لایق مقام
عیسوی تو یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے تلقی کرکے امت مین مطابق اوس تلقی کے

حکم کرینگے اسلیئے کہ درحقیقت اونکے خلیفہ ہین انتہے اشاعہ مین بعد اوسکے کہا ہی
انتھی ما اوردنا نقلہ عن کلام الشیخ العلامۃ علی القاری الحنفی رح وھو فی
غایۃ النفاسۃ مین کہتا ہون یہہ مسئلہ حافظ ابن حجر سے پوچھا گیا تو یہہ جواب
ملا اگر کسی حنفی سے پوچھا جاتا تو وہ یہی جواب دیتا کہ کتب قشیری شاگرد خضر شاگرد
امام اعظم رح سے تلقی کرینگے ان مطاوی فحاوی مین کچھہ زیادت بہی بمقتضاے مقام
گزرچکی ہے وہ اصل کلام علی قاری سے علحدہ ہے پہر علی قاری نے اس قول کا
بہی رد لکھا ہے کہ مہدی مقلد ابو حنیفہ ہونگے ادلہ شافیہ ذکر کرکے یہہ بات قرار
دی ہے کہ مہدی علیہ السلام مجتہد مطلق ہونگے صاحب اشاعہ نے کہا یہہ تقریر
مخالف تحریر فتوحات کے ہے ان المھدی لا یعلم القیاس لیحکم وانما یعلمہ
لیتجنبہ فما یحکم المھدی الا بما یلقی الیہ الملک من عند اللہ الذی بعثہ
الیہ لیسددہ وذلک ھو الشرع الحنیفی المحمدی الذی لو کان محمد صلعم
حیا ورفعت الیہ تلک النازلۃ لم یحکم فیھا الا بحکم المھدی فیعلم ان ذلک
ھو الشرع المحمدی فیحرم علیہ القیاس مع وجود النصوص التی منحہ اللہ ایاھا
وانہ قال صلعم فی صفتہ یقفو اثری ولا یخطی فعرفنا انہ متبع لما شرع انتھی
اس بنیاد پر مہدی مجتہد نہونگے اسلیئے کہ مجتہد حکم ساتھہ قیاس کے کرتا ہے اون پر
یہہ امر حرام ہوگا مجتہد سے خطا ہوتی ہے انسے کبہی خطا نہوگی یہہ احکام مین معصوم
ہونگے بشہادت نبی صلعم یہہ بات اس بات پر مبنی ہے کہ اجتہاد کرنا حق انبیاء مین
جائز نہین وھو التحقیق وباللہ التوفیق انتھی کلام الاشاعۃ مین کہتا ہون کلام
اشاعہ وکلام فتوحات سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جناب امام علیہ السلام ظاہری الخ
محمدی المذہب ہونگے قرآن وحدیث پر عمل کرینگے نہ آپ کسیطرح کا قیاس کرین نہ
دوسرے کے قیاس پر چلین قیاس کی حاجت کیا ہے ادلۂ خاصہ وعامۂ کتاب و

سنت سارے حوادثات کے لیئے تا یوم القیامہ کافی وافی شافی ہین یہہ تو ہمارے علم و
شعور و عقل کا فتور و قصور ہے کہ ہم باوجود موجود ہونے کتاب خدا سنن صحیحہ
مصطفی صلعم کے تیرے میرے قیاس کو پکڑتے پہرتے ہین عدم مزاولت قرآن و حدیث
نے ہمکو اس حال پر کر دیا ہے ورنہ ؎

تجہہ سے کیا ضد تہی اگر تو کسی قابل ہوتا		عام ہین اونکے تو الطاف شہیدی سب پر

قرآن پاک کے بعد صحیحین اصح کتب دین ہین صحیحین کے بعد چارون سنن ہین
انکے بعد دیگر کتب صحاح ابن خزیمہ وغیرہ ہین کلیات وعمومات شرع شریف کے سوا
ہزارون لاکہون جزئیات مسائل بہی انہین موجود ہین جس پیغمبر نے ہمکو طریق ہگنے
موتتے سونے جگنے چلنے پہرنے کہانے پینے ملنے جلنے اوٹہنے بیٹہنے مرنے جینے وغیرہ
کا ذرا ذرا سی باتون کا بتا دیا ہے ہر چیز کا ادب سکہایا ہے ہر حلال وحرام کو تعلیم
کیا ہے متشابہات سے بچنے کا ارشاد فرمایا ہے محکمات پر ایمان لانے کا حکم دیا
ہے بہلا وہ ہمکو کسطرح ہمارے دین مین دوسرونکا محتاج کر کے چہوڑ جاتی علماے
امت کی راے وقیاس مختلفہ کا حاجتمند بنا کر رکہتی اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پہر یہہ دین
ہنوز ناقص ناتمام غیر کامل ہے مگر اسمین قرآن کی تکذیب ہوتی ہے نقصان کا دہبا
پیغمبر پر لگتا ہے نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ اشاعہ مین اسجگہہ جو ۲۴ وجہ سے
قول وقصۂ قیشری کا رد لکہا ہے بہت اچہی تقریر کی ہے اس مختصر مین حاجت اوسکے
ذکر کی نہین پہر یہہ کہا ثم ان مثل ہؤلاء الجہلۃ لفرط بغضہم وعنادہم لیس
مطمح نظرہم الا تفضیل ابی حنیفۃ ولو بما لا اصل لہ ولو بما یؤدی الی الکفر
الی قولہ ولو سمعہا ابو حنیفۃ لافتی بکفر قائلہا مین کہتا ہون اب بہی ایسے
جاہل بہت ہین جنکو سوا اثبات مناقب ابی حنیفہ کے اپنے مسائل ورسائل مین
اور کچہہ کام نہین ہے اشاعہ ۱۲۸۶ھ مین تالیف ہوا ہے جبکہ اوسوقت مین باوجود

کثرت اہل حق اسطرح کے جاہل مطلق موجود تھے تو اب اس زمانہ کا کیا ذکر ہے جب سے
ابتک دو سو چوبیس برس گزر گئے اس مدت مین جہل جہلۂ حنفیہ وغیرہ اور بھی ترقی پر ونق
ہوگیا ہے پھر اشاعہ مین کہا عجائب بات یہہ ہے کہ قہستانی نے باین ہمہ فضل و
جلالت کے اسی قسم کی ایک بات شرح خطبۂ نقایہ مین بھی لکھدی ہے ان عیسیٰ اذا
نزل عمل بمذهب ابی حنیفة کما ذکره فی الفصول الستة کاش معلوم تو ہوتا
کہ یہہ فصول ستہ کیا چیز ہے اس قول پر کیا دلیل ہے مین کہتا ہون اس بات کا
تعجب قہستانی سے ناحق ہے یہہ بزرگ کچھہ ساتھہ اس قول کے متفرد نہین آخر
دوسرے حنفیہ نے بھی تو اسیطرح کی باتین لکھی ہین درمختار مین رائے قول ابی
حنیفہ پر بقدر ریگ بیابان لعنت کی ہے تارک سنت پر خود حدیث مین لعنت آئی ہے
اوسکا کوئی ذکر تک نہین کرتا اسطرح کے اقوال کا کتب دین مین مدون ہونا ایک
بڑی علامت ہے قرب قیامت کی فانا للہ وانا الیہ راجعون صاحب اشاعہ نے
کہا علیك باتباع السنة الغراء فانها حرز وحصن من الاهواء والآراء جنة
من سهام الشيطان المريد لعنه الله واياك والاغترار بمثل هذه الترهات
الباطلة ودع التعصب فانه باب عظيم من ابواب الشيطان الرجيم اللهم
انا نعوذ بك من شر الشيطان وفتنته ونفخه ونسألك التوفيق لما تحب
وترضى انتهى اس عبارت مین اتباع سنت کی ترغیب دی ہے راے وہوا سے
ترہیب کی ہے سنت کو شیطان کی تیر اندازی کا قلعہ سپر بنایا ہے تعصب چھوڑنے
کی ہدایت کی ہے جزاه الله خیرا یاجوج ماجوج انکا نکلنا علامت ہے قرب قیامت
کی انکا فتنہ بھی ایک بہت ہی بڑا فتنہ ہے کئی آیتون قرآن پاک مین اسطرف اشارہ
فرمایا ہے یاذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض سورۂ انبیاء مین
فرمایا ہے حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون آنحضرت صلعم

یاجوج ماجوج

نسب یاجوج و ماجوج

ارشاد کیا ہے لاتقوم الساعة حتی تکون عشر آیات طلوع الشمس من مغربها والدخان والدابة ویاجوج وماجوج ونزول عیسی بن مریم وظهور المهدی وثلاث خسوفات ونار تخرج من عدن ابین الحدیث رواه ابن ماجة عن حذیفة بن اسید یعنی جب تک یہہ دس نشانیان نہونگی قیامت نہ آویگی سورج مغرب سے نکلے دہوان ہو دابۃ الارض برآمد ہو یاجوج ماجوج نکلین عیسے اوترین مہدی ظاہر ہون تین بار خسف ہو عدن سے آگ نکلے تا آخر حدیث انکے احوال مین بہت حدیثین آئی ہین بیان نسب انکے نسب مین کئی قول ہین کسی نے کہا بنی آدم مین نسل یافث بن نوح سے وہب وغیرہ نے اسی پر جزم کیا ہے اکثر متاخرین کا اعتماد بہی اسی قول پر ہے کسی نے کہا یہہ ترک ہین ضحاک کا یہی قول ہے کسی نے کہا یاجوج تو ترک ہین ماجوج دیلم ہین کعب نے کہا ولد آدم ہین مگر حوا سے پیدا نہین ہوے بلکہ آدم سوگئے تہے اونکو احتلام ہوگیا نطفہ مٹی مین ملگیا اوس سے یہہ پیدا ہوے اسکا رد یہہ ہے کہ انبیاء کو احتلام نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہے کہ خواب مین جماع دیکہنا منع ہے محتمل ہے کہ منی کود کر نکل گئی ہو تو یہہ بات جائز ٹہرےگی جسطرح پیشاب کرنا انبیاء کا جائز ہے فتح الباری مین کہا ہے والاول هو المعتمد والا فاین کانوا حین الطوفان یعنی بہروسے کی بات اول قول ہے ورنہ طوفان کے وقت یہہ کدہر گئے تہے نووی نے فتاوی مین لکہا ہے یہہ اولاد آدم ہین غیر حوا سے نزدیک جماہیر علما کے یہہ ہمارے بہائی ہین طرف سے ہمارے باپ کے حافظ ابن حجر نے فرمایا یہہ قول سوا کعب کے کسی سلف سے نہین آیا حدیث مرفوع اسکو رد کرتی ہے انهم من ذرية نوح سو نوح بالیقین حوا کی ذریت ہین دوسری حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یون آیا ہے نوح کے تین بچے ہوے سام حام یافث سام کی اولاد عرب ہین یافث کی ولاد یاجوج ماجوج ترک صقالبہ ہین اسکی سند ضعیف ہے ؁

بیان حلیہ

کعب نے کہا یہہ تین طرح پر ہین ایک تو بڑے درخت کے برابر لفظ روایت کا اُرز ہے
مراد درخت ارزن کا ہے یا درخت صنوبر کا دوسری قسم جو کہونٹی ہین چار گز اندر
چار گز کے تیسرے وہ جو ایک کان بچہاتے دوسرا کان اوڑہتے ہین حدیث حذیفہ
مین بہی مثل اسکے آیا ہے حاکم نے طریق ابن الجوزی سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا یاجوج ماجوج ایک ایک دو دو بالشت کے ہین بہت لنبا انمین وہ ہے
جو تین بالشت کا ہو قتادہ نے کہا یہہ بائیس قبیلے ہین ذو القرنین نے اکیس
قبایل پر تو سد بنایا ایک قبیلہ انہین سے اوسوقت غائب تہا لڑنے کو گیا تہا
وہ سد کے اوہر رہگیا یہہ قبیلہ یہی اتراک ومغل ہین سدی نے کہا اتراک ایک
لشکر ہین لشکرہا سے یاجوج ماجوج سے یہہ غائب تہے کہ ذو القرنین نے آکر سد بنایا
یہہ باہر رہگئے اخرجہ ابن مردویہ خالد بن عبد اللہ بن حرملہ نے اپنی خالہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے تم کہتی ہو اب دشمن نہین ہے حالانکہ تم ہمیشہ دشمنون سے
لڑا کروگی یہانتک کہ یاجوج ماجوج سے لڑوگے انکے مونہہ چوڑے آنکہین چہوٹی
بال بہورے ہین یعنی سرخی سیاہی کے بیچ مین ہین یہہ ہر طرف سے باہر نکل پڑینگے
گویا منہہ انکے ڈہال ہین اخرجہ احمد والطبرانی اشاعہ مین کہا اسمین تائید ہے
اس بات کی کہ ترک ایک انہین مین کا قبیلہ ہے ؛

بیان سیرت

ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے یاجوج ماجوج مین
ایسے بہت کم ہین کہ اپنی پشت سے ہزار بچے چہوڑ کر نہ جاوین نسائی مین بروایت

عمرو بن اوس عن ابیہ مرفوعاً یون آیا ہے کہ یہہ جتنا چاہتے ہین جماع کرتے ہین انمین کوئی
آدمی نہین مرتا مگر ایک ہزار ذریت چہوڑ جاتا ہے یا اس سے بہی زیادہ دوسری روایت مین
یون آیا ہے ان یاجوج وماجوج لہم نساء یجامعون ماشاؤا وشجر یلقحون ماشاء وا
الحدیث اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وعن عبد اللہ بن عمرو ان یاجوج
وماجوج من ذریۃ آدم وورائہم ثلث امم ولن یموت منہم رجل الا ترک
من ذریتہ الفا فصاعدا اخرجہ الحاکم وابن مردویہ یعنی انکے بعد تین امتین
اور بہی ہین طبرانی کی روایت مین ابن عمرو سے اتنا اور بہی زیادہ آیا ہے کہ ان تینونکے
نام تبائے تاویل تاریس منسک واخرجہ ایضا عنہ ابن مردویہ والبیہقی وعبد
بن حمید واخرج ابن حمید بسند صحیح عن عبد اللہ بن سلام مثلہ ابن عمرو نے کہا
جن وانس دس حصے ہین انمین نو حصے تو یہی یاجوج ماجوج ہین باقی آدمی ایک حصے مین
ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ایک حدیث مرفوع مین یہہ آیا ہے کہ یہہ ہر دن سد کو کہودتے
ہین جب لگ بہگ اسکے ہوتے ہین کہ اوسمین چہید کر دین تو وہ آدمی جو انپر داروغہ ہوتا
ہے کہتا ہے پہر چلو کل اسکو کہودنا پہاڑنا اللہ تعالے اوسکو پہلے سے بہی زیادہ تر سخت کر دیتا
ہے یعنی رات بہر مین وہ چہید پہر جون کا تون ہو جاتا ہے بلکہ پہلے سے بہی زیادہ یہانتک
کہ جب انکی مدت پوری ہو جاویگی اور اللہ انکا بہیجنا لوگون پر چاہیگا وہ شخص جو انپر
داروغہ ہے کہیگا پہر جاؤ کل انشاء اللہ تعالے تم اسکو چہید کر لوگے یہہ شخص استثناء
کریگا یہہ پہر کر جب آوینگے دیکہین گے جتنا چہید کیا تہا ویسا ہی ہے یعنی بند نہین ہوا
اوسکو بڑا کرکے پہاڑ کر باہر لوگون پر نکل آوینگے الحدیث اخرجہ الترمذی وحسنہ
وابن حبان والحاکم وصححاہ عن ابی ہریرۃ رفعہ ابن حجر نے کہا اخرجہ الترمذی
وابن ماجۃ والحاکم وعبد بن حمید وابن حبان کلہم عن قتادۃ ورجال بعضہم
رجال الصحیح ابن العربی نے کہا اس حدیث مین تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ اللہ نے انکو

رات دن کے کہودنے سے روکدیا ہے دوسرے سد پر سیڑہی لگاکر یا کسی اور آلہ سے
چڑہنے کو منع کردیا ہے اس بات کا علم انکو نہین دیا نہ یہہ الہام انکو کیا یعنی باوجود
اسکے کہ انہین درخت کہیت وغیرہ آلات موجود ہین مگر سیڑہی بناکر بلندی پہ چڑہنا
نہین آتا تیسرے انشاء اللہ تعالیٰ کہنے سے باز رکہا ہے یہانتک کہ وقت محدود
مقرر آجاوے حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث مین یہہ بہی ہے کہ یہہ لوگ اہل صناعت
اہل ولایت صاحب سلطنت و رعیت ہین انہین سے جو فائق ہے یہہ سب اوسکی اطاعت
کرتے ہین انہین ایسے بہی ہین جو خدا کو پہچانتے ہین اوسکی قدرت و مشیت کا اقرار
کرتے ہین یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ کلمہ اوس کہنے والے کی زبان پر بدون پہچاننے معنی
کے جاری ہوجاویگا اسکی برکت سے مقصود اونکا حاصل ہوگا پہر ان دونون احتمال
کے لئے ایک حدیث روایت کی ہے جسکو عبد بن حمید نے کعب سے مانند حدیث ابی ہریرہ
نقل کیا ہے اوسمین یون ہے جب خدا کا امر آویگا تو بعض کی زبان پر یون القا ہوگا
نأتی غدا ان شاء اللہ تعالیٰ ففرغ منه ابن مردویہ کے پاس بہی ایک حدیث مثل اسی
حدیث ابی ہریرہ کے ہے اوسمین یون آیا ہے فیصبحون وهو اقوی منه بالامس حتی
یسلم رجل منهم حین یرید اللہ ان یبلغ امرہ فیقول المؤمن غدا نفتحه ان شاء اللہ
تعالیٰ فیصبحون ثم یغدون علیه فیفتح الحدیث مگر اسکی سند ضعیف ہے انتہی کلام
الحافظ حاصل یہہ ہوا کہ لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کو انہین سے کسی ایک کی زبان پر ڈالدیا
جاویگا یہی احتمال قوی تر ہے یا کوئی ایک انہین سے مسلمان ہوجاویگا وہ اس کلمہ کو کہیگا
حدیث ابن عباس جو نزدیک نعیم بن حماد کے مرفوعاً آئی ہے قال بعثنی اللہ حین اسری
بی والی یاجوج وماجوج فدعوتهم الی دین اللہ وعبادته فابوا ان یجیبونی فهم
فی النار مع من عصی من ولد آدم وولد ابلیس کچہہ خلاف حدیث مذکور کے نہین ہے
کما هو واضح —

فصل بیان مین خروج او فساد یاجوج ماجوج کے

مسلم نے صحیح مین نواس بن سمعان سے مرفوعاً بعد ذکر ہلاک ہونے دجال کے ہاتھہ سے عیسے
علیہ السلام کے یون روایت کیا ہے پہر آئیگی یعنی پاس عیسے علیہ السلام کے ایک قوم جسکو
خدانے دجال سے بچالیا ہوگا یہ اونکے منہہ پر ہاتھہ پہیرینگے اونکو اونکے درجات کی جنت
مین خبر دینگے اتنے مین عیسے علیہ السلام کو وحی آویگی مین نے کچہہ بندے اپنے نکالے
ہین جنپر کسیکو قابو لڑائی کا نہین ہے تو میرے بندونکو طور پر لیجا ادہر اللہ تعالے
یاجوج ماجوج کو اوٹہا دیگا یہہ لوگون پر نکل پڑینگے سارا پانی پی جاوینگے لوگ اپنے مویشی
لیکر قلعہ بند ہونگے یہہ زمین کا پانی اتنا پی لینگے کہ زمین خشک ہوکر رہجاویگی انکے پیچہے
جو اوس جگہہ پر گزریگا وہ کہیگا کبہی یہان پانی تہا کوئی آدمی باقی نرہیگا مگر کسی قلعے یا
شہر مین جا چہپے گا یہہ بحیرۂ طبریہ پر آکر یہانکا سارا پانی پیجاوینگے پچہلے آکر کہین گے
یہان کبہی پانی ہوگا عیسے علیہ السلام مع اپنے اصحاب کے محصور رہین گے بیل گدہے
کا سر سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا دوسری روایت مسلم مین یون آیا ہے یہہ کہین گے
ہم نے زمین والونکو تو مار ڈالا اب آسمان والون کو بہی قتل کرنا چاہیے اپنے تیر آسمان
پر لگائین گے وہ خون مین بہرے ہوئے رنگے ہوئے انکی طرف پہرینگے ایک روایت
مین اسطرح ہے کہ ایک انمین کا اپنے حربہ کو ہلاویگا پہر اوسکو آسمان کیطرف پہینکے گا وہ
خون مین رنگا ہوا پہر آویگا یہہ بات آزمایش و امتحان کے لئے ہوگی اوسوقت نبی اللہ
یعنی عیسی علیہ السلام اور ساونکے ہمراہی اللہ کیطرف رغبت کرینگے اللہ اونپر اونکی
گردنون مین نغف بہیجیگا ایک روایت مین یون آیا ہے کہ ایک کیڑا مانند نغف کے
اونکی گردنون مین پیدا ہوگا نغف ایک کیڑا ہے اونٹ بکریون کی ناک مین ہوتا ہے
یہہ سب مرجاوینگے مثل مرنے ایکجان کے انکی آہٹ بہی مسموع نہوگی مسلمان کہینگے کوئی

جو اپنی جان ہمارے لئے بیچے دیکھے ان دشمنون نے کیا کیا ایک آدمی انمین نکلیگا اپنی جان کو مقتول ٹھہرا کر وہ سبکو مردہ پاویگا پکاریگا اے گروہ مسلمانون کے خوش ہو جاؤ اللہ عزوجل نے دشمن سے تمکو بچایا یہ اپنے شہرون قلعون سے باہر نکلین گے مویشی کو چرنے کے لئے چھوڑ دینگے انکا چارا سواے اونکے گوشت کے کچھ نہو گا جانور انکا گوشت کھا کر خون پیکر خوب ہی موٹے تازے ہو جاوینگے عیسےٰ علیہ السلام مع اصحاب زمین پر اوترینگے بالشت بھر بھی زمین نہ پاوینگے جو انکی چربی و بدبو سے پر نہو گی لوگون کو اونکی بدبو اونکی جیتے جی بھی زیادہ ستاویگی اللہ تعالےٰ سے فریاد کرینگے اللہ تعالےٰ ایک ریح یا پانی بھیجیگا جس سے ایک دھوان سا لوگون پر چھا جاویگا وہ ہوا اونکے ڈھیرونکو اوٹھا لیجاویگی تین دن کے اندر ساری لاشین اونکی دریا مین پھینک دیگی ایک روایت مین یون ہے کہ نبی اللہ عیسےٰ علیہ السلام اور ساون کے اصحاب خدا سے التجا کرینگے اللہ تعالےٰ کچھ پرندے بھیجیگا جیسے بختی اونٹونکی گردن وہ اونکو اوٹھا کر جہان خدا چاہیگا ڈالدینگے دریا مین یا آگ مین آن دونون روایت مین کچھ خلاف و منافات نہین ہے اسلئے کہ دریا دن قیامت کے سلگ کر آگ ہو جاویگا پھر اللہ تعالےٰ پانی برساویگا جس سے کوئی گھر و مٹی بالونکا چھپ نہ سکیگا وہ زمین کو دھو کر صاف ستھرا کر دیگا زمین کو حکم ہو گا اپنے پھل پیدا کر اپنی برکت پھیر لا اوسدن ایک جماعت ایک انار مین سیر ہو جاویگی اوسکے پتون مین سایہ پکڑیگی سات برس تک مسلمان انکے تیر و کمان و ڈھال کو ایندھن کرینگے **فائدہ** عیسےٰ علیہ السلام کے قصے مین کئی نشانیان ہین ا لڑنا یہود سے اخرج مسلم عن ابی هریرة برفعه قال لاتقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون حتی یختبیٔ الیهودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا عبد الله هذا یهودی خلفی فتعال اقتله الا الغرقد فانه من شجر الیهود اس حدیث کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہی

۲ قتال یاجوج ماجوج کا اخرج احمد والطبرانی عن خالد بن عبد اللہ بن حرملة انکم
لا تزالون تقاتلون عدوا للہ حتی تقاتلوا یاجوج وماجوج عراض الوجوہ صغار
العیون اصهب الشعر من کل حدب ینسلون اسکا ترجمہ بہی ہوچکا ۳ مینہ کا برسنا
جس سے کوئی گہر و رنہ بچے گا اخرج احمد عن ابی هریرة یرفعه قال لا تقوم الساعة
حتی یمطر الناس مطرا لا یکن منه بیوت المدر ولا بیوت الوبر ۴ بند ہوجانا جہاد
کا کہیتی کرنا لوگون کا جہاد چہوڑ کر اخرج الطبرانی عن ابی امامة رفعه لا تقوم الساعة
حتی تزجعوا احراثین ۵ خلافت کا ارض مقدسہ مین نزول کرنا اخرج احمد وابو داؤد
والحاکم عن ابن حوالة مرفوعا یا ابن حوالة اذا رایت الخلافة نزلت الارض
المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة یومئذ
اقرب من الناس من یدی ہذہ من راسك وکان وضع یدہ علی راسه مراد اس سے
اگر مطلق خلافت ہے تو یہہ نشانی ہوچکی زمانۂ بنی امیہ مین ارض مقدس محل خلافت تہی اس
صورت مین یہہ نشانی قسم اول ٹہریگی جو پہلے مذکور ہوچکی ہے اور اگر خلافت کاملہ مراد
ہے تو یہہ زمانۂ مہدی وعیسے مین ہوگی امور عظام دابہ وطلوع شمس و نار وریح وغیرہ ہین
آخر حدیث اسی پر دلیل ہے کہ الساعة یومئذ اقرب الخ ۶ کثرت مال کی اخرج الشیخان
عن ابی هریرة مرفوعا لا تقوم الساعة حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
زکاة ماله فلا یجد احدا یقبلها منه وحتی تعود ارض العرب مروجا وانهارا
وفی روایة یکثر المال فیکم اس نشانی کا ذکر پہلے بہی ہوچکا ہے کوئی مانع اس سے نہین
ہے کہ روایت ثانی اشارہ ہوطرف واقعۂ عہد عثمان وعمر بن عبد العزیز کے بقرینۂ لفظ
فیکم یعنی الصحابة روایت اول اشارہ ہو طرف اوس نشانی کے جو زمانۂ مہدی وعیسے
علیهما السلام مین ہونے والی ہے اسلئے دونون جگہہ اسکا ذکر کیا ہے قسم اول وثانی
مین ۷ بکنا بیل کے سرکا ایک اوقیہ کو اخرج ابن ابی شیبة عن قیس لا تقوم الساعة

حتی یقوم راس البقر بالاوقیة یہ حال وقت حصار یاجوج ماجوج کے ہوگا جب وہ عیسیٰ
و اصحاب عیسیٰ کو محاصرہ کر لینگے ۸ سوکھ جانا بحیرہ طبریہ کا اسکو یاجوج ماجوج پی جاوینگے
۹ گھوڑونکا سستا بیلون کا مہنگا ہونا اخرج ابن ماجة وابن خزیمة وغیرھما عن
ابی امامة ان من اشراطہا ان یکون الفرس بالدریھمات ویکون الثور بکذا وکذا
مائة دینار قیل وما یرخص الخیل یا رسول اللہ قال عدم الجہاد قیل وما یغلی
الثور قال ان الارض تحرث کلہا ۱۰ انزول برکات کا نزع ہونا ستم بر صاحب ستم کا
خراب مدینہ اشراط قریبہ قیامت سے ایک یہ ہے کہ شہر رسول خدا صلعم ویران ہوجاویگا
چالیس برس تک خراب رہیگا وہان کے لوگ نکلکر چلے جاوینگے اخرجہ ابو داؤد عن معاذ
مرفوعا عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج
الملحمة فتح القسطنطینیة وفتح القسطنطینیة خروج الدجال طبرانی کی روایت مین ہے
بنا یعنی آبادی سلع تک پہنچ گئے پھر مدینے پر ایک ایسا وقت آویگا کہ مسافر اسکے بعض
اقطار پر گزریگا کہیگا یہ شہر کبھی پہلے کسی زمانے مین آباد تھا اب نشان تک بھی
نہین رہا اسکو احمد نے بھی بسند حسن روایت کیا ہے دوسری روایت مین رجال
ثقات سے یون آیا ہے مدینے کو اوسکے لوگ چھوڑ دینگے یہ بھلا پھولا ہوگا پوچھا کون
اوسکو کھاویگا کہا درندے پرندے صحیحین مین ہے لتترکن المدینة علی خیر ما
کانت مذللة ثمارھا لا یغشاھا الا العوافی یرید عوافی الطیر والسباع فاخر من یحشر
منہا راعیان من مزینة الحدیث وروی ابن زبالة وتبعه ابن النجار لا تقوم
الساعة حتی یغلب علی مسجدی ھذا الکلاب والذیاب والضباع فیمر الرجل
ببابه فیرید ان یصلی فیه فما یقدر علیه یعنی اس میری مسجد پر کتے بھیڑیے بجو
وغیرہ درندے غالب آجاوینگے کوئی آدمی دروازہ مسجد پر آکر نماز پڑھنا چاہیگا
نہ پڑھ سکیگا وروی ابن ابی شیبة بسند صحیح حدیث اما واللہ لتدعنھا مذللة

خراب مدینہ

اربعین عاما للعوافی انذرون ما العوافی الطیر والسباع وروی ابن زبالة بنحوہ وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عن عوف بن مالک قال تخرب المدینة قبل یوم القیامة باربعین سنة وروی عن ابی هریرة لا تقوم الساعة حتی یجیٔ الثعلب فیربض علی منبر النبی صلعم فلا ینهضه احد یعنی ایک لوکہڑی منبر نبوی پر آکر بسیرا کریگی کوئی اوسکو اوٹہا نہ سکیگا وروی ابن ابی شیبة حدیث یخرج من اهل المدینة منها ثم لیعودن الیها ثم یخرجن منها ثم لا یعودون الیها ابدا ولیدعنها خیر ما تکون مونعة وروی ایضا عن عمر نحوہ مرفوعا پہلی قسم مین ترک اوّل مدینے کا گزرچکا یہہ دوسرا ترک ہوگا جو سبب ویرانی مدینہ ہے خدا جانے یہہ لوگ مهدی کے ساتہہ جہاد کو جاوینگے یا مدینے مین لرزہ آویگا منافق نکلکر پاس دجال کے پہونچین گے پہر جو مومنین مخلص رہ جاوینگے وہ بیت المقدس کی ہجرت کرجاوینگے یہہ ہی آیا ہے ستکون هجرة بعد هجرة وخیار الناس یومئذ الزمهم مهاجر ابراهیم الحدیث بچے کہچون کی جان ہوائے طیب لےلیگی اس ہوا کا ذکر آویگا مدینہ لوگون سے خالی ہوجاویگا وعند اسی خرابها قبل غیرها **تنبیه** برجانی نے اخبار مدینے مین جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے لیعودن هذا الامر ای الدین الی المدینة کما بدأ منها حتی لا یکون ایمان الا بها الحدیث وروی النسائی عن ابی هریرة مرفوعا اخر قریة من قری الاسلام خرابا المدینة ورواہ الترمذی بنحوہ وقال حسن غریب ورواہ ابن حبان بلفظ اخر قریة فی الاسلام خرابا المدینة روایت صحیح مین آیا ہے ان الدین لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی جحرها یہہ روایات بظاہر منافی روایات سابقہ مین جمع یون ہوسکتی ہے کہ فتنے سارے دنیا کو گہیر لینگے فقط مدینہ پاس مهدی کے رہ جاویگا اوس وقت دین اسی جگہہ ہوگا کیونکہ مومنین کاملین تابع خلیفہ حق ہونگے جب امام برحق موجود ہو جو کوئی اوسکو نہ پہچانے اوسکی بیعت نکرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی

ہے یہہ ہے محط اس حدیث کا ان الدین لیأرز الی المدینۃ پھر زمانۂ دجال مین
مدینہ اپنے میل کچیل سے صاف ہو جاویگا منافق شہر سے نکل جاوینگے خالص ایمان والے
باقی رہجاوینگے بخلاف بیت المقدس وغیرہ بلاد کے کہ اونمین اہل ذمہ ومنافقین دونو
باقی رہین گے کیونکہ اونکا ایمان لانا بعد نزول عیسے علیہ السلام کے ہوگا یہہ ہے
محط حدیث جابر کا حتی لایکون ایمان الا بہا یعنی ایمان خالص جسمین لگاؤ نفاق
کا نہین ہے پہر ایک سرد ہوا چلیگی جو ہر مومن ومومنہ کی روح قبض کرلیگی یہہ ہوا طرف
سے شام کے یا یمن کے یا دونون طرف سے آویگی کما جمع بین الروایتین اسمین
شک نہین کہ جو ہوا شام کیطرف سے آویگی وہ پہلے اہل شام سے شروع ہوگی جو یمن
کیطرف سے آویگی وہ اہل یمن سے ابتدا کریگی مدینے تک یہہ ہوائین نہ پہونچین گی
مگر بعد ہلاک کرنے مومنین دونون اقلیم کو رکے سب پیچھے یہہ ہوا مومنین اہل
مدینے کو قبض کریگی یہہ ہے محط حدیث ابی ہریرہ کا جو نزدیک نسائی وترمذی وابن
حبان کے مروی ہے اوسوقت مدینے مین سوائے اہل ایمان کے کوئی دوسرا
نہوگا اسلئے کہ زمانۂ دجال مین پہلے سے مدینہ اہل نفاق سے خالی ہوچکا ہوگا
اب انکے مرتے ہی ویران ہوجاویگا باقی دنیا بد لوگون سے خوب آباد رہیگی
انہین پر قیامت آویگی ھذا ما ظہر لی عند کتابتی لھذا المحل ولعلہ لیس بعیداً
عن الصواب ولم اقف فی کلام احد علیہ فان کان خطأً فہو منی لا من احد و
نسأل اللہ السداد وانما ذکرناہ ھنا وان کان یصلح ان یذکر بعد طلوع الشمس
والدابۃ ایضاً لان ابتداء خرابہا بالخروج عنہا کما دلت علیہ الاحادیث
والخروج یکون فی زمن عیسیٰ فلھذا ذکرناہ ھنا واللہ اعلم انتہی اس سے
معلوم ہوا کہ وہ وقت جسمین ایمان فقط مدینے ہی مین جا رہیگا اور کہین نہوگا
وہ وقت ابھی تک نہین آیا ہے جملۂ فقہا رجو بعض مسائل مین حجت اہل مدینے کی یا

اہل مکہ کی اسوقت مین کسی بدعت کی تحسین کے لئے یا کسی ناجائز امر کے جائز کرنے کیواسطے
کیپڑتے مین اس خیال پر کہ یہان کے لوگ گویا سب سے زیادہ ایماندار ہین یہین ایمان کا گھر
ہے یعنی ہر زمانے مین یہہ انکی غلط فہمی ہے عمل حرمین کو بموجب قاعدۂ علم اصول فقہ ہی کچھ
دخل کسی شے کی حلت حرمت تحسین بدعت تجویز شرک اباحت مکروہ مین کہین ہے

خروج قحطانی وجہجاہ وہشیم ومقعد وغیرہم

اخرج ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل
الدجال ویمکث اربعین عاما یعمل فیھم بکتاب اللہ وسنتی ویموت فیستخلفون
بامر عیسیٰ رجلا من بنی تمیم یقال لہ المقعد فاذا مات المقعد لم یأت علی الناس
ثلاث سنین حتی یرفع القراٰن من صدور الرجال اشاعہ مین کہا ای من صدور
بعضھم ویبدأ النقص فیھم لیوافق ما یاتی من بقاء الدین مدۃ مدیدۃ بعد عیسےٰ
یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے اشارے سے بعد انکے مرنے کے ایک آدمی مقعد نام خلیفہ
ہوگا اوسکے مرنے کے بعد تین برس نہ گزرینگے کہ قرآن لوگون کے سینے سے اوٹھا
لیاجاویگا ف اخرج الطبرانی عن علی السلمی قال لا تقوم الساعۃ حتی یملک الناس
رجل من الموالی یقال لہ جہجاہ یعنی قیامت سے پہلے ایک غلام جہجاہ نام بادشاہ ہوگا
یعنی بعد عیسیٰ علیہ السلام کے وروی مسلم عن ابی ھریرۃ قال لا تذھب الایام واللیالی
حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ واخرج الشیخان عنہ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج
رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ قیامت نہوگی یہانتک کہ ایک آدمی قحطان
سے نکلکر لوگونکو لاٹھی سے ہانکیگا طبرانی نے کبیر مین ابن مندہ سے وابونعیم وابن عساکر نے
قیس بن جابر عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیاہے ان النبی صلعم قال ستکون من
بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء الامراء ومن بعد الامراء ملوک جبابرون ثم

یخرج رجل من اهل بیتی یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا ثم یؤمّر القحطانی فو الذی بعثنی بالحق ماهو دونه یعنی میرے بعد خلیفہ ہونگے جیسے ابو بکر و عمر و عثمان و علی خلفار راشدین ہوئے پہر امرا ہونگے جیسے امیر معاویہ اور سارے بنی امیہ و بنی عباس ہوئے پہر جابر پادشاہ ہونگے جیسے مغل ترک وغیرہ ملوک طوائف جواب تک حکمران دنیا مین پہر ایک آدمی میرے گہروالون مین سے نکلیگا وہ زمین کو انصاف سے ویسا ہی بہر دیگا جیسے وہ جور سے بہر گئی ہوگی مراد مہدی علیہ السلام ہین پہر قحطانی کو امیر بنا وینگے یہہ بہی اون سے کچہہ کم نہو گا یعنی عدل و انصاف و رفع ظلم و اعتساف مین نعیم بن حماد نے سلیمان بن عیسےٰ سے روایت کیا ہے کہا مجھکو یہہ بات پہنچی ہے کہ مہدی چودہ برس تک بیت المقدس مین مالک رہین گے پہر مرجاوینگے پہر ایک آدمی قوم تبع کا جسکو منصور کہین گے یعنی قحطانی اکیس برس بیت المقدس مین حکمرانی کریگا پہر وہ مقتول ہوگا اوسکے بعد ایک مولے یعنی غلام مالک ملک ہوجاویگا وہ تین برس تک حاکم رہیگا پہر وہ بہی مارا جاویگا اوسکے بعد ہشیم مہدی تین سال چار مہینے دس دن تک مالک رہیگا کعب نے کہا جب مہدی مرجاوینگے ایک آدمی اونکے گہروالون مین سے والی مردم ہوگا اوس شخص مین خیر و شر دونون ہونگی شر خیر سے زیادہ ہوگا لوگون پر غصہ کریگا بعد جماعت کے لوگون کو طرف فرقت کے بلاویگا اسکا بقار کم ہوگا ایک مرد اوسکے گہرانے مین سے جوش مین آکر اوسکو قتل کرڈالیگا اخرجہ نعیم بن حماد زہری نے کہا مہدی اپنی موت سے مرینگے لوگ انکے بعد فتنے مین پڑینگے انکے پاس ایک آدمی بنی مخزوم کا آویگا اوس سے بیعت کرلینگے وہ ایک زمانہ تک ٹھہریگا اتنے مین آسمان سے ایک آواز آویگی جو نہ آدمی کی آواز ہے نہ جن کی بایعوا فلانا و لا ترجعوا علی اعقابکم بعد الہجرۃ فلانے سے بیعت کرو ہجرت کے بعد نہ پہر و لوگ ادہر اودہر دیکہین گے کسیکو نپاوینگے پہر یہہ ندا تین بار ہوگی پہر منصور سے بیعت

کرینگے یہ مخزومی پر چڑھائی کریگا اللہ تعالے اسکو اوسپر فتح دیگا یہ مخزومی کو
مع اوسکے ہمراہیون کے قتل کریگا اخرجہ نعیم ایضا کعب نے کہا ایک مرد بنی مخزوم
کا متولی ہوگا پہر ایک شخص موالی مین سے والی بنے گا پہر ایک آدمی عرب کا جسیم طویل
عریض الصدر نکلے گا جسکو پاویگا قتل کریگا بیت المقدس مین پہونچکر مر جاویگا پہر تو
دنیا پہلے حال سے بہی بدتر ہو جاویگی پہر ایک آدمی مصر کا والی ملک ہوگا وہ اہل صلاح
کو قتل کریگا نوذ باللہ من غشوم ہوگا مصری کے بعد یمانی قحطانی آویگا وہ مہدی علیہ السلام
کی چال پر چلیگا اوسکے ہاتھہ پر مدینہ روم فتح ہوگا اخرجہ نعیم ایضا ولید بن
معمر نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے صلعم قحطانی مہدی سے کچہہ کم نہین یعنی انصاف
مین اخرجہ نعیم ایضا ابن عمرو نے کہا جبابرہ کے بعد جابر ہوگا پہر مہدی پہر منصور
پہر سلام پہر امیر الغضب جابر اس روایت مین اگر کسی شخص خاص کا نام نہین ہے اور
جابر بمعنی ظالم ہے تو حکومت حال مصداق اسکی ہوسکتی ہے اس حکومت کا ہونا دلیل
ہے آنے مہدی علیہ السلام پر یا مراد جابر سے کوئی صالح آدمی ہے جو مہدی سے پہلے
ظاہر ہوکر اصلاح ملک و اسلام کریگا ظاہر حدیث اسی کا مقتضی ہے واللہ اعلم اخرجہ
نعیم ایضا دوسری روایت مین ان سے یون آیا ہے تین امیر متولی ہونگے اللہ تعالے
ساری زمین کو انپر مفتوح کردیگا صالح جابر پہر مفرج پہر ذوالغضب یہہ چالیس برس
رہین گے پہر انکے بعد دنیا مین کچہہ خیر نہین اخرجہ نعیم ایضا اس سے معلوم ہوا کہ
یہہ جابر جو مہدی سے پہلے ہوگا کوئی نیک آدمی ہوگا جبر نقصان اسلام کریگا ظالم نہوگا
کعب نے کہا مہدی کے بعد ایک خلیفہ اہل یمن مین سے ہوگا قبیلۂ قحطان سے وہ
دین مین مہدی کا بہائی ہوگا اونہین کا سا کام کریگا مدینۂ روم کو بہی وہی فتح کریگا
وہان کے غنائم اوسکے ہاتہہ آوینگے اخرجہ نعیم ایضا ارطاۃ نے کہا مجھکو یہہ بات
پہونچی ہے کہ مہدی چالیس برس زندہ رہین گے پہر اپنے فراش پر وفات پاوین گے

پہر ایک آدمی قحطان سے نکلیگا اوسکے دونون کان چہدے ہونگے وہ مہدی کی
چال پر چلیگا بیس برس رہکر مرجا دیگا ہتھیار سے قتل ہوگا پہر ایک مہدی گہرانے رسول
خدا صلعم سے نکلیگا وہ اچہی خصلت کا ہوگا وہ مدینۂ قیصر پر جہاد کریگا یہہ پچہلا امیر ہے
امت محمد صلعم مین سے پہر اوسکے زمانے مین دجال برآمد ہوگا **فائدہ** ان حدیثون
مین تعارض ہے ابن حجر نے قول مختصر مین لکہا ہے جس بات کا ہمکو اعتقاد چاہیے وہ
بات وہ ہے جسپر صحیح احادیث دالّ ہین یعنی وجود مہدی منتظر کا جنکے زمانے مین دجال
آویگا عیسےٰ اوترینگے عیسےٰ اونکے پیچہے نماز پڑہین گے لفظ مہدی کا جس جگہہ مطلق
آیا ہے مراد اوس سے یہی ہین ان سے پہلے جنکا ذکر ہوا اونکے حق مین کوئی بات
صحت کو نہین پہونچی جو انکے بعد ہونگے وہ اگرچہ امراء صالحین ہین لکن انکے برابر نہونگے
اخیر حقیقت مین یہی ہین انتہے صاحب اشاعہ نے کہا غایت امکان جمع ان روایات
مین یہہ ہے کہ مہدی کبیر تو وہ ہونگے جو روم کو فتح کرینگے دجال اونکے زمانے
مین برآمد ہوگا عیسےٰ اونکے پیچہے نماز پڑہین گے خلافت بہی انہین کی ہوگی انکے بعد
قریش کے عیسےٰ انکا ملک نہ لینگے بلکہ مشورہ دیوینگے حکم انہین کا ہوگا یہی لوگون کو دین
سکہا دینگے چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہوچکا ہے پہر بعد مہدی کے ایک آدمی اونہین کے
گہرانے کا سیرت و خصلت مین ہوگا رہا قحطانی سو ہمراہ مہدی ہوگا اوسکا روم کو فتح
کرنا یون ہے کہ وہ سردار لشکر مہدی کا ہوگا انکی تبعیت مین فتح کریگا نہ اپنی خلافت
و بتوعیت کے حال مین پہر عیسےٰ علیہ السلام مرجا دینگے مقعد کو اپنے بعد خلیفہ کرجا دینگے
یہہ بہی ایک قریشی مرد ہوگا اسکے بعد جو قریش مین سے متولی ہوگا اوسکی چال اچہی
نہوگی اوسپر مخزومی چڑہائی کریگا شاید جہجاہ یہی ہو یہہ طرف جدائی کے بلاویگا اسپر
قحطانی خروج کریگا اسی کا لقب منصور ہے مرد قوم تبع سے بہی یہی مراد ہے مردین سے
بہی یہی مقصود ہے یہہ اکیس برس رہیگا جسنے بیس برس کہین ہین اوس نے کسر کو چہوڑ دیا

پھر دنیا گھٹ چلیگی موالی یعنی غلام لوگ والی ملک ہونگے شر غالب آجاویگا یہانتک
کہ سورج مغرب سے نکلے واللہ اعلم انتہٰے مین کہتا ہون حکومت غلامونکی جو پہلے مصر
وغیرہ مین ہو چکی ہے وہ اَور تہی جیسے چراکسہ مصر مین ہوئی قطب الدین ایبک ہند
مین ہوا یہ حکومت ثانی انکے قریب قیامت ہوگی یہہ اور ہے وہ اَور ہے واللہ اعلم

ہدم کعبہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا بڑی نشانیون قرب قیامت سے ایک ہدم کعبہ
سلب حلیۂ کعبہ اخراج کنز کعبہ ہے اخرج الشیخان والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
عنہ قال یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ یعنی کعبہ کو ایک حبشی پتلی پنڈلیون
والا ویران کردیگا واخرج احمد عن ابن عمر نحوہ وزاد ویسلبہا حلیہا ویجردہا
عن کسوتہا فلکانی انظر الیہ اصیلع افیدع یضرب علیہا بمسحاتہ او معولہ یعنی کعبے
کا زیور اوتار لیگا کعبے کو لباس سے ننگا کردیگا گویا مین اوسکی طرف دیکھہ رہا ہون
اوسکی چاند پر بال نہین اوسکے ہاتہہ مین کجی ہے وہ اپنی کدالیان کعبے پر مار رہا ہے
واخرج الازرقی عنہ یحبش البحر بمن فیہ من السودان ثم سیکون سیل النحل
حتی ینتہوا الی الکعبۃ فیخربونہا والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی صفتہ فی کتاب
اللہ تعالٰی افیحر اصیلع افیدع قائما یہدمہا بمسحاتہ حارث بن سوید نے کہا مین نے
علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تہے حجوا قبل ان لا تحجوا فکانی انظر الی حبشی اصلع افدع
بیدہ معول یہدمہا حجرا حجرا فقلت لہ شیٔ تقولہ برایک او سمعتہ من النبی صلعم
فقال لا والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ لکنی سمعتہ من نبیکم اخرجہ الحاکم
صحیحین مین یون ہے کانی بہ اسود افحج یہدمہا حجرا حجرا حدیث علی مین نزدیک
ابی عبید کے کتاب غریب الحدیث مین آیا ہے طریق ابی العالیہ سے کہا استکثروا من
الطواف بہذا البیت قبل ان یحال بینکم وبینہ فکانی برجل من الحبشۃ اصلع
او اصعل او قال اصمع احمش الساقین قاعد علیہا وہی تہدم او قال قائما

علیہا بسہا نہ ورواہ یحیی الحمانی فی مسندہ من وجہ اٰخر عن علی مرفوعاً والازرقی عنہ بنحوہٖ حاصل ان روایات کا یہہ ہے کہ ہدم کعبہ کا ہاتھ پر ایک حبشی کے ہوگا حبشیون کی پنڈلی اکثر پتلی ہوتی ہے وہ ایک ایک پتھر اوکھیڑ ڈالیگا اصلع وہ ہے جسکی چاند پر بال نہون افدع وہ ہے جسکے ہاتھ مین ٹیڑہ ہو اصعل وہ ہے جسکا سر چھوٹا ہو اصمع وہ ہے جسکے کان چھوٹے ہون یا بڑے اسود وہ جو کالا بہرا ہو افحج وہ جسکے رانون مین بُعد ہو فتح الباری مین کہا ہے اس حدیث مین نزدیک احمد کے ابی ہریرہ سے یون آیا ہے یبایع لرجل بین الرکن والمقام ولن یستحل ھذا البیت الا اھلہ فاذا استحلوہ فلا تسأل عن ھلکۃ العرب ثم تجیٔ الحبشۃ فیخربونہ خرابا لا یعمر بعدہ ابدا وھم الذین یستخرجون کنزہ ورواہ بھذا اللفظ الازرقی فی تاریخ مکۃ والحاکم وصححہ وفی روایۃ عنہ مرفوعا لا یستخرج کنز الکعبۃ الا ذو السویقتین من الحبشۃ **فائدہ** کہا ہے کہ یہہ قصہ مخالف اس آیت کے ہے اولم یروا انا جعلنا حرما اٰمنا اللہ نے فیل کو مکے سے روکدیا فیل والے اوسکو ویران نکرسکے اوسوقت وہ قبلہ بھی نہ تہا پھر حبشہ کو کسطرح اوسپر مسلط کریگا جبکہ وہ قبلہ مسلمانون کا ہو چکا اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے زمان آخر پر نزدیک قیام ساعت کے جبکہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نرہیگا لکن یہہ جواب خلاف ہے روایت کعب کی جسمین یہہ آیا ہے کہ انہ یقع فی زمن عیسیٰ اس سے بہتر وہ جواب ہے جسکی طرف فتح الباری مین اشارہ کیا ہے وہ یہہ ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے اس حدیث مین یون فرمایا ہی لن یستحل ھذا البیت الا اھلہ مباح نکرینگے اس گھر کو مگر گھر والے اوسکے زمانہ اصحاب فیل مین گھر والون نے اوسکو حلال نہین کیا اسلئے اللہ نے اونکو اس گھر سے روکدیا حبشی جو اس گھر کو ڈہاوینگے یہہ جب ہوگا کہ گھر والے بار بار اوسکو حلال کرچکے ہونگے

کیونکہ اہل شام نے زمانۂ یزیدمین بامر یزید اوسکو حلال کردیا تھا پھر حجاج نے زمانۂ
عبد الملک مین اوسکے حکم سے مباح کیا پھر تین سو برس بعد قرامطہ آئے انہون نے
بے گنتی مسلمانون کو مطاف کے اندر قتل کیا حجر اسود کو اوکھاڑ کر لیگئے اپنے شہرون
مین پہنچا دیا سو جب کہ خود ہاتھ سے اس گھر والون کے یہہ حلال ہو چکا ہے بار بار
وہان استحلال ہوا ہے تو اب خدا انکے غیر کو بھی قدرت دیگا کہ وہ اوسکو حلال کر ڈالین
آیت شریفہ مین ذکر استمرار امن کا نہین ہے انتہٰے مین کہتا ہون اس آیت کریمہ کے
معنی یہہ بھی ہو سکتے ہین کہ ہم نے اس گھر کو حرم امن کیا ہے کسیکو اسکا حلال کرنا نچاہیے
مگر جسنے نافرمانی خدا کر کے اوسکو حلال کیا وہ عاصی ہے آیت ومن دخلہ کان امنا
بھی اسیطرف اشارا کرتی ہے کیونکہ جو کوئی اوسمین داخل ہوا وہ امن مین آیا یعنی کسیکو
اوسکا ستانا جائز نہین نہ یہہ کہ کسیکا دنیا مین اوسپر قابو نہین چل سکتا ہے اسلیے
کہ فرضاً اگر کوئی اوسکو پکڑنا چاہے تو وہ بچ نہین سکتا خود کیا کر سکتا ہے مگر دوسرونکو
چاہیے کہ جب وہ حرم سے پناہ گیر ہو تو اوسکو امن دین پھر اگر انہون نے اوسکو امن
ندیا حرم کے اندر سے پکڑ لیا یا وہین کچھہ سزا جزا اوسپر جاری کی تو یہہ عصیان خدا کا
ہوا حرم کا اسمین کچھہ قصور نہین ہے اوسکا امن فی نفسہ بجاے خود باقی ہے اوسکو
تو یہہ لیاقت ہر وقت حاصل ہے کہ جو کوئی اوسکے اندر جا چہپے گھس جاوے اہل اسلام
اوس سے تعرض نکرین جب تک کہ وہ باہر نہ نکلے اوسوقت اوسکی گرفتار کرنے
کا اختیار حاصل ہے واللہ اعلم **فائدہ** اسمین اختلاف ہے کہ ہدم کعبہ کا زمانہ عیسےٰ
علیہ السلام مین ہوگا یا وقت قیام ساعت کے جب کوئی اللہ گو کلمہ گو باقی نرہیگا کعب
نے کہا یہہ قصہ زمانۂ عیسوی مین ہوگا اسیطرح حلیمی نے کہا عیسےٰ کو ڈہائی آویگی اوسپر
وہ ایک گروہ کو آٹھ سے نو تک اوسطرف روانہ کرینگے بعض نے کہا ہدم تو انہین کے
زمانے مین ہوگا لکن بعد ہلاک یاجوج ماجوج لوگ حج وعمرہ بجالاوینگے جسطرح ثابت ہوا ہے

کہ عیسیٰ حج یا عمرہ یا دونون کرینگے حدیث لا تقوم الساعة حتیٰ لا یحج البیت کچہ اسکے
خلاف نہین ہے ایک لفظ مین یون آیا ہے استکثروا من الطواف بهذا البیت قبل
ان یرفع فقد هدم مرتین و یرفع فی الثالثة حافظ نے کہا کتاب التیجان ابن ہشام
مین مینے دیکہا ہے کہ عمر بن عامر ایک بادشاہ تاجدار کاہن معمر تہا اوسنے اپنے بہائی
عمرو بن عامر سے جو معروف بمزیقیا تہا مرتے وقت یہہ کہا کہ یہہ تمہارے شہر جلد ویران
ہوجاوینگے اللہ کے لئے اہل یمن مین دو غصے دو رحمتین ہین پہلا غصہ ہدم سدّ مارب
اور ویرانی بلاد کی بسبب ہدم مذکور کے ہے دوسرا غصہ غلبہ ہے حبشہ کا یمن پر
پہلی رحمت بعثت ہے ایک نبی کی تہامہ مین سے اوسکا نام محمد ہے صلعم وہ رحمت کے
ساتہ بہیجا جاویگا اہل شرک پر غالب ہوگا دوسری رحمت یہہ ہے کہ جب بیت المقدس
ویران ہوگا تو اللہ تعالےٰ ایک شخص شعیب بن صالح نام کو اوٹہا کہڑا کریگا وہ اونکو
ہلاک کریگا جنہون نے قدس کو ویران کیا ہوگا اونکو نکالدیگا دنیا مین کہین ایمان باقی
نرہیگا مگر زمین یمن مین حافظ ابن حجر نے کہا یہہ قول اگر ثابت ہوجاوے تو اس سے نام
و سیرت و زمانہ قحطانی کا معلوم ہوتا ہے انتہےٰ اشاعہ مین کہا ہے قول مذکور مین یہہ ذکر
نہین ہے کہ وہ شخص قحطانی ہوگا کیون نہین جائز ہے کہ یہہ شعیب بن صالح تمیمی ہو جو
کالے نشان لیکر طرف سے خراسان کے پاس مہدی کے آویگا عیسےٰ اوسکو انکے پاس
بہیجین گے جب ڈہائی سنین گے اوسکا لقب منصور ہونا بہی اسی کی تائید کرتا ہے
اور اس تقدیر پر کہ یہہ قحطانی ہو ہوسکتا ہے کہ انہین کے زمانہ خلافت مین ہو جنکو
عیسےٰ بہیجین گے اور نیز یہہ امیر ہوگا اسکا اہل یمن کے لئے رحمت ہونا اس بات کو
لازم نہین ہے کہ یہہ یمنی بہی ہو اثبات رحمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اہل
یمن سے حبشہ کو دور کردے آیا ان سوا یمن کے دوسری جگہہ باقی نرہے اسکے سوا
یہہ بات ہے کہ حجاز خود سر زمین یمن سے ہے اسیلئے کعبہ کو یمانی کہتے ہین اس قول

مین اس بات پر بہی دلیل نہین ہے کہ یمن ہی مین بعد اہل مدینے کے ایمان باقی رہجاویگا
دگر ہیچ کہ ان دونون حدیثون مین تعارض ہو بہتر ہے حجاز کا مراد ہونا اسیکا موید
ہے کیونکہ اوسدم خلافت ارض مقدسہ مین ہوگی نہ یمن مین واللہ اعلم کچہہ ہی ہو مگر اس
روایت کو دلالت ہے اس بات پر کہ ہدم کعبہ کا مقدم ہوگا موت مومنین پر ہان یہہ
احتمال باقی رہتا ہے کہ بعد دابہ کے ہونے کیونکہ دابہ شب مزدلفہ کو نکلے گا لوگون
پر منی مین طواف کریگا مگر یون کہین کہ بعد ویرانی وہدم کعبے کے بہی حج ہوا کریگا
مکہ آباد رہیگا یہہ بہی کہا گیا ہے کہ یہہ ہدم بعد سب آیات کے ہوگا متصل قیام ساعت
کے یہانتک کہ حج بند ہو جاوے زمین مین کوئی نام لینے والا اللہ کا باقی نرہے زمانہ
عیسے علیہ السلام کا سلامت وخیر وبرکت وامن والا ہوگا کعبہ مسلمانون کا قبلہ ہے حج
کرنا اوسکا ایکا رکن ہے ارکان دین سے اسلئے یون مناسب ہے کہ جب تک مسلمان
رہین یہہ بہی باقی رہے جب قرآن اوٹہہ جاوے یہہ بہی ہدم ہو جاوے **فائدہ** اہل
علم نے کہا ہے جب کعبہ منہدم ہو جاویگا والعیاذ باللہ تو عرصہ کعبہ بجاے کعبہ ٹہہریگا
جو کوئی اوس سے باہر ہے اوسکو چاہیئے کہ استقبال اوسکا کرے یعنی علی الاطلاق گو اوپر
سے اونچی جگہہ پر کیون نہو جیسے کوئی کوہ ابی قبیس پر نماز پڑہے اور جو کوئی اوس جگہہ نماز
پڑہیگا ضرور ہے کہ وقت استقبال کرنے کے بقدر دو ثلث ذراع کے بنا ر کعبے سے نکلا ہوا
ہوگا اسیطرح جو ملحق اسکے ہے جیسے عصی یا شجر گو خشک ہو یا ڈہیر مٹی کا یا پتہر کا یا گڑہا ہمین
بقدر مذکور اونچے والا اسکی نماز صحیح نہین اسیطرح یہہ بہی واجب ہے کہ طواف بہی اوسکے
باہر کرین **فائدہ** سند رویانی مین ابی ذر سے روایت ہے کہ اوس نے رسول خدا
صلعم سے سنا فرماتے تہے سیکون رجل من قریش اخنس یلی سلطانا ثم یغلب علیہ
او ینزع منہ فیفر الی الروم فیاتی بہم الی الاسکندریۃ فیقاتل اہل الاسلام بہا
فذلک اول الملاحم دوسری روایت مین یون ہے سیکون بمصر رجل من بنی امیۃ

اخنس بنحوہ نعیم بن حماد نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے قال تقاتلکم
الاندلس بوسیم فیاتیکم مدد کم من الشام فیہزمہم اللہ ثم تاتیکم الحبشۃ
فی ثلثمائۃ الف فتقاتلونہم انتم واہل الشام فیہزمہم اللہ یعنی اندلس والے
تم سے وسیم مین لڑینگے تمہاری مدد طرف سے شام کے آویگی اللہ اونکو شکست دیگا پہر حبشہ
تین لاکہہ نفر لیکر چڑہائی کرینگے تم اور شام والے اون سے لڑوگے اللہ اونکو
ہرادیگا وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال الرجل من اہل مصر لیاتینکم اہل الاندلس
فیقاتلونکم بوسیم حتی ترکض الخیل فی الدم یہزمہم اللہ ثم یاتیکم الحبشۃ
فی العام الثانی اخرجہ نعیم بن حماد وسیم شاید کسی جگہہ کا نام ہے ابی قبیل نے
کہا ایک دن وردان پاس سے مسلمہ بن مخلد کے نکلا وہ مصر پر امیر تہا اوسکا گزر
ابن عمرو پر ہوا وہ تیز چلا جاتا تہا انہون نے اوسکو پکارا کہان جاتے ہو اوس نے
کہا مجہکو امیر نے بہیجا ہے کہ منف سے کنز فرعون کو کہود کر نکالون مین نے کہا جاؤ امیر کو
میر اسلام کہو یہہ گزارش کرو کہ یہہ خزانہ فرعون کا تمہارے لئے نہین ہے نہ تمہارے صحاب
کے لئے ہے یہہ تو حبشہ کے لئے ہے وہ کشتیون مین بیٹہکر ارادہ فسطاط کا کرینگے اپنی جگہہ
سے چلکر منف مین اوترینگے انکے لئے خدا کنز فرعون کو ظاہر کردیگا اوسمین سے جتنا
چاہین گے لینگے کہین گے اس سے بہتر کوئی غنیمت ہمین نہین چاہئے ہے پہر وہان سے
پہر کہڑے ہونگے اودہر سے مسلمان اونکے پیچہے نکلین گے اونکو جا ملا دینگے اللہ تعالے
حبشہ کو شکست دیگا مسلمان اونکو قتل کرینگے قید کرلین گے اخرجہ نعیم ایضا والحافظ
السیوطی فی جزء لہ وقال فی ازہار العروش فی اخبار الحبوش اخرج الحاکم فی
المستدرک من طریق عبداللہ بن صالح حدثنی اللیث حدثنی ابو قبیل عن
ابن عمرو ان رجلا من اعداء المسلمین بالاندلس یقال لہ ذو العرف یجمع من
قبائل الشرک جمعا عظیما یعرف من بالاندلس ان لا طاقۃ لہم فیہرب اہل القریٰ

من المسلمین فی السفن فیتحیّزون الی طنجة ویبقی ضعفة الناس وجماعتهم لیس لهم سفن یجیزون علیها فیبعث الله اوعلا ویشر لهم فی البحر فیجیز الوعل لا یغطی الماء اظلافه فیراه الناس فیقولون الوعل الوعل اتبعوه فیجیز الناس علی اثره کلهم ثم یصیر البحر علی ما کان علیه ویجیز العدو فی المراکب فاذا احستهم اهل افریقیة هربوا کلهم من افریقیة ومعهم من کان بالاندلس من المسلمین حتی یدخلوا الفسطاط ویقبل ذلک العدو حتی ینزلوا فیما بین ترنوط الی الاهرام مسیرة خمس برد فیملؤن ما هنالک شرا فتخرج الیهم رایة المسلمین علی الجسر فینصرهم الله علیهم فیهزمونهم ویقتلونهم الی لوبة مسیرة عشر لیال ویستوقد اهل الفسطاط بعجلهم واوابنهم سبع سنین وینفلت ذو العرف من القتل ومعه کتاب لا ینظر فیه الا وهو منهزم فیجد فیه ذکر الاسلام وانه یؤمر فیه بالدخول فی السلم فیسأل الامان علی نفسه وعلی من اجاب الی الاسلام من قومه فیسلم ثم یأتی فی العام الثانی رجل من الحبشة یقال له اسیس وقد جمع جمعا عظیما فیهرب المسلمون منهم من اسوان حتی لا یبقی بها ولا فیما دونها احد من المسلمین الا دخل الفسطاط فینزل اسیس بجیشه منف فیخرج الیهم رایة المسلمین علی الجسر فینصرهم الله علیهم فیقاتلونهم ویاسرونهم حتی یباع الاسود بعباءة قال الحاکم موقوف صحیح الاسناد

انتهی حاکم نے اس حدیث کو موقوف کہا ہے یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہے اسلئے کہ اجتہاد کو اسمین کچھ دخل نہین یہہ لڑائی جو ذو العرف کی مسلمانون سے ہوگی بہت ضبط وربط وشرح وبسط سے اس اثر مین ذکر کی گئی ہے مگر اشاعہ مین یہہ کہا ہے کہ اس حدیث مین اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ واقعہ ذو العرف مذکور کا ابتک واقع نہین ہوا اگر واقع ہوتا تو ضرور کتب تواریخ مین لکھا ہوتا اگر یون کہین کہ ہونے والا ہے تو یہہ مشکل ہے کہ اندلس

مین اسوقت نہ کوئی شہر اسلام ہے نہ وہان آج کوئی مسلمان ہے پہر مسلمان کشتیون مین بیٹھکر
کسطرح بہاگین گے ہان یون کہہ سکتے ہین کہ وہان مسلمان ہون جو جزیرہ دیکر رہتے
ہون جب اس لڑائی کا وقت آویگا وہ وہان سے بہاگ کہڑے ہونگے یہہ بہی ہو سکتا
ہے کہ یہہ واقعہ بعد موت مہدی کے ہو لوگ دین سے پہر کر مشرک ہوجاوینگے مصر
اوسوقت بسبب ہونے خلفار کے بیت المقدس مین اسلام سے آباد ہوگا ہدم بیت
سے پہلے یہہ واقعہ ہو یا بعد اوسکے مگر تذکرۂ قرطبی مین یہہ لکھا ہے ان اولئك المهدی
واتباعه وان المحل الذی یمشی فیه الوحل جسی بناه ذو القرنین لهذا الامر
وانه اذا جاء اوانه مرّ فوا علیه والله اعلم بحقیقة الحال انتهی ؛

طلوع شمس وخروج دابة الارض

بڑی نشانیون مین ایک یہہ ہے کہ سورج مغرب سے نکلے دابة الارض ظاہر ہو ان
دونون مین جو پہلے ہوگا دوسرا اوسکے پیچھے ہی آویگا اگر سورج پہلے نکلا تو دابہ
اوسی دن وقت چاشت یا قریب چاشت برآمد ہوگا اگر دابہ پہلے نکلا تو اوسکے دوسرے
ہی دن سورج مغرب سے طالع ہوگا ابن ابی شیبہ احمد عبد بن حمید ابو داؤد ابن ماجہ
ابن منذر ابن مردویہ بیہقی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہے قال حفظت من رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها
وخروج الدابة ضحی فایها کانت قبل طلوع صاحبتها فالاخری علی اثرها عبد الله
کتابین پڑہتے تہے انہون نے کہا مجھکو یہہ گمان ہے کہ پہلے سورج ہی مغرب سے نکلے گا
حاکم نے کہا والذی یظهر ان طلوع الشمس من مغربها قبل خروج الدابة حافظ
ابن حجر نے بہی اسی بات کو معتمد سمجھکر یہہ کہا ہے کہ شاید حکمت اسمین یہہ ہے کہ سورج کے
نکلے سے دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا اوسپر دابہ آکر کافر و مومن مین امتیاز کریگا

تاکہ مقصود اغلاق باب توبہ کا کمل ہوجاوے انتہے مین کہتا ہون قرآن مین فرمایا ہے
یوم یاتی بعض آیات ربك لاینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت
فی ایمانہا خیرا جمہور علما ریا سارے مفسرین کا اجماع ہے کہ مراد بعض آیات سے
اس آیت شریفہ مین نکلنا آفتاب کا ہے طرف سے مغرب کے وقال تعالے وجمع الشمس
والقمر ابن مسعود نے پہلی آیت کو پڑہ کر کہا یہ طلوع ہے سورج وچاند کا مغرب سے
ساتہہ ساتہہ جیسے دو اونٹ قرین یکدیگر ہون پہر دوسری آیت پڑہی اخرجہ
الفریابی وعبد بن حمید وابن ابی حاتم والطبرانی وابو الشیخ ابو ہریرہ نے
کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا
فاذا طلعت ورآها الناس آمنوا اجمعین حین لاینفع نفسا ایمانہا الآیۃ اخرجہ
عبد الرزاق واحمد وعبد بن حمید والسنۃ غیر الترمذی وابن المنذر
وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی یعنی جب سورج کا نکلنا مغرب سے دیکہہ لیا
اب ایمان لائے تو کچہہ فائدہ نہین توبہ کا وقت تو ہاتہہ سے نکل گیا ۵

توبہ ہا را نفس بازپسین دست رست	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

ابن مردویہ نے حذیفہ سے روایت کیا ہے قال سألت رسول اللہ صلعم ما آیۃ
طلوع الشمس من مغربہا فقال تطول تلك اللیلۃ حتی تکون قدر لیلتین وروی
ہو وابن ابی حاتم عن ابن عباس انہ صلعم قال آیۃ تلکم اللیلۃ ان تطول
قدر لیلتین او ثلاث فیستیقظ الذین یخشون ربہم فیصلون ویعملون کما
کانوا ولا یری الا قد قامت النجوم مکانہا ثم یرقدون ثم یقومون ثم یقضون
صلاتہم واللیل کانہ لم ینقص فیضطجعون حتی اذا استیقظوا واللیل مکانہ حتی
یتطاول علیہم اللیل فاذا رأوا ذلك خافوا ان یکون ذلك بین یدی امر
عظیم ففزع الناس وہاج بعضہم فی بعض فقالوا ما ہذا فیفزعون الی المساجد

فاذا اصبحوا طال علیهم طلوع الشمس فبینما هم ینتظرون طلوعها من المشرق
اذ هی طلعت علیهم من مغربها فیضج الناس ضجة واحدۃ حتی اذا صارت
فی وسط السماء رجعت وطلعت من مطلعها یعنی وہ رات جسکی صبح کو سورج
مغرب سے نکلیگا دو یا تین رات کی برابر ہوگی خدا سے ڈرنے والے اوٹھکر
نماز پڑہین گے دیکھین گے کہ تارے اپنی جگہہ پر ہین سو رہین گے پھر اوٹھین گے
نماز پڑہین گے رات کچھہ بھی کم نہوئی ہوگی پھر لیٹ رہین گے پھر جگ کر دیکھین گے کہ
رات باقی ہے شب دراز ہوگئی ہے ڈر جاوینگے کہ کسی امر عظیم کا یہہ مقدمہ ہے
گھبرا کر مسجدون مین آوینگے صبح کو سورج نکلنے مین دیر ہوگی یہہ راہ دیکھتے ہونگے کہ
مشرق سے سورج کب نکلیگا اتنے مین آفتاب مغرب کیطرف سے نمودار ہوگا سب لوگ
چلا اوٹھین گے آدہے آسمان تک آ کر پھر جاویگا پھر جہان سے نکلتا تھا نکلا کریگا ابو الشیخ
وابن مردویہ کی روایت مین انس سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس صبح کو سورج مغرب
سے نکلیگا امت مین کچھہ لوگ سور بندر ہو جاوینگے دواوین یعنی دفتر لپیٹ رکھے
جاوینگے اقلام سوکھہ جاوینگے نہ کوئی نیکی بڑہے نہ کوئی بدی گھٹے نہ کسی جی کو اوسکا
ایمان کام آوے جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا یا اپنے زمانے ایمان مین اوس نے
کچھہ بھلائی نہ کی تھی بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے لوگ نکلکر سونا صدقہ کرینگے
قبول نہوگا ان سے یہہ بات کہی جاویگی کہ اگر یہہ صدقہ کل دیا ہوتا یعنی تو قبول
ہوتا ابن عباس نے کہا سورج ہمیشہ مشرق سے مغرب کو جاتا ہے جب وہ وقت آجاویگا
جو خدا نے اپنے بندون کی توبہ کے لئے مقرر کر رکھا ہے تو سورج اذن لیگا کہ اب کہان
سے نکلون چاند اجازت چاہیگا کہ کدہر سے بر آمد ہون دونون کو اذن نہوگا
سورج تین رات چاند دو رات روکے جاوینگے اس مقدار جس کو تھوڑے ہی سے
آدمی پہچانین گے یہہ لوگ بقیۂ اہل ارض حاملان قرآن ہونگے ہر آدمی اوس رات اپنا

وظیفہ پڑہیگا فارغ ہوکر دیکہیگا رات اپنے حال پر ہے اس رات کا طول کوئی نہ بہچانیگا
مگر حاملان قرآن بعض انہین کے بعض کو پکارینگے لوگ سب مسجدون مین جمع ہوکر
تضرع وبکا کرینگے چلاوینگے باقی رات تک یہی گریہ وزاری رہیگی یہہ رات تین رات
کی برابر ہوگی پہر اللہ تعالے جبرئیل علیہ السلام کو پاس سورج چاند کے بہیجیگا یہہ
کہین گے اللہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ تم دونون اپنے مغرب کو پہر جاؤ وہین سے نکلو
ہمارے پاس تمہارے لئے نہ ضیا رہے نہ نور یہہ دونون خوف قیامت خوف موت سے
روئین گے پہر پہر کر اپنے اپنے مغرب سے نکلین گے اس اثنا رمین کہ کچہہ لوگ خدا سے زاری
کرتے ہونگے غافل اپنی غفلتون مین پڑے ہونگے ایک منادی ندا کریگا الا ان باب التوبہ
قد غلق والشمس والقمر قد طلعا من مغاربہما لوگ دیکہین گے کہ دونون سیاہ
بے نور نکلے ہین جیسے دو اونٹ ساتہہ ساتہہ ہون ہرایک دوسرے سے سبقت لیجانا
چاہیگا دنیا والون مین چیخم چاخ پڑجاویگی مائین بچون سے بے خبر ہوجاوینگی حمل
والیون کا پیٹ گرجاویگا صلحا وابرار کو رونا اونکا نفع کریگا عبادت اونکی
لکہہ لیجاویگی فساق فجار کو رونا اونکا اوسدن کچہہ کام نہ آویگا انپر یہی حسرت لکہی
جاویگی جب سورج چاند ناف آسمان تک پہونچین گے جبریل آکر انکے سینگ پکڑکر مغرب
کیطرف پہیر دینگے اوس دن مشرق مین غروب کرینگے مغرب مین جہان باب التوبہ ہے
غروب کرینگے عمر بن خطاب نے پوچہا باب توبہ کیا ہی فرمایا اللہ نے ایک دروازہ توبہ کے لئے
مغرب کے پیچہے پیدا کیا ہے یہہ دروازہ منجملہ دروازہ ہاے جنت کے ہے اسکے در کے
دو کواڑ ہین سونے کے موتی جواہر سے جڑے ہوئے ایک کواڑ سے دوسرے کواڑ تک
چالیس برس کی راہ ہے تیز سوار کے لئے جب سے خدا نے خلق کو پیدا کیا ہے یہہ دروازہ
اس رات کی صبح تک کہلا رہیگا سورج چاند کے مغرب سے نکلنے تک آدم سے اسدم تک
جس کسی بندے نے بندونمین سے توبہ نصوح کی اوسکی توبہ اس دروازے مین گہسکر

اللہ کیطرف جاتی ہے معاذ بن جبل نے پوچہا توبہ نصوح کیا ہے فرمایا بندہ اپنے گناہ
پر شرمندہ ہو کر خدا کیطرف بہاگتا ہے پہر اوس گناہ کو دوبارہ نہین کرتا ہیانتک کہ
دودہ تہن مین پہر آوے جبریل ان دونون کو اوسی دروازے مین غرد ب
کرکے دونون کواڑ بند کردینگے یہہ کواڑ ایسے ملجاوینگے کہ گویا انکے بیچ مین کوئی دراڑ
نہ تہی نہ کوئی نشان تہا سو جب یہہ دروازہ توبہ کا بند کردیا گیا تو پہر کسی بندے
کی توبہ قبول نہوگی نہ کوئی نیکی جو اوس نے کی ہے اوسکے کام آویگی مگر جو کچہ اسوقت
سے پہلے کیا ہوگا کہ اوسکی سزا جزا انکو ملیگی یہہ مطلب ہے اس آیت کا یوم یاتی
بعض ایات ربک الخ ابی بن کعب نے کہا اے رسول خدا میرے مان باپ تمپر فدا
ہون اسکے بعد چاند سورج کی کیا گت ہوگی لوگون کا دنیا کا حال کیا ہوگا فرمایا
سورج چاند کو بعد اسکی روشنی پہنا دیجاویگی اوسیطرح نکلین گے ڈوبین گے جسطرح
پہلے اس سے نکلتے ڈوبتے تہے لوگ اس نشانی کو دیکہکر دنیا پر جہک پڑینگے آبادی
مین مشغول ہونگے نہرین جاری کرینگے درخت لگا وینگے گہر بار بناوین گے رہی دنیا
سو اگر کسی آدمی کے گہر گہوڑے کا بچہ پیدا ہوگا تو وہ اوسپر سواری نکریگا یہانتک
کہ قیامت قایم ہوجاویگی طلوع شمس سے نفخ صور کے دن تک یہی حال رہیگا اخرجہ
ابن مردویہ **فائدہ** نفتاری نے کہا ہے یہہ رات جو برابر دو رات ایک دن کی
ہوگی اسمین پانچون نمازین پڑہنا چاہئے پہلی رات مین توکوئی نماز نہوگی اسلئے کہ
اوس رات کی مغرب وعشا پڑہکر سوئے ہونگے رہی دوسری رات مع دن کے سو اوسمین
پانچ نمازین ہین اوسی قیاس پر جو زمانۂ دجال مین ہوگا بوجہ طول ایام کے جسطرح
تین پہلے دن زمانہ دجال کو پہلے دنون پر قیاس کیا گیا ہے اس صورت مین جو کوئی
نماز سے سوگیا ہوگا اوسپر پانچون نماز کے ساتہہ قضا اوس نماز کی بہی واجب
ہے جس نماز سے وہ سوگیا ہے یہہ مسئلہ ظاہر ہے جسدن سورج مغرب سے نکلیگا اوسدن

وقت نماز صبح کا طلوع فجر پر ہوگا وقت ظہر کا اوسوقت ہوگا جسوقت سورج آدہے آسمان تک آکر مغرب کو پھریگا یہہ پھرنا گویا بجاے زوال سے رہی عصر مغرب عشا سو معمول کے موافق ہوگی **تنبیہ** ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے ابن عمر نے کہا لوگ بعد نکلنے سورج کے مغرب سے ایک سو بیس سال ٹھہرینگے ایک لفظ مین نزدیک عبد بن حمید کے یون آیا ہے یبقی شرار الناس بعد طلوع الشمس من مغربہا عشرین ومائۃ سنۃ نعیم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے قیامت کہڑی نہوگی یہانتک کہ عرب وہی پوجین جو انکے آبا پوجتے تہے ایکسو بیس برس تک بعد نزول عیسیٰ و بعد دجال کے عبد بن حمید نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ دو بڑے بوڑہے آپسمین ملاقات کرینگے ایک دوسرے سے پوچھیگا تم کب پیدا ہوئے ہو وہ کہیگا جس زمانے مین سورج مغرب سے نکلا تہا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ یہہ سب نشانیان آٹھ مہینے کے اندر ہونگی اخرجہ عبد بن حمید وابن ابی شیبۃ وابن المنذر عنہ ابو العالیہ نے کہا چھ مہینے کے اندر ہونگی اخرجوہ غیر ابن ابی شیبۃ پہلے یہہ بات گزرچکی ہے کہ مرد کو بچہ اسپ پر نوبت سواری کرنے کی نہ آویگی کہ صور پہونکا جاویگا فتح الباری مین کہا ہے طریق جمع یون ہے کہ مدت تو وہی ایک سو بیس برس کی ہوگی جسطرح اگلی روایتون مین آیا ہے لیکن بہت جلد گزریگی جیسے ایک سو بیس مہینے کما فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رفعہ لا تقوم الساعۃ حتی تکون السنۃ کالشہر الحدیث وفیہ والیوم کالساعۃ والساعۃ کاحتراق السعفۃ اس صورت مین تقارب زمان تقاصر ایام گویا دو بار ہوگا ایکبار زمانہ دجال مین پھر برکت زمین کے طول ایام کا اپنی حالت اولے پر آجاویگا پھر بعد موت عیسیٰ علیہ السلام کے کم ہوتے ہوتے آخر دنیا مین اوتنا ہوجاویگا

جو ذکر کیا گیا وهذا اتبنیه حسن لو اطمأن ته علیه انتهی اشاعہ مین کہا ہے صاحب
تناعہ نے بہی یون ہی کہا ہے جسطرح فتح الباری مین لکہا ہے لکن قول ان دونون
کا بمقتضی اس بات کا ہے کہ یہہ ساری مدت ہمارے برسون کے حساب سے برابر
دس برس کے ہو تو اشکال مذکور پہر بحال رہا اسلیئے کہ گہوڑے کے بچے پر کبہی بعد
دو سال کے بہی سوار ہوتے ہین اگر یہہ بات بہی مان لیجاوے کہ مراد سواری سے
سوار ہونا ہے حرب مین کر و فر کے لئے اور اسطرح کی سواری اصیل گہوڑے مین دس
بارہ برس کی عمر مین ہوتی ہے تو بہی جمع ان دونون مین اور آٹہہ یا چہہ ماہ مین نہین
ہوسکتی اسکے سوا حدیث ابی ہریرہ لا تقوم الساعة حتی یلتقی الشیخان الکبیران
الخ منافی ہے اس جمع کے مگر یون کہین کہ بڑہاپا اوس زمانے کے لوگون کا موافق اونکے
برسون کے ہوگا اسی پر اندازہ پیدائش بچہ اسپ اور اوسپر سوار ہونیکا سنین
معتادہ سے کرلیا جاوے ہان یہہ جمع اولے ہے کہ مدت قلیل نظر بقاء مومنین ہو مدت
ایک سو بیس برس کی نظر بقاء کفار و اشرار ہو جسطرح روایات سابقہ مین اسکی
صراحت آچکی ہے الاشرار بعد الاخیار مع هذا تقارب زمان کا بہی قائل ہونا ضرور
ہے تاکہ چالیس سال جو حدیث ابن مسعود مین گزر چکے ہین بقاء مومنین مین بمقدار
چہل ماہ ٹہیرین اس بنا پر انتاج سرورکونب اوسکا واضح ہے اور یہہ بات کہ اوس
گہڑی پہر قیامت کہڑی ہوجاویگی اسکے یہہ معنی ہونگے کہ مومنین پر قیام اوسکا
انکے مرنے پر ہوجاویگا جسطرح بخاری مین آیا ہے ایک آدمی نے رسول خدا صلعم سے
حال ساعت یعنی قیامت کا پوچہا قوم مین سے ایک کم سن کیطرف دیکہکر فرمایا یہہ اگر
اپنی عمر پوری کریگا تو نہ مریگا یہانتک کہ ساعت آجاویگی اہل علم نے کہا مراد اس سے
ساعت حاضرین ہے نہ ساعت عامہ خلق لکن اگر روایت آٹہہ ماہ چہہ ماہ کی صحیح ہوجاوے
تو تاویل اوسکی قطعاً واجب ہے **فائدہ** قبول نہونا توبہ کا کچہہ خاص ساتہہ اوسدن

کے نہین ہے جسدن سورج مغرب سے نکلیگا بلکہ قیامت تک قبول اوسکا ممنوع ہے
فتح الباری مین بعد ذکر ادلہ اس مسئلے کے لکہا ہے فہذہ آثار یشد بعضہا
بعضا متفقة علی ان الشمس اذا طلعت من المغرب اغلق باب التوبة و لم
یفتح بعد ذلک ولا یختص ذلک بیوم طلوعها بل یمتد الی یوم القیامة انتهی اشاعہ
مین کہا ہے ویؤید هذا ان ابلیس یخر عند طلوعها ساجداً وان الدابة تقتله
فانه لا یموت الا وقد فرغ من العمل انتهی **فائدہ** کونسی نشانی پہلے کونسی
پیچھے ہے اسمین روایات مختلف آئی ہین کسی مین اول آیات خروج دجال ہے کسی مین
طلوع شمس مغرب سے ہے کسی مین دابہ کسی مین نار حاشر حافظ ابن حجر نے کہا طریق
جمع کا انمین یہہ ہے کہ وہ نشانی جو تغیر احوال عامہ سے زمین مین خبر دیتی ہی انمین
سے پہلے نشانی یہی دجال ہے اسکی انتہا موت عیسے وقحطانی وغیرہ تک ہے اور
جو نشانی تغیر احوال عالم علوی سے خبر دیتے ہین اونمین سب سے پہلی نشانی نکلنا سورج
کا ہے مغرب سے اسکی انتہا قیام ساعت تک ہے یعنی دابہ بہی اسی کے ساتھہ ہوگا
یہہ دونون گویا ایک ہی چیز ہین اور جو نشانی قیام ساعت سے خبر دیتی ہے اونمین
سب سے اول نار حاشر ہے انتہے اشاعہ مین کہا هذا جمع حسن ویدل علی ذلک ما
فی بعض الروایات واخر ذلک یعنی الآیات نار تحشر الناس الی محشرهم **فائدہ**
عن ابن مسعود قال لا یلبثون یعنی الناس بعد یاجوج وماجوج حتی تطلع الشمس من
مغربها الحدیث وفیه ویخر ابلیس ساجداً ینادی الٰهی مرنی ان اسجد لمن شئت و
تجتمع الیه الشیاطین فتقول یا سیدنا الی من تفزع فیقول انما سألت ربی ان ینظرنی
الی یوم یبعثون فانظرنی الی یوم الوقت المعلوم وقد طلعت الشمس من مغربها وهذا
یوم الوقت المعلوم وتصیر الشیاطین ظاهرة فی الارض حتی یقول الرجل هذا قرینی
کان یغوینی فالحمد لله الذی اخزاه ولا یزال ابلیس ساجداً باکیا حتی تخرج الدابة

فقتله وهو ساجد یعنی جسدم سورج مغرب سے نکلیگا ابلیس سجدہ مین گر کر خدا کو
پکاریگا کہیگا اے اللہ جسکو تو چاہے مجہہ سے سجدہ کرالے سب شیطان اوسکے پاس
آکر کہین گے تم کس سے زاری کرتے ہو کہیگا مین نے خدا سے دن قیامت تک
کی مہلت مانگی تہی اوس نے مجہکو مہلت بخشی اب سورج مغرب سے نکلا وہ دن آگیا
یہہ شیطان زمین مین کہلم کہلا پہرینگے یہانتک کہ آدمی کہیگا کہ یہہ میرا ساتہی ہے جو
مجہکو بہکایا کرتا تہا الحمد للہ کہ خدانے اسکو رسوا کیا ابلیس یہانتک سجدے مین پڑا ہوا
رویا کریگا کہ دابۃ الارض نکلکر اوسکو قتل کرڈالیگا وہ سجدے ہی مین ہوگا اس سے
معلوم ہوا کہ دابہ پیچہے ہے سورج کا نکلنا پہلے ہے ایمان والے بعد اسکے چالیس سال
تک رہین گے کسی چیز کی تمنا نکرینگے مگر وہ چیز اونکو ملیگی یہانتک کہ چالیس برس
پورے ہوجاوین یعنی بعد دابہ کے پہر انہین موت جلد ہی کریگی کوئی ایماندار باقی
نرہیگا کافر ہی کافر رہ جاوینگے رستون مین جانورون کیطرح جفتی کرینگے آدمی
اپنی مان سے بیچ رستے مین زنا کریگا ایک اوسپر سے اوتریگا دوسرا سوار ہوگا بہت
افضل آدمی انہین وہ ہے جو یہہ بات کہیگا کہ ذرا راہ سے الگ ہو کر یہہ کام کیا ہوتا
تو مناسب تہا اسی حال پر رہین گے نکاح سے کوئی بچہ پیدا نہوگا تیس برس اللہ
عورتون کو بانجہہ کردیگا جتنے سب حرامی ولد الزنا بدترین مردم ہونگے انہین پر
قیامت قائم ہوگی اخرج الطبرانی وابن مردویہ عن عمرو بن العاص قال اذا طلعت
الشمس من مغربہا خر ابلیس ساجدا ینادی ویجہر الہی مرنی ان اسجد لمن شئت فیجتمع
الیہ زبانیتہ فیقولون یا سیدی ما ھذا التضرع فیقول انما سالت ربی ان ینظرنی
الی یوم الوقت المعلوم وھذا ھو الوقت المعلوم قال وتخرج دابۃ الارض من صدع
فی الصفا واول خطوۃ تضعہا بانطاکیۃ فتاتی ابلیس فتلطمہ اس روایت مین
پہلی روایت سے اتنا زیادہ ہے کہ کوہ صفا پہٹ کر دابہ نکلیگا پہلا قدم انطاکیہ

ہین رکہیگا پہرا کر ابلیس کو تباہ کریگا فائدہ لاسورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے ہین
اہل ہیئت پر رد ہے اسلئے کہ یون کہتے ہین کہ سارے فلکیات بسیط ہین انکے مقتضیات
مختلف نہین ہوتے انہین تغیر اثر نہین کرتا ہے یہہ جون کے تون ہی رہتے ہین کرمانی
نے کہا قواعد ہم منقوضۃ ومقدماتہم ممنوعۃ وعلی تقدیر تسلیمہا فلا امتناع
من انطباق منطقۃ البروج علی المعدل بحیث یصیر المشرق مغربا والمغرب
مشرقا انتہیٰ ٭

دابۃ الارض کا ذکر اللہ تعالےٰ نے فرمایا

واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم اہل تفسیر نے کہا
وقوع قول سے یہہ مراد ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر موقوف ہوجاوے بیضاوی
نے کہا وقوع قریب آلگی یعنی بعث وعذاب جسکا وعدہ دیا گیا تہا ابن مسعود نے
کہا جب علما مرجاوینگے علم جاتا رہیگا قرآن اوٹہ جاویگا تب ہم ایک دابہ زمین سے
نکالین گے جو اون سے باتین کریگا ایک قرأت مین تنبئہم ہے دوسری قرأت
مین تحدثہم ہے یہہ قرأت محمول ہے تفسیر پر غرضکہ وہ کلام کریگا سائر ادیان
کو باطل اسلام کو حق بتاویگا کسی نے لفظ تکلمہم کو کلم سے بہی پڑہا ہے یعنی وہ اونکو
زخمی کریگا تفعیل کا صیغہ تکثیر کے لئے ہے قرأت تکلمہم بفتح وسکون اسی کے مؤید ہے
تجرحہم بہی پڑہا ہے ابوالحواری نے ابن عباس سے پوچہا یہہ لفظ تکلمہم ہے یا
تکلم کہا یہہ تفعل ہے مومن وکافر دونون سے وہ کلام کریگا پہلے یہہ بات گزرچکی
ہے کہ یہہ دابہ وہی جساسہ ہوگا بیضاوی وغیرہ نے اسی پر جزم کیا ہے اہل کوفہ
ویعقوب نے ان الناس بفتح ہمزہ پڑہا ہے باقی لوگون نے بکسر ہمزہ اس بنا پر کہ
یہہ حکایت ہے معنی قول دابہ کی یا خود اوسکا حکایت کرنا ہی قول خدا کو یہہ جو آگے

آویگا کہ وہ بآواز بلند پکاریگا ان الناس کانوا بآیاتنا لایوقنون مؤیدانہین
دونون تاویل کی ہے اسکے سوا اور بہی تاویلات کیئے ہین ابی العالیہ نے کہا
وقوع قول سے مراد بند ہوجانا دروازے ایمان وتوبہ کا ہے اس بناپر گویا
قرآن مین بہی اشارہ ہے طرف تاخر خروج دابہ کے طلوع شمس سے ❊

حلیۂ دابہ

ابن عباس نے کہا دابہ کی گردن لنبی اونچی ہوگی مغرب والے اوسکو ویساہی دیکہین
گے جیسے مغرب والے دیکہین گے منہہ اوسکا آدمی کاسا ہوگا چونچ جیسے پرندون کی
بدن پر بال رؤئین ہونگے ابو ہریرہ نے کہا بال وپر ہونگے ابن عباس نے کہا ہر رنگ
کا صوف وریش ہوگا چار ہاتہہ پاؤن ہونگے ابن عمر نے کہا زغب وبریش والا ہوگا خذیفہ
نے کہا انہا سلمعتہ فرات وبر وریش لن یناہا طالب ولا یفوتہا ہارب یعنی جستجو
کرنے والا اوسکو نہ پاویگا بہاگنے والا اوس سے نہ بچیگا علی مرتضےٰ سے کسی نے کہا لوگ گمان
کرتے ہین کہ دابۃ الارض تمہین ہوگے کہا واللہ دابہ کے بال وپر ہونگے میرے تو
بال پر کچہہ بہی نہین اوسکے لیئے کہر ہونگے میرے کوئی کہر نہین وہ اسطرح تیز تر نکلیگا
جیسے گہوڑا تیز رو دوڑتا ہوا ابہی دو تہائی بہی نہ نکل چکا ہوگا انتہےٰ مین کہتا ہون
شاید روافض نے اونکو دابہ مقرر کیا ہوگا جسطرح آیہ ان لیسلبہم الذباب مین
مکہی ٹہیرایا ہے سبحان اللہ افراط وہ تو تفریط یہہ کیا خوب انکی قدر کی خوب سمجہا کہ آدمی
سے حیوان بنایا کبہی گہٹا کر ذباب ٹہیرایا کبہی بڑہا کر دابۃ الارض بتایا عمرو بن عاص
نے کہا اسکا سر آسمان سے لگا ہوگا ابہی پاؤن بہی زمین سے نہین نکلے ابن عمر نے کہا
تیز گہوڑے کیطرح پر نکلیگا تین دن تک ایک ثلث بہی نہ نکل چکا ہوگا یہہ روایت قریب
روایت علی رضی اللہ عنہ ہے ابی ہریرہ نے کہا اوسمین ہر ایک رنگ ہوگا دونون

سینگ کے بیچ مین ایک فرسخ کا فاصلہ سوار تیزرو کے لئے ہوگا ابن عباس نے کہا
وہ مؤلفہ ہوگا یعنی اوسمین زغب ریش سب جانورونکے رنگ جمع ہونگے ہر امت کا ایک
نشان ہوگا اس امت کا نشان یہہ ہے کہ لوگون سے زبان عربی مبین مین اونہین
کا سا کلام کریگا **فائدہ** زغب کہتے ہین روؤن کو یعنی چھوٹے بال ابن الزبیر نے
کہا سر بیل کا سا آنکھہ سور کی سی کان ہاتھی کے سے سینگ جیسے جنگلی بکرا گردن
مثل گردن لغامہ کے سینہ شیر کا سا رنگ چیتے کا سا کمر بلی کی سی دم بکری کیطرح پاؤن
اونٹ کے سے ابن عباس نے کہا ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ تک بارہ گز کا فاصلہ ہوگا
علی مرتضےٰ سے مروی ہے کہ دابہ منہہ سے کہا ویگا مگر بات دبرسے کریگا حسن نے کہا
موسےٰ علیہ السلام نے خدا سے سوال کیا کہ دابہ کو دکہاوے وہ تین رات دن تک
نکلتا رہا آسمان پر چلا جاتا کوئی جانب اوسکی نظر نہ آتی آنہون نے ایک ڈراونی
صورت دیکھکر کہا اے رب اسکو پھیر دے یعنی اب نہ نکلے اللہ تعالےٰ نے اوسکو پھیر دیا

سیرت دابہ

اسکے پاس موسےٰ علیہ السلام کا عصا سلیمان بن داؤد کی مہر ہوگی یہہ بلند آواز سے
پکاریگا ان الناس کانوا بآیاتنا لایوقنون سب مومن کافر لوگون پر نشان
لگا دیگا مومن اپنا منہہ چمکتے تارے کیطرح دیکھے گا دونون آنکھون کے بیچ مین مومن
لکھا ہوگا کافر کی دونون آنکھون کے درمیان ایک کالا نکتہ لکھا ہوگا یعنی لفظ کافر
ایک روایت مین یون ہے کہ ملاقات کریگا ایماندار سے اوسکے منہہ پہ داغ دیگا منہہ
سفید ہوجا دیگا کافر کے منہہ پر داغ دیگا وہ سیاہ ہوجا ویگا دوسری روایت
مین آیا ہے لوگ اوس سے الگ الگ ہوونگے ایک گروہ مومنین کا ثابت رہیگا
وہ جانتے ہین کہ اللہ کو عاجز نہین کرسکتے یہہ اونہین سے شروع کریگا اونکے منہہ

مثل کوکب دُرّی کے چمکنے لگین گے پھر چلدیگا نہ کوئی طالب اوسکو پاسکیگا نہ کوئی
ہارب اوس سے نجات پاویگا یہانتک کہ اگر کوئی اوس سے پناہ پکڑنے کو نماز
پڑہنے لگیگا تو وہ پیچھے سے آکر کہیگا اے فلان تو اب نماز پڑہتا ہے یہہ جب اوسکی
طرف منہہ کریگا وہ داغ دیکر چلدیگا لوگ مال مین شریک شہر مین ایک دوسرے کے
ہمنشین ہونگے مومن کافر کو کافر مومن کو پہچانیگا مومن کہیگا اے کافر میرا حق ادا کر کافر کہیگا اے مومن میرا حق
دے ایک روایت مین یون ہے کہ وہ نکل کر تین بار چلاویگا جو کوئی درمیان مشرق و
مغرب کے ہے وہ اوسکو سنیگا ایک لفظ مین آیا ہے مشرق کیطرف منہہ کرکے ایک
چیخماریگا پھر شام کیطرف منہہ کرکے چلاویگا پھر مغرب کیطرف پھر یمن کیطرف یہہ چیخنا
چلانا اوسکا سب جگہہ پہنچ جاویگا ایک روایت مین اسطرح آیا ہے کہ باقی نرہیگا
کوئی مومن مگر اوسکی پیشانی مین عصاے موسے علیہ السلام سے ایک نکتہ سفید کردیگا
اوس نکتہ سے مونہہ اوسکا سفید ہوجاویگا نہ کوئی کافر مگر اوسکے مونہہ پہ مہر
سلیمان علیہ السلام لگادیگا اوس مہر سے اوسکا منہہ کالا ہوجاویگا یہانتک کہ
بازارون مین لوگ لین دین کرینگے کہین گے اے مومن یہہ چیز کتنے کو ہے اے
کافر اس چیز کی کیا قیمت ہے وہ کہیگا اے مومن تو اسکو لے یہہ کہیگا اے کافر
تو اسکو لے ؛

خروج دابہ

خروج دابہ

یہہ تین بار نکلیگا ایک بار تو اقصاے بادیہ سے برآمد ہوگا دوسری ایک روایت
مین یون ہے کہ اقصاے یمن سے نکلیگا اسکا ذکر مکے مین نہوگا پھر ایک زمانہ
دراز تک چھپا رہیگا پھر نکلیگا مگر پہلے نکلنے سے کم اہل بادیہ مین اوسکا چرچا ہوگا
مکے مین بھی ذکر اوسکا پہنچیگا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس درمیان مین کہ لوگ مسجد الحرام
مین ہونگے اس مسجد کے نزدیک اللہ تعالے کی بڑی حرمت و بزرگی ہے کہ ناگہان

وہ آوازدیگا رکن ومقام کے بیچ مین اپنے سر پہ مٹی ڈالیگا لوگ ڈر کر پریشان
ہوجاوینگے الگ الگ چلدینگے ابن عباس وحذیفہ سے اسیطرح آیا ہے بعض طرق
اس حدیث حذیفہ کے صحیح ہین ابن عباس نے کہا یہہ بعض وادی تہامہ سے نکلیگا
ابوہریرہ وابن عمر وعایشہ نے کہا اجیاد سے نکلیگا ابن عمر نے کہا مجھکو رسول خدا
صلعم نے جگہہ اوسکے نکلنے کی دکہائی یہہ جگہہ آگے اوس شگاف کے ہے جو صفا مین
ہے پہر ابن عمر نے کہا یہہ صفا سے شب منی کو برآمد ہوگا لوگ اسکے سر ودم کے درمیان
مین صبح کرینگے نہ کوئی پہسلنے والا پہسلیگا نہ کوئی نکلنے والا نکلیگا جب وہ اوس کام
سے فارغ ہوجاویگا جسکا حکم خدا نے اوسکو دیا ہے تو ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوجاویگا
نجات پانے والا نجات پاویگا پہلے قدم انطاکیہ مین رکہیگا کسی روایت مین یون
بہی آیا ہے کہ مزدی سے نکلیگا کسی روایت مین یون ہے کہ شہر قوم لوط سے نکلیگا
بعض روایات مین یون آیا ہے کہ درار مکے سے نکلیگا **تنبیہ** جمع ان روایات
مین یون ہے کہ وہ تین بار نکلیگا کبہی شہر قوم لوط سے ظاہر ہوگا اس نکلنے پر
یہہ صادق آتا ہے کہ اقصاے بادیہ سے نکلا کبہی بعض اودیہ تہامہ سے نکلیگا
اسپر یہہ صادق ہے کہ درار مکے سے یا یمن سے نکلا کیونکہ حجاز ملک یمانی ہے پہرا
آخر کو خود مکے ہی سے نکلیگا بسبب عظم جثہ کے ممکن ہے کہ صفا ومروہ واجیاد کے
بیچ مین سے نکلے کیونکہ یہہ تین دن ٹہہریگا یا زیادہ اس صورت مین یہہ بات ٹہیک
ہوگی کہ مروہ سے یا صفا سے یا اجیاد سے یا مسجد سے نکلا دوسری وجہ جمع کی یہہ ہی
کہ سب جگہون سے ایک ہی آن مین بطور خرق عادت صور مثالیہ مین برآمد ہوگا
اسکی بنیاد تحقیق مثال محسوس پر ہے ابن علان نے اپنی تفسیر ضیاء السبیل مین لکہا ہے
قد قیل یخرج فی کل بلد دابة مما ھو مثبوت لتنوعها فی الارض ولیست واحدة فذلک
علی ھذا القول اسم جنس انتہی مگر جب صور مثالیہ کے قائل ہونگے تو قول بجنسیت

حاجت نرہی دو آدمیون نے طلاق کی قسم کہائی کہ شیخ عبد القادر طحطوحی ایک ہی
رات معین مین دونون کے نزدیک تہے سیوطی نے فتوی دیا کہ کسی ایک کی طلاق
بہی واقع نہین ہوئی واللہ اعلم دخان حذیفہ بن اسید نے کہا اطلع علینا
رسول اللہ صلعم ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا الساعة یا رسول اللہ
قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال الحدیث
رواہ مسلم والترمذی وابن ماجة وروا احذیفة عن النبی صلعم وانہ
یمکث فی الارض اربعین یوما وفی روایة انہ یاخذ بانفاس الکفار ویاخذ
المؤمنین منہ کہیئة الزکام یعنی دخان کا نکلنا اشراط ساعت مین سے ہے چالیس
دن تک زمین پر رہیگا کافرون کی توجان لیگا مسلمانون کو زکام ہوجاوے گا
پہلے گزر چکا ہے کہ وقت ہلاک یاجوج ماجوج کے دہوان آویگا تین دن تک رہیگا
محتمل ہے کہ یہہ وہی دخان ہو یا اوسکے سوا ہو لکن یہہ ضرور ہے کہ ریح سے پہلے ہوگا
اسلئے کہ ریح کے بعد کوئی مومن باقی نرہیگا اور دخان کے وقت مومن موجود ہونگے
کما ہو صریح العبارة ریح طیبہ یہہ ہر مومن کی جان قبض کریگی لوگ بت پوجنے لگین
گے باپ دادون کے دین پر ہوجاوینگے اخرج مسلم وغیرہ عن عائشة رضی اللہ
عنہا لاتذہب الایام واللیالی حتی تعبد اللات والعزی من دون اللہ الحدیث
مراد لات وعزی سے مطلق بت پرستی ہے یا خاص انہین کی پرستش اوسوقت شاید
یہہ پہر ظاہر ہوجاوین آتی حدیث مین یہہ بہی ہے فیبعث اللہ ریحا طیبة فیتوفی
بہا کل مؤمن فی قلبہ مثقال حبة من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الی دین
آبائہم یعنی اللہ تعالے ایک پاکیزہ ہوا بہیجیگا جس سے ہر مومن جسکے دلمین برابر
دانہ رائی کے ایمان ہوگا مرجاویگا وہ لوگ باقی رہجاوینگے جنمین کسیطرح کی بہلائی
خوبی نہین ہے یہہ اپنے آبا کے دین کیطرف پہرجاوینگے ولہ شاہد من حدیث

دخان

ریح طیبہ

حذیفة بن اسید حدیث ابن عمر مین ہے ثم یرسل اللہ یعنی بعد موت عیسے ریحا
باردة من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من
ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلت علیه حتی تقبضه
فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون
منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون ماذا تامرنا فیامرهم
بعبادة الاوثان فیعبدونها وهم فی ذلک دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ
فی الصور اخرجه احمد ومسلم یعنی یہہ ٹھنڈی ہوا شام کیطرف سے چلیگی ہر ایماندار
مرجاویگا اگر کوئی پہاڑ کی کھوہ مین جا چھپے گا تو یہہ ہوا وہان بھی جا پہونچیگی بدلوگ
رہ جاوینگے جیسے پرندے درندے بے عقل نہ اچھا جانین نہ برا شیطان آکر کہیگا
تم بولتے نہین یہہ کہین گے کیا حکم کرتے ہو وہ کہیگا تم بت پوجو یہہ بت پوجنے لگین گے
معہذا رزق جاری رہیگا عیش اچھا ہوگا پھر صور پہونکا جاویگا **فائدہ** یہہ کچھہ
اوسکے خلاف نہین جو پہلے گزر چکا کہ دابہ ابلیس کو قتل کر ڈالیگا ہوسکتا ہے کہ یہہ
شیطان کوئی اور ہو سوا ابلیس کے اگرچہ اسمین بعد ہے ہکذا فی الاشاعه مین
کہتا ہون شاید شیاطین الانس مراد ہون یا نفس امارہ بالسوء اگرچہ اسمین بھی
ایکطرح کا بعد ہے واللہ اعلم وروی احمد ومسلم والترمذی عن النواس بن
سمعان فبینما هم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض
روح کل مومن ومسلم ویبقی شرار الناس یتهارجون فیها ای یتسافدون تهارج
الحمر فعلیهم تقوم الساعة اسمین یہہ ہے کہ یہہ ہوا مومنون کی بغلون مین گھس کر
روح قبض کریگی بدلوگ گدہون کی طرح باہم جفتی کرینگے انہین پر قیامت قائم ہوگی
پہلے گزر چکا ہے کہ ابن مسعود نے کہا اہل ایمان بعد دابہ کے چالیس برس تک تمتع
کرینگے پھر انہین موت جلدی کریگی کوئی مومن نہ رہیگا کافر ہونگے وہ رستون مین بتل

بہائم کے جماع کرینگے الخ واخرج الحاکم عن ابی ھریرۃ ان اللہ یبعث ریحا من الیمن الین
من الحریر فلا تدع احد افی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ یعنی یہہ ہوا
طرف سے یمن کے چلیگی سخاوی نے تخریج احادیث مصابیح مین اس اختلاف روایتین
کا یہہ جواب دیا ہے کہ یہہ دو ہوائین ہونگی ایک شامی ایک یمانی ابن ماجہ نے
حذیفہ بن الیمان سے روایت کیا ہے کہ اسلام پرانا ہوجاویگا جسطرح کپڑے کا
بیل بوٹہ پرانا ہوجاتا ہے کوئی نہ جانیگا روزہ نماز حج صدقہ کیا ہے کچھہ گروہ
لوگون کے باقی رہجاوینگے بوڑہا مرد بوڑہی عورت یہہ کہین گے ہم نے اپنے
باپون کو اسی کلمہ پر پایا ہے سو ہم بہی اوسیکو کہتے ہین ایک شخص نے حذیفہ سے
کہا کیا یہہ کلمہ کچھہ اونکے کام نہ آویگا حذیفہ نے مونہہ پہیر لیا اوس نے پہر دوبارہ
سہ بارہ پوچہا تیسری دفعہ یہہ جواب دیا کہ انکو آگ سے نجات دیگی اس حدیث کو حاکم
و بیہقی وضیاء نے بہی حذیفہ سے روایت کیا ہے ابن ماجہ کی سند قوی ہے امام
احمد نے بسند قوی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لا تقوم الساعۃ حتی
لا یقال فی الارض لا الہ الا اللہ یہہ حدیث نزدیک مسلم کے بہی ہے مگر بلفظ اللہ
اللہ معلوم ہوا مراد شارع سے ان حدیثون مین وہ لوگ ہین جو لا الہ الا اللہ
یا اللہ اللہ نہ کہین گے اللہ اللہ سے بہی مراد وہی پورا کلمہ ہے ورنہ تنہا اسم
شریف کے کہنے مین کوئی معنی پیدا نہین ہوتے اشاعہ مین کہا ہے جب تک نوع
انسانی مین کوئی کلمہ گو رہیگا قیامت قائم نہوگی قیامت تو اون کفار پر آویگی جو نہ نکاح
پہچانتے ہین نہ اونکی نکاحی اولاد ہوگی بہائم کیطرح آدمی کی صورت مین ہونگے
حقیقت مین یہہ آدمی نہین ہین بلکہ انعام یا انعام سے بہی زیادہ گمراہ تر ہونگے

اینکہ مے بینی خلاف آدم اند		نیستند آدم غلاف آدم اند

فائدہ اشاعہ مین اس مقام پر ایک تکملہ فصوص ابن عربی سے متعلق فص شیثی

مع شرح جامی نقل کیا ہے حاصل اس بحث کا فقط اتنا ہے کہ آخر مولود نوع انسانی قدم بلکہ قلب شیث علیہ السلام پر ہوگا اوسمین استعداد وتہیور تجلیات ذاتیہ و عطایاے وہبیہ کی ہوگی اوس مولود کے بعد پھر کوئی نوع انسان مین پیدا نہوگا وہ خاتم الاولاد ہوگا یہ مولود اقصاے بلاد چین مین پیدا ہوگا اپنے شہر کی بولی بولیگا بعد اسکی ولادت کے مرد عورت سبکے سب بانجھ ہوجاوینگے باوجود کثرت نکاح کے اولاد نہوگی خدا سے دعا کرینگے قبول نہوگی اسکے مرنے کے بعد جو لوگ رہجاوینگے وہ جانورونکی طرح ہونگے آدمی کی صورتون مین نہ حلال جانین نہ حرام پہچانین طبیعت کے موافق خواہش کے مطابق سب کام کرینگے فعلیھم تقوم الساعۃ وتخرب الدنیا وانتقل الامر الی الآخرۃ انتھٰی مراد شیخ کی یہہ ہے کہ وہ خاتم اولاد مومنین ہوگا یا خاتم اولاد نکاح اس صورت مین گویا عقم دو بار واقع ہوگا ایک بار منکوحات مین دوسری بار مطلق مستورات مین یہہ کچھہ منافی اسکے نہین کہ بہائم بصورت انسان پیدا ہون یا اولاد زنا ہو جسطرح حدیث ابن مسعود مین گزرچکا اس حدیث کو اگرچہ حاکم نے ضعیف کہا ہے لکن کشف صحیح اوسکی صحت پر دال ہے انتہٰی مگر کشف ہرچند صحیح ہو لکن حجت مستقل نہین ہوسکتا ہے ہان لائق شہادت ومتابعت کے ہے **تنبیہ** شاید حکمت عقم نسا رمین تیس برس تک یہہ ہو کہ اگر اولاد پیدا ہو تو تعذیب صبیان کی لازم آتی ہے حالانکہ صبی سے قلم تکلیف مرفوع ہے جب تک کہ وہ بالغ نہو بلوغ اگرچہ پندرہ برس مین ہوجاتا ہے لکن اللہ تعالے اونکو الہام کریگا کہ وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاوین تب اولاد مانگین یہہ الہام واسطے الزام حجت کے ہوگا یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ حکم مین اہل فترت کے ہین انکو عذاب نہونا چاہئے کیونکہ شرح فصوص مین ہے کہ مولود خدا سے دعا کریگا قبول نہوگی کوئی اس سے مانع نہین کہ یہہ مولود بعد ہلاک جملہ مومنین کے باقی

رہے واسطے الزام حجت کے لکن یہہ قول موافق اوس قول کے ہے کہ دابۃ شیطان
کو قتل نکریگا اعمال بعد طلوع شمس کے مغرب سے بہی لکہے جاوینگے **فائدہ** ظاہر
مین قول آنحضرت صلعم کا لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین
حتی یاتی امر اللہ مخالف قول گزشتہ کے ہے کیونکہ ظاہر روایات سابقہ یہہ ہے
کہ کوئی مومن باقی نرہیگا چہ جائے اسکے کہ کوئی قائم بالحق ہو اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ حق باقی رہیگا فتح الباری مین کہا ہے ہوسکتا ہے کہ
مراد امر اللہ سے چلنا اوس ہوائے سرد کا ہو پس ظہور اس گروہ کا قبل ہبوب ریح
ہو وبہذا الجمع یزول الاشکال بتوفیق اللہ تعالے انتہی بعض روایات مین
بجاے امر اللہ یوم القیامہ جو آیا ہے وہ کچہہ اسکے خلاف نہین اسلیئے کہ جو کوئی
چیز کسی چیز کے قریب ہوتی ہے اوسکو حکم اوسی چیز کا ہے جو کہ یہہ وقت قیامت سے
نہایت قریب ہوگا اسلیئے لفظ قیامت کا اطلاق اوسپر کیا گیا یہہ جمع حافظ ابن حجر
کی اوروں کی جمع سے بہتر ہے جسمین بعض کی تکفیر اور بعض کا باقی رہنا کہا گیا
ہے کیونکہ یہہ قول مخالف کلیات واردہ ہے کما لا یخفی اسکی ایضاح اوس روایت
مین ہے جسکو حاکم نے صحیح کہا ہے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے قال سمعت رسول
اللہ صلعم یقول لا تزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاہرین علے
العدو لا یضرہم من خالفہم حتی تاتیہم الساعۃ فقال عبد اللہ بن عمرو
اجل ویبعث اللہ ریحا ریحہا المسک ومسہا مس الحریر فلا تترک نفسا فی قلبہ
مثقال حبۃ من الایمان الا قبضتہ ثم یبقی شرار الناس علیہم تقوم الساعۃ
یہہ قول ابن عمر کا مقابلہ روایت عقبہ مین صریح موافق ہمارے قول کے ہے واللہ اعلم
رفع قرآن مجید مصاحف وصدور دونون سے قرآن اوٹہا لیا جاویگا
دیلمی نے حذیفہ وابوہریرہ سے معا روایت کیا ہے قال یسری علی کتاب اللہ

رفع قرآن مجید

لیلا فیصبح الناس ولیس منه اٰیة ولا حرف فی جوف الا نسخت یعنی راتون رات خدا کی کتاب اوٹھہ جاویگی صبح کو نہ کوئی آیت نہ کوئی حرف تک کسی کے اندر باقی رہیگا ابن عمر نے کہا لا تقوم الساعة حتی یرفع القراٰن من حیث جاء فیکون لہ دوی حول العرش کدوی النحل فیقول الرب عز وجل مالک فیقول منک خرجت و الیک عدت اتلی فلا یعمل بی فعند ذلک یرفع القراٰن واخرج السجزی عن ابن عمر قال لا تقوم الساعة حتی یرفع الرکن والقراٰن یعنی جب حجر اسود و قرآن مرفوع ہوجاویگا تب قیامت آویگی اس سے پہلے نہ آویگی ازرقی نے تاریخ مکہ مین لکھا ہے اول ما یرفع الرکن والقراٰن ورؤیا النبی صلعم فی المنام یعنی سب سے پہلے یہی تینو اوٹھہ جاوینگے اسیطرح رسول خدا کا خواب مین دیکھنا بھی موقوف ہوجاویگا ہدم کعبہ اس مقدمے کی احادیث اوپر گزرچکی بیان ذکر اسکا اسلیئے کیا گیا کہ بعض نے کہا ہے یہہ ہدم بعد موت مومنین قریب قیامت وقت انقطاع حج کے ہوگا ؃

ہدم کعبہ

بت پرستی کا ہونا

اسکی احادیث بھی گزرچکی بعض لوگ دجال پر ایمان لاوینگے یہی بات محط حدیث تلحق قبائل من امتی بالمشرکین فیکفرون جمیعا قبل یوم القیامة ہے جن حدیثون مین عموم کی صراحت ہے وہ بھی اسکی محط ہین پس یہہ دونون امر منجملہ اشراط ٹھہرے وہ ریح جو لوگون کو دریا مین ڈالدیگی اخرج الستة الا البخاری عن حذیفہ بن اسید مرفوعا لن تقوم الساعة حتی ترو اقبلہا عشر اٰیات وقال فی العاشرة و ریح تلقی الناس فی البحر وفی لفظ الترمذی والعاشرة اما ریح تطرحہم فی البحر واما نزول عیسی بن مریم بالشک من الراوی مراد یہہ ہے کہ عیسے علیہ السلام گنتی مین دسوین علامت ہین نہ وقوع مین ظاہر حدیث یہہ ہے کہ یہہ ہوا سوا اور

ہوا کے ہوگی جو یاجوج ماجوج کو دریا مین پہینکدیگی وقت نکلنے آگ کے چلیگی یا وہی ہوا ہو واللہ اعلم **تقارب زمان قصر ایام** یعنی رات دن چہوٹے چہوٹے قریب قریب ہونگے عن انس لا تقوم الساعة حتی یتقارب الزمان فتکون السنة کالشہر و یکون الشہر کالجمعة وتکون الجمعة کالیوم وتکون الیوم کالساعة وتکون الساعة کالضرمة بالنار اخرجه الترمذی واللفظ له واخرجه مسلم عن ابی ہریرة یہہ بحث حال مین دجال کی گزر چکی ہے کہ یہہ ماجرا اوسکے زمانے مین ہوگا مگر اس سے بہی کوئی مانع نہین ہے کہ یہہ بات دو بار ہو ایک بار زمانۂ دجال مین دوسری بار آخر زمانے مین فالقدرة صالحة لکل شیٔ **نار حاشر** اشراط عظام مین یہہ پہلی علامت ہے یہہ آگ قعر عدن سے نکلکر لوگون کو طرف محشر کے لیجاویگی حدیث انس مین آیا ہے اما اول اشراط الساعة فنار تخرج من المشرق فیحشر الناس الی المغرب واما اول ما یأکل اہل الجنة فزیادة کبد الحوت الحدیث اخرجه احمد والبخاری واخرج الستة الا البخاری عن حذیفة بن اسید مرفوعا لن تقوم الساعة حتی تروا قبلها عشر آیات الحدیث وفیه واخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم ایک روایت مین یہہ ہے کہ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی لفظ من قعر عدن ابین ابین بروزن احمر نام ہے اوس بادشاہ کا جسنے عدن کو بسایا تہا شرقی زمین سے مراد یہی زمین عدن ہے کسی جگہہ نار کو اول کسی جگہہ آخر علامت فرمایا ہے وجہ جمع پہلے گزر چکی عن ابن عمر قال ستکون ہجرة بعد ہجرة فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم ویبقی فی الارض شرار اہلها تلفظهم ارضوهم وتقذرهم نفس اللہ ویحشرهم النار مع القردة والخنازیر تبیت معهم اذا باتوا وتقیل معهم اذا قالوا وتاکل من یخلف اخرجه احمد وابو داؤد والحاکم وابو نعیم یعنی قریب ہے کہ

تقارب زمان قصر ایام

نار حاشر

بعد ایک ہجرت کے دوسری ہجرت ہو بہتر زمین والون مین وہ ہوگا جو مہاجر ابراہیم علیہ السلام یعنی شام کو پکڑے رہیگا زمین اپنے بد دون کو پھینک دیگی اللہ کا جی اون سے گھن کریگا آگ آکر انکو بندر سور کے ساتھہ ہنکا دیگی رات کو ہمراہ انکے ٹھہریگی دن کو جب قیلولہ کرینگے وہ بھی تھم جاویگی جو پیچھے رہیگا اوسکو کھا جاویگی **فائدہ** لا اشاعہ مین کہا لفظ نفس اللہ کا متشابہات سے ہے حسب مراد خدا و رسول اوسپر ایمان لانا واجب ہے تاویل کی حاجت نہین حدیث بھی مثل قرآن کے ہے سوا خدا کے کوئی اسکی تاویل نہین جانتا جو علم مین راسخ ہین وہ کہتے ہین ہم اوسپر ایمان لائے یہہ سب پاس سے ہمارے رب کے ہے یہہ ایمان انکا موجب علم بتاویل ہوتا ہے انتہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صاحب اشاعہ بھی مسئلہ صفات مین موافق مذہب سلف مین تفویض کے قائل ہین تاویل کے منکر ہین یہی حق ہے کیونکہ تاویل ایک قسم ہے تکذیب کی ہمکو تو یہہ چاہئے کہ جو کچھہ خدا کیطرف سے ہمارے پاس آیا ہے اوسپر جون کا تون ایمان لاوین اوسکو اوسیطرح لکھین پڑھین بولین کہین سنین سناوین اپنی طرف سے کوئی بات نہ بناوین بات کو تو ہر شخص الگ الگ بنا سکتا ہے پھر کسکی بات مانین کسکی نہ مانین کوئی وجہ ترجیح کی نہین سب سے یہہ بہتر ہے کہ ایمان لاوین تاویل نکرین یہی ہمارا بڑا رسوخ ہے علم مین ورنہ پھر ہم مین جاہلون مین کیا فرق ہوا عن ابن عمر ستخرج نار من حضرموت او من بحر حضرموت قبل یوم القیامۃ تحشر الناس قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام یعنی ایک آگ حضرموت سے نکلیگی لوگونکو گھیر کر لیجاویگی اوسوقت شام مین رہنا چاہئے مہاجر ابراہیم سے یہی شام مراد ہے حضرموت سے وہی قعر عدن مقصود ہے دوسری روایت مین حذیفہ بن الیمان سے یون آیا ہے آگ تمہارا قصد کریگی آج وہ وادی برہوت مین خاموش دبی ہوئی ہے اوس دن لوگون کو ایک عذاب الیم گھیر لیگا یہہ آگ جان مال گھر سب کو

آٹھہ دن مین کہا جاویگی مثل ہوا و بادل کے اوڑیگی رات کو دن سے بھی زیادہ
تر گرم ہوگی آسمان زمین کے درمیان مین رعد کیطرح کڑکے گی یہہ لوگون کے
سر سے چہت سے بھی زیادہ قریب ہوگی کسی نے کہا اے رسول خدا ایماندار مرد
وعورتون پر سلامتی رہیگی فرمایا اوسدن مومنین و مومنات کہان ہونگے وہ تو
گدہون سے بھی بدتر ہونگے جفتی کرینگے مثل بہائم کے انمین کوئی بھی ایسا نہوگا جو
نہہ مہہ کہے یعنی منع کرے روکے باز رکھے اخرجہ الطبرانی وابن عساکر رافع
بن بشر سلمی سے روایت ہے کہا قریب ہے نکلے گی ایک آگ حبس سیل سے آہستہ اونٹ
کی طرح چلیگی دن کو روانہ ہوگی رات کو ٹھہر رہیگی صبح شام کریگی کہیگی اے لوگو آگ
نے صبح کی تم بھی صبح کرو آگ نے قیلولہ کیا تم بھی قیلولہ کرو آگ نے شام کی تم بھی شام
کرو جسکو پاویگی کہا جاویگی **تنبیہ** یہہ آگ جو قعر عدن سے نکلیگی اور ہے وہ آگ
جو مدینہ منورہ مین ظاہر ہوئی تہی وہ اور تہی حبس سیل سے نکلنا اسکا کچھہ منافی نہین
کیونکہ اصل خروج تو برہوت سے ہوگا اوسکو وادی النار کہتے ہین یعنی دشت آتش
تاکہ یہہ وادی قعر عدن مین ہے عدن ناحیہ حضرموت مین ہے ساحل بحر پر پس انجام
ان سب عبارتون کا ایک ہی ہے اسکا گزر حبس سیل پر بھی ہوگا حدیث مین خطاب
اہل مدینہ کو ہے حبس سیل جانب شرق مدینہ ہے مدینے سے پہلے یہہ آگ وہین پہنچیگی
اسلیئے یہہ کہنا کہ حبس سیل سے نکلے گی ٹھیک ہے **فائدہ** حافظ ابن حجر نے قرطبی سے
نقل کیا ہے کہ حشر چار ہین دو دنیا مین دو آخرت مین جو دنیا مین ہین اوسکا ذکر
سورہ حشر مین ہے وہ حشر ہے یہود کا طرف شام کے دوسرا حشر وہ ہے جو اشراط ساعت
مین داخل ہے حدیث انس مین بذیل سوال عبد اللہ بن سلام آیا ہے اما اول
اشراط الساعۃ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب حدیث ابن عمر مین ہے تبعث
علی اہل المشرق نار فتحشرہم الی المغرب تبیت معہم حیث باتوا وتقیل معہم

حیث قالوا ویکون لہا ما سقط وتخلف وتسوقہم سوق الجمل الکبیر اخرجہ الحاکم مرفوعا حافظ ابن حجر نے کہا قعر عدن سے نکلنا کچھ منافی اسکے نہین ہے کہ یہہ آگ لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے لیجاویگی کیونکہ ابتدا خروج کا عدن ہی سے ہوگا جب نکل چکے گی سارے روے زمین مین پہیل جاویگی جسطرح روایت طبرانی وابن عساکر مین حذیفہ سے آیا ہے انہا تدور الدنیا کلہا فی ثمانیۃ ایام یعنی آٹھہ دن کے اندر سارے جہان کی سیر کریگی یا مراد اوس سے مطلق حشر ہے نہ خاص مشرق ومغرب یعنی جو لوگ درمیان مشرق ومغرب کے ہین اونکو گہیر لیجاویگی یا بعد انتشار کے سب سے پہلے اہل مشرق کا حشر کریگی انتہے مین کہتا ہون ہوسکتا ہے کہ مراد مشرق سے عدن ہو اسلئے کہ عدن مکے سے جانب شرق مین واقع ہے مغرب سے مراد شام ہو کیونکہ شام مکے سے جانب غرب مین ہے واللہ اعلم **فائدہ** اس قول مین کہ آٹھہ دن کے اندر دورہ ساری دنیا کا کریگی اور اس قول مین کہ شل بوڑہے اونٹ کے چلیگی رات کو رہیگی دن کو تھمے گی جمع اسطرح پر ہے کہ پہیلاو تو آٹھہ ہی دن کے اندر ہوگا پہر لوگون کے چلنے کے موافق چلا کریگی تیسرا حشر وہ ہے کہ سارے مردے قبرون سے نکل پڑین قال تعالے وحشرناھم فلم نغادر منہم احدا چوتہا حشر وہ ہوگا کہ لوگ جنت یا دوزخ کیطرف ہانکے جاوینگے انتہے حافظ ابن حجر نے کہا پہلا حشر تو کچھ مستقل طور پر نہین ہے اسلئے کہ مراد وہ لوگ ہین جو اوس دن موجود ہونگے یہہ ایک فرقہ خاص کے لئے واقع ہوگا سو اسطرح کا حشر کئی بار ہو چکا ہے ابن الزبیر نے بنی امیہ کو مدینے سے طرف شام کے نکالدیا تہا انتہے صاحب اشاعہ نے کہا مراد وہ ہے جسکا نام شارع نے حشر کہا ہے سو اللہ نے اسکو حشر فرمایا ہے بخلاف اور حشرون کے اس سے فرق ظاہر ہوگیا **فائدہ** یہہ حشر قیامت سے پہلے ہے یا قیامت کے دن ہوگا اسمین اختلاف ہے اگر پہلے ہوگا تو پہر یہہ آگ حقیقۃ

یا مجازاً یعنی مراد آگ سے فتنے ہین نہ خود آگ حلیمی کا میل طرف مجاز کے ہے غزالی نے
بہی اسیکا جزم کیا ہے بدلیل حدیث ابی ہریرہ کے جو صحیحین مین ہے یحشر الناس
علی ثلث طرائق راغبین وراہبین واثنان علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر
بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح بہم حیث
اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا یعنی یہہ حدیث مثل تفسیر کے ہے واسطے اس آیت
کے وکنتم ازواجا ثلاثۃ الآیۃ حافظ ابن حجر نے کہا حدیث ابی ذر بہی اسی کی
موید ہے اخرجہ احمد والنسائی والبیہقی بلفظ حدثنی الصادق المصدوق
ان الناس یحشرون یوم القیامۃ علی ثلاثۃ انواع فوج طاعمین کاسین وفوج
یمشون وفوج تسحبہم الملائکۃ علی وجوہہم الحدیث پہر جب یہہ قول ٹہرا تو
اسمین اختلاف ہوا کہ طریقہ جمع کا اس حدیث ابی ہریرۃ وحدیث ابن عباس مین کیا
ہے فی الصحیحین وغیرہما عنہ مرفوعا تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا الحدیث یعنی تم
محشور ہوگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ اسمٰعیلی نے کہا کبہی حشر کو بہی نشر کہتے ہین
بسبب اتصال یکدیگر کے حشر یہہ ہے کہ خلق کو قبور مین سے باہر نکالین سو یہہ لوگ
قبرون سے ننگے پاؤن ننگے بدن نکلین گے وہان سے انکو ہانکین گے موقف مین
لاکر جمع کرینگے حساب کتاب کے لیئے پہر جو پرہیزگار لوگ ہونگے وہ اونٹون پر سوار
چلین گے گنہگار قصوروار اپنے منہہ کے بل روانہ ہونگے کسی نے کہا قبور سے توموافق
حدیث ابن عباس کے نکلین گے پہر حشر انکا طرف موقف کے موافق حدیث ابی ہریرہ کے
ہوگا تورپشتی شارح مصابیح نے کہا حمل حشر کا اس معنی پر قوی تر ہے کئی وجہ سے ایک
یہہ کہ لفظ حشر کا جب مطلق ہوتا ہے تو مراد اوس سے یہی نکلنا قبور سے ہوتا ہے جب
تک کہ کوئی دلیل اوسکی تخصیص نکرے دوسری وجہ یہہ ہے کہ تقسیم مذکور اوس حشر
مین جو طرف زمین شام کے ہوگا ٹہیک نہین ہے اسلیئے کہ ہجرت کرنے والے کو راغب

راہب ہونا چاہیے یا جامع ان دونون صفت کا سو جو کوئی نرا راغب راہب ہے اوسکا
ایک ہی رستہ ہے کوئی دوسرا رستہ اوسکو اوسکے جنس کا نہین ہے تیسری وجہ حشر
بقیہ ہے موافق روایت مذکور سو آگ انکو اوسطرف خواہی نخواہی لیجاویگی انکے ساتھ
لگی رہیگی کسیوقت پیچھا انکا نچھوڑیگی یہہ قول کسی حدیث مین نہین آیا ہمکو نہین پہنچا کہ
ہم تسلط اس آگ کا دنیا مین اہل شقاوت پر بدون توقیف کے بیان کرین چوتھی وجہ
یہہ ہے کہ بعض حدیث مفسر بعض کی ہوتی ہے سو حدیث ابی ہریرہ مین بلفظ ثلاثا
علی الدواب وثلثا ینسلون علی اقدامهم وثلثا علی وجوههم آیا ہے یہہ تقسیم
گویا موافق اوس تقسیم کے ہے جو سورہ واقعہ مین آئی ہے وکنتم ازواجا ثلاثة
الآیات فائدہ مراد لفظ راغبین راہبین سے عام مومنین مخلصین ہین جنہون نے
کوئی عمل اچھا کوئی برا کیا ہے وهم اصحاب المیمنة ایک اونٹ پر دو ہونگے مراد
اس سے سابقین ہین وهم افاضل المومنین رکبانا باقی کا حشر طرف نار کے ہوگا
اس سے مراد اصحاب المشأمه ہین محتمل ہے کہ ایک اونٹ ایک ہی دفعہ مین ان دسونکو
لادلیجلے اللہ کی قدرت بدیع ہے جسکو دنیا مین دس اونٹ نہ اوٹھا سکتے ہون
اوسکو وہان ایک ہی اونٹ اپنے اوپر لادلے یا آگے پیچھے اوسپر سوار ہون انتہے
ملخصا خطابی و قرطبی نے کہا یہہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا لوگ زندہ طرف شام کے
جاوینگے رہا حشر قبور سے سو موافق حدیث ابن عباس کے ہوگا اسکو عیاض نے
بھی پسند کیا ہے پھر خطابی نے کہا دو کا ایک اونٹ پہ دس نفر تک ہونا اسکے یہہ معنی
کہ آگے پیچھے سوار ہونگے کوئی سوار ہوگا کوئی پیادہ اونترتے چڑھتے چلے جاوینگے
یہہ اسلیئے کہ سواری کم ہوگی جسطرح بعض احادیث مین آیا ہے عیاض نے کہا آخر
حدیث ابی ہریرہ اسیکو قوت دیتی ہے تقیل معهم وتبیت وتصبح وتمسی یہہ اوصاف
مختص ہین ساتھہ دنیا کے ورجحه الطیبی وتعقب علی الشاهد المذکور اور پہلے حشر

کا یہہ جواب دیا ہے کہ وجہ ترجیح کی یہہ ہے کہ دلیل مخصص ثابت ہے کئی حدیثون مین
واقع ہونا حشر کا دنیا مین طرف شام کے آیا ہے پہر حدیث حذیفہ بن اسید مذکور کو
ذکر کیا پہر حدیث مرفوع معاویہ بن حیدہ کو لکہا انکم تحشرون ونحی بیدہ نحو
الشام رجالا و رکبانا وتجرون علی وجوھکم اخرجہ الترمذی والنسائی وسندہ
قوی دوسری حدیث مین یون ہے ستکون ھجرۃ بعد ھجرۃ وتنحاز الناس الی مہاجر
ابراھیم ولا یبقی فی الارض الا شرارھا تلفظھم ارضوھم تحشرھم مع القردۃ
والخنازیر تبیت معھم اذا باتوا وتقیل معھم اذا قالوا اخرجہ احمد بسند لا باس بہ
تیسری حدیث یہہ ہے ستخرج نار من حضرموت تحشر الناس قالوا فما ذا تامرنا یا رسول
اللہ قال علیکم بالشام ان حدیثون مین مراد آگ سے آخرت کی آگ نہین ہے جسطرح
معترض نے خیال کیا ورنہ یون ارشاد ہوتا تحشر بقیتھم الی النار حالانکہ تحشر
بقیتھم النار فرمایا ہے حشر کرنے کو طرف آگ کے اضافت کیا ہے پہر کہا دوسرا جواب
یہہ ہے کہ جو تقسیم سورۂ واقعہ مین آئی ہے اوس سے یہہ لازم نہین آتا کہ حدیث
مین بہی وہی تقسیم مراد ہو اسلیے کہ جو تقسیم حدیث مین آئی ہے مراد اوس سے قصد
خلاص کا ہے فتنے سے سو جس کسیکو فرصت ہاتہہ لگیگی وہ اپنی سواری پر چین سے سوار
ہو کر چلیگا جو حال آگے آنے والا ہے اوسکی طرف راغب ہوگا جو کچہہ پیچہے چہوڑا ہے
اوس سے اندیشناک ہوگا یہہ پہلی قسم ہے جسکا ذکر حدیث مین ہوا اور جس کسی نے
دیر کی یہانتک کہ سواری نہ ملی سواریون نے تنگی کی تو وہ سواری مین شریک یکدیگر
ہو جاوینگے یا پیچہے سوار ہونگے اسطرح پر ایک اونٹ مین دو آدمی یا تین آدمی شریک
ہو سکتے ہین یہہ دونون امر ممکن ہین رہے چار ظاہر یہہ ہے کہ اوترتے چڑہتے جاوینگے
یا ہلکے پتلے یا اطفال ہونگے کہ اس صورت مین بہی اشتراک ہو سکتا ہے دس کی صورت
سوائے تعاقب کے اور کچہہ نہین ہے دس سے فوق کا ذکر نہین کیا گویا اشارہ ہے کہ

نبتے اسیقدر رہے دس وچار کے درمیان کا ذکر جو چھوڑ دیا وہ ایجاز و اختصار کے
لیے چھوڑ دیا ہے یہہ دوسری قسم حدیث کی ٹھہری رہی تیسری قسم اوس سے تعبیر یون
کی ہے کہ تحشر بقیتھم النار اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اس قسم والون کو بالکل
سواری میسر نہ آویگی اس حدیث مین کچھہ حال انکا بیان نہین کیا محتمل ہے کہ پیادہ چلین
یا ڈر سے آگ کے سیاحت کرین آخر حدیث ابی ذر اسیکی موئید ہے اس حدیث مین یہہ
بھی آیا ہے پوچھا سبب انکے چلنے کا کیا ہوگا فرمایا سواریون پر آفت آجاویگی کوئی
جانور باقی نرہیگا یہانتک کہ آدمی اپنا عمدہ باغ ایک بوڑھے اونٹ کے بدلے دینا
چاہیگا مگر سواری ہاتھہ نہ آویگی کہ منزل مقصود تک اوسکو پہونچاوے یہہ حال
لائق دنیا کے ہے نہ لائق آخرت کے مذہب خطابی وغیرہ کی تاکید کرتا ہے حدیث
مصابیح کے موافق پڑتا ہے یعنی فوج طاعمین کاسبین راکبین موافق راغبین راہبین
ہے فوج پیشون موافق یتعاقبون علی البعیر ہے کیونکہ آگے پیچھے اوترنے چڑھنے
کو پاؤن پاؤن چلنا لازم ہے رہی وہ قسم جنکو آگ گھیر کر لیجاویگی یہہ وہ لوگ ہین
جنکو فرشتے گھسیٹین گے تیسری بات کا جواب یہہ ہے کہ شواہد حدیث سے ظاہر ہوتا ہے
کہ مراد اس آگ سے آخرت کی آگ نہین ہے بلکہ یہہ آگ اسی دنیا کی آگ ہے جسکے نکلنے
سے رسول خدا صلعم نے ڈرایا ہے یہہ آگ جو کچھہ کریگی اوسکی کیفیت احادیث مذکورہ
مین گزر چکی چوتھی بات کا جواب یہہ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ جسکو معترض نے دلیل ٹھہرایا
ہے وہ روایت علی بن زید ہے مگر باوجود ضعف کے کچھہ خلاف حدیث باب کے نہین
ہے بلکہ موافق حدیث ابی ذر کے ہے سو حدیث ابی ذر سے ظاہر ہو چکا کہ یہہ دنیا ہی
کی آگ ہوگی نہ وہ آگ جو بعد بعث کے وقت حشر کے طرف موقف کے ہوگی اسلیے کہ
وہان نہ کوئی باغ ہے نہ سواریون پر کچھہ آفت ہے حدیث علی بن زید مین نزدیک
احمد کے یہہ بھی آیا ہے کہ انھم یتقون بوجوھھم کل حدب و شوک سو موقف کی

زمین برابر ہو گی اوسمین میڑہ نہو گا نہ اونچانیچا نہ کا نشانہ کچہ قال ھذا ما سنح لی علی
سبیل الاجتہاد انتہی اسکے بعد جو مین نے صحیح بخاری کے باب المحشر مین دیکھا تو معلوم
ہوا کہ یون ہی آیا ہے یحشر الناس یوم القیامۃ علی ثلث طرائق اس سے معلوم
ہوا کہ جو امام تورپشتی نے کہا ہے حق وہی ہے اوس سے کچہ چارہ نہین انتہے کلام
الطیبی مع تلخیص فتح الباری مین بعد نقل اس کلام کے لکہا ہے لم اقف فی شئ
من طرق الحدیث الذی اخرجہ البخاری علی لفظ یوم القیامۃ لا فی صحیحہ ولا
فی غیرہ وکذا ھو عند مسلم والاسمعیلی وغیرھما لیس فیہ یوم القیامۃ نعم ثبت
بلفظ یوم القیامۃ فی حدیث ابی ذر المنبہ علیہ قبل وھو ماؤل بان المراد
بذلک ان یوم القیامۃ یعقب ذلک فیکون من مجاز المجاورۃ ویتعین ذلک لما
وقع فیہ ان الظہر یقل لما یلقی علیہ من الآفۃ وان الرجل یشتری الشارف
الواحد بالحدیقۃ المعجبۃ فان ذلک ظاھر جدا فی انہ من احوال الدنیا لا بعد البعث
انتہی کلام الحافظ یعنی اس حدیث کے کسی طریق مین لفظ یوم القیامہ کا نہین آیا ہے
حدیث ابی ذر مین جو آیا ہے سو اوسکی تاویل کی گئی ہے پس یہہ آگ دنیا ہی کی ٹھہری
نہ بعد البعث کے یہہ حاصل ترجمہ ہوا حمل کرنا کسی لفظ حدیث کا مجاز پر آسان تر ہی
اس سے کہ بعض الفاظ حدیث لغو کردیئے جاوین یا معنی حدیث کے باطل ٹھہرائے جاوین
اسی بنیاد پر اگر لفظ یوم القیامہ کا بخاری مین بہی ثابت ہو تو تاویل اوسکی واجب
ہو گی کذلک لذلک مین کہتا ہون حدیث عمر مین گزر چکا ہے کہ آگ حضرموت یا بحر
حضرموت سے پہلے قیامت کے نکلے گی وہ لوگو نکو گہیر کر لیجاویگی اور یہہ حدیث حسن صحیح
ہے ترمذی و احمد نے اوسکو روایت کیا ہے اس حدیث مین قبل یوم القیامہ کے تصریح
ہے اسیطرح حدیث حذیفہ بن اسید مین جو نزدیک بخاری ہے لن تقوم الساعۃ حتی تروا
قبلہا الحدیث اب یہہ دونون حدیثین بخاری کی متعارض ٹھہرین یعنی بر تقدیر ثبوت

لفظ یوم القیامہ کے پس خلاف اسکے کوئی تاویل نہین ہوسکتی اس صورت مین اسیطرف
جانا واسطے دفع تعارض کے واجب ہے فثبت ان الحق ان النار قبل یوم القیامۃ
فائدہ یہہ نہ کہنا کہ جب یہہ آگ آخر آیات قیامت ٹھہری تو لازم آیا کہ زمین پر
کوئی نیک آدمی نہو جسطرح حدیث حذیفہ مین گزرچکا این المؤمنون والمؤمنات
یومئذ الحدیث یا حدیث ابن عمر مین آچکا فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم
یا بعض احادیث مین وارد ہوا ہے راغبین راہبین طاعمین کاسین پس اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ خیار اوس دن بہی ہونگے حالانکہ یہہ تناقض ہے یا مثل تناقض کے
ہے کیونکہ حدیث مین فقط اتنا ہی آیا ہے کہ خیار مردم اپنے اختیار سے طرف شام کے
ہجرت کرجاوینگے اس سے کچہ یہہ لازم نہین آتا کہ آگ نکلنے تک بہی وہ باقی رہین گے
بلکہ ثابت تو یہہ بات ہے کہ ریح طیبہ اونکو قبض کرلیگی یہی شرار باقی رہجاوینگے خیار سے
مراد وہ لوگ ہین جو حالت حیات دنیا مین کہاتے پہنتے سواری شکاری کرتے تہے خوشی
خوشی اپنی جان لیکر چلے جاوینگے اس سے کچہ یہہ لازم نہین آتا کہ وہ اللہ کے نزدیک
بہی خیار ہون اونکو سلامتی مین رغبت ہو نار سے رہبت ہو جسطرح طیبی نے تفسیر کی ہے
بہی لازم نہین آتا ہے کہ وہ مومن ہون وھذا واضح **فائدہ** صحیحین مین آیا ہے
ابوہریرہ نے کہا سب سے پیچہے جو محشور ہونگے دو چرواہے ہین قوم مزینہ کے یہہ مدینے
کا ارادہ کرینگے اپنی بکریون کو طرف مدینے کے ہانکین گے شہر کو وحشی پاوینگے جب
ثنیۃ الوداع پر پہونچین گے منہہ کے بل گرپڑینگے ثنیۃ الوداع قریب ہے مدینے کے شام
کیطرف علی الاصح روایت ابن ابی شیبہ مین یون آیا ہے کہ انین ایک آدمی جہینہ کا
ہوگا دوسرا مزینہ کا یہہ کہین گے لوگ کہان ہین پہر مدینے کو آوینگے یہان سے لوگو کو
کچہ نپاوینگے دو فرشتے آکر انکو منہہ کے بل گہسیٹین گے یہانتک کہ لوگون سے ملاوینگے
دوسری روایت مین حذیفہ بن اسید سے نزدیک ابن ابی شیبہ کے یون آیا ہے کہ سب

فائدہ

لوگون مین پیچہے حشر کی راہ سے دو آدمی مزینہ کے ہونگے جب یہہ لوگون کو نہ پاوینگے
تو ایک انمین کا دوسرے سے کہیگا لوگ مدت سے گم ہوگئے ہین چلو فلان شخص بنی فلان
کے پاس چلین دونون روانہ ہونگے کسیکو نہ پاوینگے پہر کہین گے چلو مدینے چلین وہان
بہی کسیکو نپاوینگے کہین گے قریش کے گہرون مین جو بقیع غرقد مین ہین چلو وہان سے
چلکر سوا درندون لومڑیون کے کچہہ ندیکہین گے ناچار طرف بیت الحرام کے متوجہ
ہونگے سمہودی نے کہا جمع ان روایات مین یون ہے کہ جب یہہ دونون طرف بیت الحرام
کے منہہ کرینگے تو دو فرشتے انکے جانے سے پہلے اوترینگے پس یہہ خلاف ماتقدم کے
نہوا انتہے اشاعہ مین لکہا ہے دونون کا مزینہ مین سے ہونا بطور تغلیب کے ہے
کیونکہ ایک جہینہ مین سے ہوگا جسطرح روایت ابن ابی شیبہ مین گزرچکا انکو بعد
نفخ صور کے تاخیر دیگئی ہوگی اسلیئے کہ نفخ صور بعد نار مذکور کے ہوگا جب صور
مین پہونکین گے تو قیامت قائم ہوجاویگی شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت
کیاہے کہ قیامت یکایک قائم ہوگی دو آدمی اپنا کپڑا کہولے ہوئے باہم لین دین کرتے
ہونگے یہہ اوسکو لپیٹ نہ سکین گے کوئی اپنے حوض کی چہبائی کرتا ہوگا وہ نکرپاویگا
کہ اتنے مین قیامت آجاویگی کسی نے لقمہ کہانے کو منہہ کیطرف اوٹہایا ہوگا ابہی منہہ
تک نہین پہنچا ہوگا کہ قیامت آجاویگی حدیث ابن عمرو مین نزدیک مسلم ونسائی کے ہے
کہ دجال نکلکر ایک چلہ رہیگا چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال مجہے نہین معلوم
کہ مراد کیا ہے الحدیث اسمین یہہ بہی آیا ہے کہ پہر شرار لوگ باقی رہجاوینگے پرندون
کی طرح ہلکے پہلکے ہونگے درندون کیطرح کم عقل ہونگے تا آنکہ صور پہونکا جاوے گا
کوئی اوسکی آواز نہ سنیگا مگر اپنے کان طرف آسمان کے اوٹہاویگا جسطرح کوئی اوپر
کی ندا کو سنتا ہے پہلے جو اس آواز کو سنے گا وہ شخص ہوگا جو اپنے حوض اونٹون کے
لئے درست کررہا ہوگا وہ بیہوش ہوکر گرپڑیگا پہر سارے لوگ بیہوش ہونے لگین گے فائدہ

صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ما بین النفختین اربعون عاماً دونون نفخون کے بیچ مین چالیس برس کا فاصلہ ہے ونحوہ عند ابی داؤد وابن مردویہ عنہ وروی ابن المبارک عن الحسن مثلہ مسلم ونسائی مین آیا ہے پہر اللہ تعالے ایک مینہ بہیجیگا مثل شبنم کے اوس سے گوشت پوست بنی آدم کے اوگین گے پہر صور دوسری بار پہونکا جاویگا سب کے سب اوٹہہ کہڑے ہونگے پہر کہا جاویگا یا ایہا الناس ہلموا الی ربکم وقفوہم انہم مسؤلون اے لوگو آؤ طرف اپنے رب کے انکو کہڑا کرو ان سے سوال ہوگا الحدیث ؀

خاتمة الرسالة

سیوطی رح نے رسالہ الکشف فی مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف مین لکہا ہے کہ جس بات پر آثار نے دلالت کی ہے وہ بات یہہ ہے کہ مدت اس امت کی ایک ہزار برس سے زیادہ ہوگی لکن یہہ زیادتی پانسو برس سے آگے نہ بڑہیگی اسلیے کہ یون آیا ہے کہ مدت دنیا کی آدم سے لیکر قیام ساعت تک سات ہزار برس ہین آنحضرت صلعم چہٹے ہزار کے آخر مین مبعوث ہوئے دجال سو برس کے سرے پر نکلیگا عیسے علیہ السلام اوترکر اوسکو قتل کرینگے چالیس برس رہین گے لوگ بعد نکلنے آفتاب کے طرف سے مغرب کے ایک سو بیس برس تک ٹہہرینگے دونون نفخ مین فاصلہ چالیس برس کا ہوگا یہہ سب دو سو برس ہوئے جنکا ہونا ضرور ہے پہر اپنی سند سے کچہہ حدیثین لکہین جنکو اس مدعا پر دلالت ہے صاحب اشاعہ نے کہا اون حدیثون سے جو تیسری قسم مین گزر چکی ہین یہہ بات سمجہہ مین آتی ہے کہ مہدی زمین مین چالیس برس رہینگے عیسیٰ علیہ السلام بہی بعد دجال کے چالیس برس ٹہہرینگے کما رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہہ حدیث ظاہر ہے اس بات مین کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد دجال کے چالیس برس رہین گے قبلیے علیہ السلام کے

بعد امرا رہونگے آوٹمین ایک قحطانی ہے یہ اکیس برس حکمرانی کریگا باقی امرا کے لئے
طلوع شمس تک مغرب سے بیس برس فرض کرو اگر زیادہ فرض نہین کرتے ہو سو یہہ
سب مدت ایک سو بیس برس کی ہوئی دجال چالیس برس رہیگا نکا تقدم اگر یہہ سب
برس نہین ہین تو دو برس سے تو کسیطرح مدت کم نہو گی کیونکہ اوسکے ایام طول
طویل ہونگے پہر بعد طلوع شمس کے لوگ ایک سو بیس برس ٹھہرینگے ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ شرار بعد خیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے پہر انمین موت جلدی
کریگی یہہ سب تین سو بیس برس ہوئے اب بعد ہزار سال ہجرت کے قریب اسی برس کے گزر چکے
یہہ چار سو برس ہوتے ہین اس صدی کے پورے ہونے تک چار سو تیس برس
ہوجا وینگے سیوطی کا قول گزر چکا کہ پانسو برس تک نوبت نہ پہونچے گی بعض علمار نے
اس آیت شریف فهل ینظرون الا ان تاتیهم الساعة بغتة اور قوله تعالے ولا
تاتیهم الا بغتةً سے یہہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ سات مین بعد چار سو برس کے
قائم ہوجا ویگی اسلیئے کہ عدد حروف بغتةً کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہین والعلم
عند الله تعالےٰ اس بنا پر محتمل ہے کہ مهدی علیہ السلام سر صدی پر بر آمد ہون
یہہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے اسلیئے کہ
دجال انہین کے زمانۂ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا یہہ بہی محتمل ہے
کہ ظہور مهدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہہ دوسری صدی قطعاً انسے فوت نہو
مگر جبکہ یہہ تاخیر ہوگی تو ضرور ہے کہ راس اس صدی پر اللہ تعالےٰ کسی ایک ایسے
شخص کو بہیجیگا جو امر دین امت کو زندہ کردیگا جسطرح حدیث مشہور مین آچکا ہے
سیوطی نے اپنے منظومہ مین کہا ہے شرط یہہ ہے کہ صدی گزر جاوے اور وہ مجدد
زندہ رہے لوگ اوسکی طرف علم مین اشارہ کرین وہ اپنے کلام مین نصرت سنت کرے
ایک حدیث قوی مین یون ہی آیا ہے کہ وہ اہل بیت مصطفےٰ سے ہوگا دوسرے احتمال کو

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المھدی سنۃ مائتین اسیطرح جعفر صادق علیہ السلام سے بہی مروی ہے کہ مہدی سنہ دوسو مین نکل کہڑے ہونگے یعنی بعد ہزار ہجری کے ابی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المھدی سنۃ اربع ومائتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً مین کہتا ہون اس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیئے تہا مگر یہہ صدی پوری گزر گئی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکہنے تک چہ مہینے گزر چکے ہین شاید اللہ تعالےٰ اپنا فضل وعدل رحم وکرم فرمائے چار چہ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین اتنی بات توضرور ہوئی کہ تیرہوین صدی کے اوائل مین بہی حسب وعدۂ رسالت پناہی صلعم مجدد دین کے پائے گئے ہین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تہے قطر صنعا مین بارہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوئے صدی گزر گئی زندہ رہے یہانتک کہ سنہ پچاس یا پچپن مین اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نصرت سنت انسے ہوئی پہر ویسی کسی سے نہ دیکہی نہ سنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً ہند مین سید احمد بریلوی قدس سرہ مجدد ہوئے انسے بہی رفع شرک وبدعت کا خوب ہوا صاحب اشاعہ سنہ ایکہزار چہتر ہجری مین تہے انہون نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہوین صدی یا تیرہوین صدی مین کیا تہا مگر وہ حساب ٹہیک نہ اترا اب یہہ صدی چودہوین شروع ہے ہر طرف سے آواز فتنے وفسادنے کانون کو بہر دیا ہے دیکہیئے اونٹ کس کل بیٹہے ہماری فاقہ مستی کونسا رنگ لاوے **تنبیہ** اشاعہ مین کہا ہے وجہ جمع کی درمیان ان روایات کے یہہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دوسو مین ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سارے آدمیون کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دوسو چار مین ہوگا یہہ بات بعد فتح رومیہ وقاطع کے ہوگی سو یہہ روایت کچہ منافی خروج

دجال کے سر صدی پر نہین ہے اسلئے کہ یہہ خروج اوسکا باعتبار اول خروج کے جانب مشرق سے ہے اوسوقت وہ مدعی خلافت ہوگا یا اسلئے کہ چار پانچ بلکہ بیس برس تک اول ہی صدی ہے اس مقدار کو عرف مین راس مائۃ شمار کرتے ہین اس حساب پر ظہور مہدی علیہ السلام کا سات یا نو یا تیس یا چالیس برس صدی سے پہلے ہونا انکے نکلنے کو سر صدی پر مانع نہین ہے اسیطرح تاخر آخر مدت مہدی کا راس مائۃ سے مانع انکے ظہور سے سر صدی پر نہین ہے پہر صاحب اشاعہ نے یہہ بات لکہی ہے کہ یہہ سب کچہہ جو اس جگہہ کہا گیا مظنونات ہین اخبار آحاد مین آئے ہین بعض انمین صحیح ہین بعض حسن ہین بعض ضعیف ہین ضعیف کے لئے شواہد ہین بعض بے شواہد ہین غایت ما فی الباب یہہ کہ جو بات اخبار صحیحہ صریحہ کثیرہ شہیرہ سے کہ بحد تواتر معنوی پہونچے ہین ثابت ہوتی ہے وہ یہہ بات ہے کہ قیامت سے پہلے اشراط عظام پائے جاوینگے انمین اول سب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ دنیا مین آوینگے اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہونگے زمین کو عدل و انصاف سے ویسا ہی بہر دینگے جسطرح وہ جور و ستم و ظلم سے بہر گئی ہو گی روم سے ملحمۂ عظمیٰ مین مقاتلہ کرینگے قسطنطینیہ انکے ہاتہہ پر فتح ہوگا دجال انہین کے زمانے مین نکلیگا عیسیٰ علیہ السلام بہی انہین کے عہد سعادت مہد مین آسمان سے زمین پر تشریف لاوینگے انکے پیچھے نماز صبح پڑہینگے اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ سب امور مظنونہ یا مشکوکہ ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ونعوذ باللہ من الزیغ والضلال انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالیٰ خاکسار گذارش کرتا ہے کہ اگرچہ جمہور علماء اسلام نے احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی لکہا ہے لکن یہہ سب احادیث جس صراحت سے سنن و معاجم و مسانید مین بروایات صحابۂ کرام و اہل بیت عظام آئے ہین اوسطرح پر صحیحین مین کسی جگہہ وارد نہین ہوئے اگر صحیحین مین بہی یہی صراحت نام و نشان مہدی علیہ السلام کی اوسیطرح پر وارد ہوتی

جسطرح سنن وغیرہ مین آئی ہے تو پہر کچہہ بہی شک وشبہہ انکے آنے مین نام کو بہی باقی نرہتا اگرچہ ہمارے نزدیک بعد صحیحین کے سنن بہی واسطے احتجاج کے کچہہ کم نہین ہین رسول خدا صلعم نے زمانہ ظہور مہدی کا بقید سال وماہ مقرر ومعین نہین فرمایا ہے اودہرسے تو یہہ حالت ہے اودہر انکے ظہور مین یہہ تاخیر ہوئی کہ تیرہ صدی بہی گزر گئی وہ ظاہر نہوئے سو یہہ تاخیر موجب انکار ظہور مہدی علیہ السلام ہے نظر غور مین نہین ہوسکتی ہے اللہ تعالے کے کام حکمت سے ہوتے ہین ہر کام کا وقت اوسیکو معلوم ہے ہم تم کیا جانین کسوقت کیا ہوگا اسکو کون مانع ہے کہ جب سب لوگ مایوس ہوکر انتظار ظہور سے خاموش ہو بیٹہین انکی امید منقطع ہوجاوے کہ اتنے مین مہدی ناگہان ظاہر ہوجاوین ع تا امیدت نشود یاس براحت نرسی؛ مصداق ان اخبار وآثار کثیرہ مشہورہ کا یکایک ہمکو نظر آجاوے ؎

دگرگون میشود احوال عالم	بیک لحظہ بیک ساعت بیکدم

ہان صحیحین مین کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالے ہین ذکر نزول عیسے علیہ السلام کا بیان خروج دجال کا آیا ہے سو اسمین کسیطرح کا شک وشبہہ نہین بلکہ خود قرآن پاک سے نزول مسیح بن مریم کا خروج یاجوج ماجوج کا خروج دابۃ الارض وغیرہ کا ثابت ہے اگر یہی بات ٹہیری کہ عیسے علیہ السلام ہی مہدی ہونگے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین فقط اتنی بات ہے کہ احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کے بلاکسی وجہ وجیہ کے القت وساقط ہوتے ہین یہی سہی کہین عیسے بن مریم علیہما السلام ہی جلد رونق بخش ہون اگر مہدی نہین آتے تو نہ آوین ؎

بلا سے کوئی ادا اونکی بدنما ہوجاے	کسیطرح سے تو مٹ جاے ولولہ دلکا
کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان یکہون	ہے خار زار محبت مین آبلہ دل کا
مدد کراے اثر بیکسی وتنہائی	ہے آج لشکر غم سے مقابلہ دلکا

زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کرو ۔۔۔ زمین نہ لوٹ دے اکدن یہہ زلزلہ دلکا

جنکو انتظار نزول مسیح علیہ السلام کا ہے شاید اونکو یہہ بھی خیال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
دنیا مین آکر دین عیسوی ہی کو رواج دینگے حالانکہ روایات سابقہ سے معلوم ہو چکا
ہے کہ وہ ایک بڑے حاکم منصف اس امت کے ہونگے اونہین کے ہاتہہ سے ساری
دنیا مین بوزارت مہدی علیہ السلام سوا دین اسلام کے کوئی دین باقی نرہے گا
سارے بد دین لوگ مٹ جاوینگے وہ کچہہ فقط اصلاح اسی امر کی نکرینگے کہ سب کے
سب نام کے مسلمان ہوجاوین کوئی آپکو یہود یا نصرانی نہ کہے بلکہ اسلام مین جو خرابیان
ہاتہہ سے فقہار اسلام واہل رائے و تقلید کے واقع ہوئی ہین اور روز افزون
ہوتی ہین لوگ نام کے مسلمان رہگئے ہین کام مین شرک و بدعت کرتے ہین قول علمار
ومشائخ سلف یا خلف کو حجت مذہبی سمجہتے ہین ان سب آفات و بلیات ومصیبات و تکلیفات
وخرافات کو بہی بالکل وہ دور دفع کردینگے خالص کتاب وسنت پر عامل ہونگے دوسرونسے
بہی اسی پر عمل کرادینگے یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا کہ اگر وہ آگئے سارے مقلد
بہائی اونکے دشمن جانی بنجاوینگے اونکے قتل کی فکر مین ہونگے کہین گے یہہ شخص تو ہمارے
دین کو بگاڑتا ہے مگر اونکے زور تلوار کے سامنے بجز سر جہکانے حکم بجالانے کے کوئی چارہ
نہوگا طوعاً یا کرہاً اونکی اطاعت مین داخل ہونگے اونکی قوت و شوکت دیکہکر سارے مسئلے
وجوب تقلید تجویز شرک تحسین بدعت کے بہول جاوینگے ۵

نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے ۔۔۔ تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹھہری
نہ شب کو چین نہ دن کو قرار ہے ہمکو ۔۔۔ یہہ عشق کا ہے کو ٹھہرا کوئی بلا ٹھہری
یہان تو ریخ مین گزری کبہی قلق مین کٹی ۔۔۔ مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹھہری

فائدہ اس رسالہ اردو مین مضامین کتاب اشاعہ کو واسطے اشاعت اشراط ساعت
کے عوام اہل اسلام کے لئے جنکو علم اپنے دین کا نہین ہے عبارت سہل وصاف مین

لکھا گیا ہے اگرچہ کم ربیتی سے خالی نہیں صاحب اشاعہ نے فرمایا ہے قال مؤلفہ الفقیر الی اللہ تعالے محمد بن عبد الرسول بن عبد اللہ العلوی الحسینی الشہرزوری البرزنجی ثم المدنی عفا اللہ عنہ ختمہا یوم الاربعاء بین الصلاتین حادی عشر شہر اللہ الحرام ذی القعدۃ من شہور سنہ بالمدینۃ النبویۃ بمنزلی بالزقاق المعروف بسویقۃ حامداً مصلیاً مستغفراً محسبلاً محوقلاً داعیاً بالمغفرۃ للمسلمین والمسلمات جعلہا اللہ ذریعۃ لیوم المعاد بجاہ سید العباد امین انتہی

خاکسار بھی اس رسالہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہے نسأل اللہ العفو الوافی والعافیۃ التامۃ والمغفرۃ العامۃ فی الدارین لنا ولوالدینا ولجمیع المسلمین ولمشائخنا فی الدین ولاخواننا دیناً ولاخلافنا طینا ولسائر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین یقیناً انہ ارحم الراحمین واکرم الاکرمین ؁

دارم گنہے ز قطرۂ باران بیش	وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس اے درویش	ما در خور خود کنیم تو در خور خویش
لک الحمد کم من کربۃ قد کشفتہا	بنور من اللطف الخفی فتجلت
لک الحمد فاکشف کربۃ الحشر ان دجت	بلطف من الغفران والرحمۃ التی

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین یوم الدین وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم یقوم الناس لرب العالمین

خاتمۂ طبع مع قطعہ تاریخ ریختۂ خامۂ شاعر نامی ناظم سخن سہسوانی حکیم حافظ سید اعظم حسین صاحب سندیلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ کہ یہ عطیۂ بے سوال ہدیۂ ہدایت اشتمال ایقاظ غنودگان غفلت تنبیہ مدہوشان ضلالت یعنی رسالۂ گرامی اقتراب الساعۃ نامی کہ قرب قیامت کے آثار اخبار و آثار سے بتاتا ہے گویا سیل بلاخیز کی آمد سے راہ نشینان وادی غفلت کو ڈراتا ہے تازہ تالیف سر حلقۂ حق پرستان حقیقت نگر کاروان سالار مرحلہ پویان ہدایت اثر گلدستہ بند گلشن رنگین بیانی گوہر شمار گنجینۂ الفاظ و معانی چراغ فضل و کمال بہار جاہ و جلال جمال صورت کمال سیرت امارت توامان ولایت دودمان **ابو الخیر سید نور الحسن خان** اکرمہ المنان فرزند دلپذیر سعادت خمیر حضرت رفیع المنزلت روشن ضمیر معارف سنت حقیقت آگاہ معالم ملت و سادہ آرای شہریاری محفل طراز کامگاری ثریا بساط کیوان رباط جناب مستطاب معلی القاب **نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر** لا زال بالمجد والتفاخر پہلے کمال جامعیت و تحقیق کے ساتھ مرتب ہوا بعد ازان نہایت تصحیح و تہذیب سے مصحح و مہذب ہو کر بزمانۂ حکمرانی دارای دولت پناہ فرمانروای فریدون دستگاہ نوشابہ سکندر رتبت آصف آرای سنجر شوکت عالی علم سیادت توام جناب **نواب شاہجہان بیگم** کرون آف انڈیا رئیس والا و اعظم طبقۂ اعلای ستارۂ ہند دریۂ بھوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال باہتمام خان مودت نشان کار آگاہ دانش دستگاہ محمد احمد خان صوفی اعانہ اللہ القوی مطبع مشہور انام مفید عام واقع اکبرآباد مین زیور طبع سے زینت پذیر ہوا اور چار سوے عالم مین اشاعت گیر ❊

قطعہ تاریخ

میر ابو الخیر خدا بین کہ ہوا گھر بیٹھے	رہبر راہروان سالک عرفان ہو کر

اوسکے چہرہ کی تجلی سے بنجوم سیّار
ثابت افلاک پہ ہین دیدۂ حیران ہوکر

کبھی قائم وہ کرے بیٹھکے بنیادِ صلاح
کبھی فتنے کو بٹھائے وہ خرامان ہوکر

شاہد راز کہ زاہد سے رہا اوسکو حجاب
اوس سے خلوت مین ہم آغوش ہے عریان ہوکر

ناقۂ عشق حقیقی پہ ہہان ہے وہ سوار
قیس ولیلی ہین جلو ریزِ حدی خوان ہوکر

منزل خضر تک آخر اوسے پہونچا ہی دیا
شوق نے آرزوے موسیٰ عمران ہوکر

تخت پریون کے اوترتے ہین وہان ہر ہر رات
جس جگہ شعر وہ پڑہتا ہے خوش الحان ہوکر

اوستادان سخن دہوتے ہین آگے اوسکے
لوحِ مشقِ غزل اطفال دبستان ہوکر

پارسی مین وہ زبان اوسکی کہ سنکر تو کہے
ابہی شیراز سے آیا ہے صفاہان ہوکر

عربی مین وہ بیان جس سے غزلخوان عجم
نکتہ دانِ روشِ منطقِ سحبان ہوکر

مشکلات ہنر و علم بیان سے اوسکے
روستائی کو بہی از بر ہوئے آسان ہوکر

اوسکے اخلاق سے اعدا ہوئے بے منت صلح
بندۂ مہر عداوت سے پشیمان ہوکر

ذہن اوسکا ہے دم فکر سخن وہ گلچین
پہول چنتا ہوا رم مین جو گل افشان ہوکر

شرح احوال قیامت مین لکہی تازہ کتاب
ہو سکے جس سے نہ منکر کوئی رہبان ہوکر

کانپ اوٹہے بید کی صورت جسے ہندو پڑہکر
سجدۂ حق مین گرے گبر مسلمان ہوکر

کر دیا عاقبتِ کار سے آگاہ اونہین
بے خبر ہین جو بہائم صفت انسان ہوکر

صبح صادق نے کیا اونکی شبستانین طلوع
سو رہے ہین شب غفلت مین جو نادان ہوکر

کہولدین شپرہ چشمان جہان کی آنکہین
یہ تعجب ہے کہ خورشید درخشان ہوکر

طرفہ تاریخ ہے حالات قیامت برحق
۱۳ ھ ۱۰
غور ست دیکہہ ادا فہم وسخندان ہوکر

خاتمہ کتاب اقترب الساعۃ تالیف ابو الخیر نور الحسن خان دام مجدہ از سید جمیل احمد سہسوانی

کس قیامت کی یہ سہا پائی ہے ماشاء اللہ
سید نور حسن خان نے طبیعت دیکہو

اس جہریرے سے بدن پر ہی غضب کی قوت
لوٹ لی دونون جہانون کی سعادت دیکھو

تہی قبا بخت بلندی کے مزیب تن پر
سر پہ طرّہ ہوئی دستار فضیلت دیکھو

ہم نے اس عمر مین یہ علم تو دیکھا نہ سُنا
منتزادا اوسپہ خداداد طبیعت دیکھو

سب کما ہونین ہے بے سیکھے سکھائے کامل
یہ فطانت یہ ذہانت یہ ذکاوت دیکھو

کچھہ فقط فضل وہنر ہی مین نہین ہے ممتاز
اتقا دیکھو ورع دیکھو ریاضت دیکھو

آئے دن اک نئی تصنیف ہے تازہ تالیف
ہر گہڑی دست وقلم صرف کتابت دیکھو

جو لکہا اوسنے وہ عالم مین مسلم ٹھہرا
زور تصنیف کا تالیف کی قوت دیکھو

کس غضب کی چمن آرا ہے طبیعت اوسکی
کیسے جوبن پہ ہے گلزار شریعت دیکھو

مجھکو حیرت ہے کہ اس عمر مین اتنی تصنیف
لے گیا یہ تو سیوطی پہ بہی سبقت دیکھو

یون تو ہر ایک کتاب اوسکی ہے بےمثل ونظیر
ایک پر ایک کو حاصل ہے فضیلت دیکھو

لیکن اس رنگ کی تالیف بہی دیکھی نہ سنی
جس سے آئینہ ہے آثار قیامت دیکھو

ایک اک لفظ سے پیدا ہین معانی سو سو
معجزہ تو نہین کہتا ہون کرامت دیکھو

دیکھو لکھے ہین زمانے کے حوادث کیا کیا
اور پہر اوسپہ روایات کی صحت دیکھو

فتنِ ماضی ومستقبل وحال ایک سے ایک
عبرت انگیز زیادہ ہین بعبرت دیکھو

کیا دلاویز ہین احوالِ زمانِ مہدی
تازہ ہو جائیگی اسلام کی حالت دیکھو

ہے کہین فتنۂ دجّال کی پیشین گوئی
ہے کہین مقدم عیسےٰ کی بشارت دیکھو

ظلم یاجوج کی ماجوج کی بیداد سنو
کیسی آنی ہے زمانہ پہ مصیبت دیکھو

ہائے اوٹھہ جائینگے دنیا سے حروف قرآن
ہائے گر جائیگی کعبہ کی عمارت دیکھو

ہین عجب دابۃ الارض کے اوصاف غریب
سیرت انسان کی حیوان کی صورت دیکھو

ق

لو سنو مہر کا مغرب سے نکلنا ہوگا
شان دیکھو مرے اللہ کی قدرت دیکھو

اے گنہگار وہی وقت ہے توبہ کر لو
بند ہو جائیگا پہر باب اجابت دیکھو

لیتے ہی صور کا نام آیا کلیجہ منہہ کو — پوری پڑہنے بہی نہ پایا تہا رہ گیا دیکھو
کچہہ نہ پوچہو ہے بیان حشر کا کیسا پُر درد — جان گدازی مری دیکھو مری رقت دیکھو
واقعی سچ ہے کہ بمثل لکہی ہے یہہ کتاب — لطفِ تحریر سنو حسنِ عبارت دیکھو
کہین آثار قیامت کہین حالِ محشر — لکہے ہین جملہ مطالب بصراحت دیکھو

لکہی چہپنے کی یہہ تاریخ جمیل احمد نے
عام احوال و علاماتِ قیامت دیکھو
۱۳ھ

قطعۂ تاریخ

ورائے نور حسن خان کہ بر زبان آورد — چنین مقالِ ظہورِ محمدِ مہدی
فدائے آگہی او کہ داد آگاہی — زماہ و سالِ ظہورِ محمد مہدی
دہم جواب ز تالیفِ او اگر سائل — کند سوالِ ظہورِ محمد مہدی
ازین کتاب کہ ناطق بود دیحق و صواب — بگیر فالِ ظہورِ محمد مہدی
زوال فتنۂ دنیا لم و زبان زبان باشد — ببین کمال ظہور محمد مہدی
نہند ول عیسی مریم و کہد ترقی دین — باشتمالِ ظہور محمد مہدی
شگفت قصۂ دجال و شرح فتنۂ آن — خجستہ حالِ ظہور محمد مہدی
نوید نصرتِ اسلام و کثرتِ اموال — وہد جلالِ ظہورِ محمد مہدی
طلوع مہر ز مغرب باغریب تر یابی — ز حال و قالِ ظہور محمد مہدی
بیان دابۃ الارض و نفخِ صور بخوان — پس از مقالِ ظہور محمد مہدی
گہ از تصور محشر زیادہ کن تصدیق — گہ از خیالِ ظہور محمد مہدی

جمیل سحر بیان سال ختم این تالیف
بگفت حسالِ ظہور محمد مہدی
۱۳ھ

منه

چو شد این نسخهٔ مطبوع مطبوع
که آمد کاشفِ اسرارِ محشر

جمیل احمد پئے تاریخ طبعش
رقم کردم ہمہ آثارِ محشر
۱۳۰۱ھ

دیگر

نور الحسن کلیم بنوشت
احوال قیامت بلاخیز

آورد جمیل مصرعهٔ سال
بایسته بیان عبرت انگیز

قطعهٔ تاریخ محمد صفدر علی ابن مولوی محمد اکبر علیخان غفر الله له المستوطن [illegible]

ده چه عجب سید نور الحسن
دفترِ احوالِ قیامت نوشت

انچه بگفت از رهِ تحقیق گفت
انچه نوشت آیت و سنت نوشت

لفظ بخاطر چو معانی نشست
بسکه دلاویز عبارت نوشت

تذکرهٔ فتنه و آشوب حشر
جمله به تنقیح و بصحت نوشت

خامهٔ صفدر پئے تاریخ طبع
بے بدل آثار قیامت نوشت
۱۳۰۱ھ

تقریظ منظوم مع خلاصهٔ مضامین اقتراب الساعة از طرف مطبع مفید عام آگره

طرفه آثار قیامت مین لکھی ہی یہہ کتاب
دیکھنے والو بصد دیدهٔ عبرت دیکھو

صفحه صفحه مین قیامت کے مضامین ہین لکھی
چشم دل کھول کے آثار قیامت دیکھو

صاف کاغذ ہی عیان صورت رخسارهٔ حور
لفظ پاکیزه مین معنی کی لطافت دیکھو

سطر پر پیچ ہے گیسو کیطرح مشک فشان
کیا قیامت کے مضامین لکھے ہین اوسنے
بہرتا ہے پہولون سے دامان نگاہ مردم
آنکھہ پڑتی ہے اگر لفظ و معانی کیطرف
یہہ قیامت کا رسالہ ہے قلم سے نکلا
اسکی ہر فصل مین ہے کل جدید کا مزا
ہے کہین فتنۂ دوران کا مفصل احوال
جتنے آثار قیامت ہین جہان مین گزرے
ہے کسی فصل مین دنیا کے حوادث کا بیان
ہے کہین حضرت مہدی کی مفصل پہچان
وہ علامات جو ہین قرب ظہور مہدی
ہے کہین ذکر پر آشوب خروج دجال
پہر زمانہ کی عجب تیز روی کا ہی بیان
حضرت عیسی مریم کا زمانہ ہوگا
زندہ ہوجائیگا اسلام قدم سے اونکے
ناسخ ملت و ادیان وہ حضرت ہونگے
پورے چالیس برس اونکی رسالت ہوگی
ایک ہی برج سے نکلین گے وہ دو شمس و قمر
بعد ان جملہ مصائب کے جو گزرے اوپر
توڑ کر سد سکندر کو بہ انشاء اللہ
اونکے افساد سے عالم تہ و بالا ہوگا

اوس پہ طرہ ہے عبارت کی سلاست دیکھو
سید نور حسن خان کی طبیعت دیکھو
چمن دہر مین یہہ اوسکی ریاضت دیکھو
عشق کہتا ہے ذرا حسن کتابت دیکھو
اسمین ہے شان خدا شان رسالت دیکھو
نئے احوال سنو تازہ روایت دیکھو
کہین اقسام فتن مین ہی فطانت دیکھو
اونکا ہے حال ہر اک جا بصراحت دیکھو
ہے کہین قرب قیامت کی علامت دیکھو
ذکر مجمل مین کہین صورت و سیرت دیکھو
ہے بیان اونکا بصد حسن متانت دیکھو
اور کہین اوسکا لکھا ہی قد و قامت دیکھو
اوسکی رفتار مین بجلی کی سی سرعت دیکھو
اوترینگے چرخ چہارم سے وہ حضرت دیکھو
صورت کفر نہ دیکھو نہ ضلالت دیکھو
دین احمد کی کرینگے وہ ہدایت دیکھو
پہر مدینہ مین وہ کر جائینگے رحلت دیکھو
قبر احمد کے قرین اونکی بہی تربت دیکھو
پہر تو یاجوج کی ماجوج کی کثرت دیکھو
لائین گے خلق کے اوپر وہ مصیبت دیکھو
چہوٹے قد والونکی دنیا مین قیامت دیکھو

جرعہ جرعہ جو پئیں سات سمندر پی جائیں | خشک ہو جائے زمین پیاس کی شدت دیکھو
مرگ پھر اونکو اوٹھا لیگی زمین سے یکسر | پھر نہی نوع کی دنیا مین حکومت دیکھو
چارون قحطانی و جہجاہ و ہشیم و مقعد | عدل مین چار طرف چارونکی شہرت دیکھو
بعد ان چار کے اکثر ہین ملوک جبار | جبر لوگون پہ کرین اونکی عداوت دیکھو
پھر خرابی مدینہ کا بیان ہے جانکاہ | رہے ویران کئی سال یہہ جنت دیکھو
حبشی ایک کرے کعبہ کو آکر برباد | شام سے آئیگا کم بخت کی شامت دیکھو
ہاے افسوس کرے کعبہ کو ناپاک خراب | ڈھاے وہ اقدس و پر نور عمارت دیکھو
دفعۃً صبح کو اک روز طلوع خورشید | ہو گا مغرب سے یہہ اللہ کی قدرت دیکھو
بند ہو جائیگا دروازہ توبہ اوسدن | کیا گنہگارونکی ہو جائیگی نوبت دیکھو
دابۃ نکلے گا اوس روز زمین سے باہر | جانور ہو گا وہ انسان کی صورت دیکھو
بال و پر ہونگے زمین پر وہ چلے مثل عقاب | سر لگے چرخ سے طولانی قامت دیکھو
پھر دہواں روے زمین پر نظر آئیگا تمام | جس سے تکلیف بہت پائیگی خلقت دیکھو
لاکھون مر جائینگے کفار دہوئین کے باعث | مومنونکو بھی بہت ہوگی اذیت دیکھو
ریح طیب جو چلے بعد دخان اوسکے سبب | پاک مومن بھی مرین اوسکی یہہ حکمت دیکھو
رفع ہو جائیں گے پھر جملہ حروف قرآن | اور دلون سے بھی اوٹھا لینگے حلاوت دیکھو
کورے قرطاس کی مانند صدور حفاظ | یاد سورت نہ رہے اور نہ آیت دیکھو
پھر نظر آئیگی دنیا مین وہ نار حاشر | سیکڑون کوس تلک جسکی حرارت دیکھو
ایک ہفتہ مین جلا دیگی وہ عالم کو تمام | بعد اس نار کے پھر شور قیامت دیکھو

تمت

سنہ ۱۳۰۱ھ

فہرس مطالب اقتراب الساعۃ

تمت

صحت نامۂ اقتراب الساعہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷	۱۷	ٹہرسکے	ٹہیرسکے	۳۰	۱۷	ناریے	تاریے
۹	۹	سبدأنر	مبدأ	۳۳	۲	سنہ ۳۳۱	سنہ ۳۲۱
؍؍	۱۰	؍؍	؍؍	۳۴	۱	سنہ ۴۱	سنہ ۲۱
۱۰	۱۵	فتنۃ و	فتنۃ	؍؍	؍؍	سنہ ۴۲	سنہ ۲۲
۱۴	۱۳	القدور	المقدور	۳۵	۱۵	نیراست	خیراست
۱۶	؍؍	یادیگر	یاطرف دیگر	۳۷	۱۸	اونکو	انکو
؍؍	۲۱	ولهو	وهو	۳۸	۱۰	ٹہرنے	ٹہیرنے
۱۷	۱۴	بخرانکے	نجران کے	۴۴	۱۵	ابی هریرة	عن ابی هریرة
۱۸	۵	نوبج	نولج	۴۶	۱۰	امامة	ابی امامة
۱۹	۹ حاشیہ	مرد	مرو	۵۰	۱۲	وہ انکی خدمت کرتی	یہہ اونکی خدمت کرتین
۲۲	۱۶	قلعه	قُلّه	۵۲	۹	کہ	کر
۲۵	۲	خواله	حواله	۵۳	۱۶	موفونا	موقوفا
؍؍	۱۹	ابن حجلة	ابن ابی حجلة	۵۵	۱	وماکل	ومالك
۲۶	۱۰	مستفر	مستنصر	۵۹	۱۵	زمالے	زمانے
؍؍	۱۷	ودواب	ودواب	۶۳	۷	انگهه	آنکهه
؍؍	۱۹	سقلیه	صقلیه	۶۵	۶	آندہی	اندہی
۲۷	۱	سنہ ۲۶۶	سنہ ۶۶۶	۶۹	؍؍	عرب	عرب نہین
۲۹	۱	السنجزی	السجزی	۷۹	۱	کی	کیے
؍؍	۱۳	سنہ ۲۲۷	سنہ ۲۱۷	۸۰	؍؍	اوسین	اونین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۳	۱۶	تمہارے	تم	۱۲۲	۸	بنی	نبی
"	۲۱	روحی	آدمی	"	۱۴	ٹہرے	ٹھیرے
۹۲	۱	چوتھی	چوتھی یہہ	"	۱۸	لیس	لبس
۹۹	۱۲	عیسےٰ کی	عیسےٰ کا	"	۲۱	الشیم	الھیثم
"	۱۳	ہوگی	ہوگا	۱۲۴	۱	اینا	لنبا
۱۰۰	۱۱	کتاب المنار	کتاب المنار	۱۲۵	۱۵	نہرحاں	نہرجار
"	۱۵	ان ساعت	اس صناعت	۱۲۹	۸	والد	وولد
۱۰۴	۸	القرابۃ	القرابۃ	۱۳۱	۲	وہ بہی	وہ یہی
۱۰۵	۴	لجاۓ	لجأ	"	۱۸	ٹہریگی	ٹھیریگی
"	۱۵	ر واہ	ور واہ	۱۳۳	۱۳	انتہائی	انتہاے
"	۱۷	بقطع	یقطع	۱۳۶	۴	کیا	کیسا
۱۱۰	۱۱	بنذ	بند	"	۶	انکار ہو	انکار کرتی ہے
"	"	نبسیرون	فیسیرون	"	۱۷	حقیقت	حقیت
۱۱۱	۱۲	ھذ	ھذہ	۱۴۰	۱۴	وپہر	اور پہر
۱۱۲	۴	ہے	سے	۱۶۲	۱۰	اونپر	انپر
"	۶	نام آجکل	آجکل پایتخت	"	۱۵	تکلیف	تکلف
۱۱۵	۷	سنہ ۱۲۹۹	سنہ ۱۲۹۵	۱۶۹	۸	مند	مسند
۱۱۶	۱۴	نیوز	ڈیلی نیوز	۱۷۵	۱۰	بیت	طرف بیت
۱۲۰	۴	مجدزویت	مجدویت	"	۱۸	جرھا	جحرھا
۱۲۲	۳	تنفع	ینفع	۱۷۷	۱۳	علی	علیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۹	۱۳	اسی کا	اسی کی	۲۰۴	۱۹	النعام یاالنعام	انعام یا انعام
۱۸۰	۲۱	کہین	کہی	۲۰۵	۲	استعداو	استعدادو
۱۸۱	۱۳	صفة	صفتہ	۲۰۶	۸	بهذ	بهذا
"	۱۷	سمعتة	سمعتہ	۲۰۸	۱۰	فیحتش	فتحتش
"	۲۰	الجبثة	الجبشة	۲۱۱	۱۴	تفادی	نفادی
۱۸۲	۹	لوبہ	نونہ	۲۱۲	۲۱	راغب	راغب یا
"	۱۹	یتہل	یستقل	۲۱۳	۱	راغب	راغب یا
۱۸۵	۱۸	سند	سند	۲۱۴	۴	اخرج	اخرجہ
۱۸۶	۶	الرجل	لرجل	"	۶	ھم	ھم الناس
۱۹۴	۱	تبہ	تبّة	۲۱۶	۱	سخ	سنخ
"	۶	گہوڑونمین	گہوڑون مین	۲۲۰	۸	دہ	وہ
"	۱۵	سزورکوب	مہزورکوب	۲۲۱	۲۰	بہ	یہہ
۱۹۹	۶	نغامہ	نعامہ	۲۲۲	۹	ہوجابیگا	ہوجائیگا
۲۰۱	۱۴	پہرا	پہر				

تمّت